Tarikh Darbari-Agra

by

Nathan Lal Agarwal Jaina

# تاریخ دربار آگرہ

المعروف

# سفرنامہ ہز مجسٹی امیر افغانستان

مولفہ

لالہ نتھن لال صاحب اگروال جلینی مختار عدالت بلند شہر

مولف

تاریخ دربار دہلی - مقدمہ بازی کا مختصر فوٹو - مخزن ضرب المثل - کھلاڑی لڑکے کا حال - روہن کا استاد

در مطبع منشی ہرپرشاد بلند شہر طبع شد

ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

قیمت فی جلد ۸/ رجسٹری شدہ ۵ جلد

# فہرست مضامین تاریخ دربار آگرہ


| باب | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | دیباچہ | ۱ |
| ۲ | امیر کابل اور دورہ | ۴ |
| ۳ | گورنمنٹ ہند کا سلوک | ۶ |
| ۴ | سفر اور پروگرام | ۸ |
| ۵ | داخلہ لنڈی کوتل | ۹ |
| ۶ | لنڈی کوتل سے روانگی | ۱۳ |
| ۷ | جمرود مین تیاریان اور خیرمقدم کی تاربرقیان | ۱۵ |
| ۸ | پشاور مین داخلہ | ۱۶ |
| ۹ | پشاور مین قیام اور نماز | ۱۷ |
| ۱۰ | پشاور مین دعوت کا جلسہ | ۱۹ |
| ۱۱ | پشاور کی سیر اور وہان سے روانگی | ۲۲ |
| ۱۲ | خورجہ ضلع بلندشہر مین درمیانی مقامات کا نمونہ | ۲۴ |
| ۱۳ | درمیانی مشاہدات | ۲۷ |
| ۱۴ | سرہند مین داخلہ و زیارت و روانگی | ۲۹ |
| ۱۵ | آگرہ مین وایسرائے کی آمد اور استقبال | ۳۱ |
| ۱۶ | آگرہ مین امیر کا داخلہ | ۳۴ |
| ۱۷ | وایسرائے سے امیر کی ملاقات اور امیر سے وایسرائے کی بازدید کی ملاقات | ۳۷ |
| ۱۸ | گارڈن پارٹی | ۳۹ |
| ۱۹ | آگرہ کی مختلف سیرین | ۴۱ |
| ۲۰ | شاہی ڈنر | ۴۲ |
| ۲۱ | امیر کو تمغہ کا جلسہ | ۴۴ |
| ۲۲ | آگرہ مین قواعد | ۴۹ |
| ۲۳ | مصنوعی جنگ و امیر کا فوٹو و پولو کا کھیل | ۵۳ |
| ۲۴ | لفٹنٹ گورنر کی طرف سے امیر کی دعوت | ۵۵ |
| ۲۵ | آگرہ کی روشنی و آتشبازی | ۵۷ |
| ۲۶ | آگرہ مین وایسرائے سے امیر کی آخری ملاقات اور امیر کی جانب سے دعوت اور امیر کا اپنی فوج کی نسبت خیال | ۶۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ | نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۷ | امیر کا داخلہ کانپور مین | ۶۸ | ۳۸ | لاہور مین ہز مجسٹی کا داخلہ | ۹۴ |
| ۲۸ | گوالیار مین امیر کا داخلہ اور قیام | ۷۰ | ۳۹ | لاہور کی سیرین | ۹۵ |
| ۲۹ | دہلی مین داخلہ و کرنال و اجمیر کی سیر | ۷۳ | ۴۰ | اسلامیہ کالج لاہور اور ہز مجسٹی امیر | ۹۷ |
| ۳۰ | امیر کی بقر عید | ۷۵ | ۴۱ | لاہور کی آخری سیر اور شرکت شادی | ۱۰۳ |
| ۳۱ | امیر کا دربار عید الضحی | ۷۸ | ۴۲ | راولپنڈی کی سیر اور پشاور مین قیام | ۱۰۴ |
| ۳۲ | کلکتہ مین امیر | ۸۲ | ۴۳ | پشاور سے روانگی اور عطائے تمغہ جات | ۱۰۶ |
| ۳۳ | کلکتہ سے روانگی اور بمبئی مین داخلہ | ۸۶ | ۴۴ | لنڈی کوتل مین ورود اور تار برقیان | ۱۰۷ |
| ۳۴ | بمبئی مین سرکاری دعوت | ۸۸ | ۴۵ | نئی بات | ۱۰۹ |
| ۳۵ | پونہ کی سیر اور مراجعت | ۹۰ | ۴۶ | تقریظ و قطعہ تاریخ | ۱۱۱ |
| ۳۶ | بمبئی کی مختلف سیرین | ۹۱ | ۴۷ | اشتہار تاریخ دربار دہلی | ۱۱۳ |
| ۳۷ | کراچی مین امیر | ۹۲ | ۴۸ | نقل چٹھیات | ۱۱۴ |

اوم

# دیباچہ

ناظرین والا تمکین کو مخفی نہین ہے کہ جب سے ہز ایکسلنسی حضور لارڈ منٹو صاحب بہادر وائیسرائے و گورنر جنرل ہند کی ملاقات و نیز سیاحت ملک ہند کی غرض سے ہز مجسٹی امیر کابل کے آنے کی خبر فرحت اثر بذریعہ اخبارات کے ملک مین پہونچی تو اہل ملک کے دل مین آنحضور کے دیدار نصیب ہونیکے اشتیاق اور ان کے متعلق بالصراحت حالات معلوم کرنے کے شوق کا دریا روز بروز موج زن ہونا شروع ہوگیا اور جب آپکی تشریف آوری کا پروگرام مکمل شایع ہوگیا تو اس دریائے شوق کو اور تلاطم ہوگیا - کوئی اخبار ایسا نہ تھا جسمین اس خوش آمدید کا ذکر نہ ہو کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکی زبان پر اسکا قصہ نہ ہو کوئی ایسا صاحبدل نہ تھا جسکو اسکی خواہش نہو ہر جگہہ ہر مقام پر تاریخ روانگی کے قبل سے ہی ہر قسم کی طیاریان ہونی شروع ہوگئی تھین - اگرچہ قریب قریب کل اخبارات ہند مین ہز مجسٹی کے مختلف مقامات ہند مین تشریف لیجانے اور آپکے استقبال و جلوس اور نیز آپکی خوش مزاجی و سخاوت کا حال بڑے زور دار اور پر اثر مضامینون مین برابر بالتوضیح شایع ہوتا رہا لیکن اکثر اصحاب ہندوستانی ایسے بھی ہین جنھون نے نہ روزانہ اخبارات مین انکے متعلق مضامینون کو مطالعہ کیا نہ بچشم خود کسی مقام پر ہز مجسٹی کی شان و شوکت کو ملاحظہ فرمایا اور چونکہ ہز مجسٹی کے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند نے کامل دو ماہ تک برکت حاصل کی اس لئے یہہ ضروری خیال کیا گیا کہ آنحضور کی خوش آمدید کی کوئی یادگار قایم کی جاوے جس سے ہز مجسٹی امیر کابل کی آمد اور ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند دام اقبالہ

کے ساتھ اُنکے دوستانہ تعلقات کی یادگار ہمیشہ کے لئے قایم رہے - فرمائیے اس سے زیادہ اور
عمدہ یادگار کیا ہوسکتی ہے کہ آنحضرت کے دو ماہ قیام ہند کے جملہ واقعات اور مفصل حالات تاریخ
وار ہو بہو ایک کتاب کی شکل مین جمع کر کے شایع کرا دیے جاوین - اگرچہ یہہ کام بہت مشکل اور
اہم تھا اور خصوصاً مجھ جیسا آدمی جسکو کوئی دعوی انشا پردازی اور تاریخ نویسی کا نہین ہے
کیونکر ایسے دشوار کام کے انجام دینے کا بیڑا اُٹھا سکتا تھا لیکن چونکہ اس سے قبل دربار عالیشان
تاجپوشی شہنشاہ ہند کی جو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ع کو دہلی مین منعقد ہوا مفصل تاریخ تالیف اور
ترتیب دیکر ہدیہ ناظرین کی اور امید سے زیادہ اس کتاب کی ملک نے قدر کی اور جملہ معزز اخبارات
مثل ہندوستانی لکھنو دویش ہتکاری میرٹھ و روہیلکھنڈ گزٹ بریلی وغیرہ نے اسکی نسبت
اپنے ریویو شایع کئے اور ٹیکسٹ بک کمیٹی الہ آباد نے بھی اسکو انعامات و لائبریری مدارس کے
واسطے بذریعہ چٹھی مورخہ ۸ - دسمبر سنہ ۱۹۰۴ع منظور فرمایا جسکی بدولت یہہ کتاب دوبارہ شایع ہو چکی
ہے - اور عالیجناب حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر و امیر کبیر نواب لارڈ منٹو صاحب بہادر
گورنران جنرل و وایسرایان ہند نے بذریعہ چٹھیات کے میرا اعزاز بڑھایا اور نیز حضور رائل
ہائینس دی پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بروقت تشریف آوری بغرض سیر ہند
بذریعہ عطیہ چٹھی مورخہ ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع مجھے سرفرازی بخشی - علاوہ ازین نمایش ویش کانفرنس
بنارس مین یہہ کتاب پسند کی گئی اور برٹش موزیم لائبریری لندن کے واسطے بھی طلب کیگئی
جس سے کمترین کا حوصلہ اور بھی دوبالا ہوگیا - انھین قدردانیون نے میرے قلم کو یہہ جرأت
دی ہے کہ مین نے یہہ کتاب موسوم بہ تاریخ دربار آگرہ بیادگار خوش آمدید حضور امیر
کابل مرتب کر کے پیش ناظرین کی ہے اور حتی الامکان جملہ معزز اخبارات مثل ہندوستانی
و روزانہ اودھ اخبار لکھنو و ہندوستان لاہور و دیگر معتبر ذرایع سے کل حالات مہیا کئے
ہین معزز ناظرین میری عبارت آرائی پر لحاظ نہ فرماوین بلکہ اصل مطلب سے حظ اٹھاوین
اور اگر اس سے زیادہ حالات ہز مجسٹی کے متعلق معلوم ہون جنکا اس کتاب مین درج ہونا

ضروری ہو تو نہایت التجا کے ساتھ گذارش ہے کہ مجھے اُن سے آگاہ کر کے مشکور فرماوین اُنکو طبع دوم مین نہایت خوشی کے ساتھ معہ شکریہ کے اضافہ کردون گا۔ مین اپنے تئین نہایت خوش قسمت خیال کرونگا اگر میرے مرنے کے بعد میری یہہ کتاب قدردانان ملک کی دس بیس الماریون مین باقی رہے اور اصل غرض بھی میری یہی ہے۔

---

اہل ملک کا تابعدار
بندہ نتھن لال اگروال جین
مختار عدالت
بلندشہر

# امیر کابل اور دورہ

براعظم ایشیا کے رقبہ وسیع مین مثل ہندوستان کے دیگر چند ممالک بھی شامل ہین منجملہ اُن کے ایک ملک افغانستان بھی ہے جسکا دارالسلطنت شہر کابل ہے - فرمانروائے افغانستان امیر کابل کے خطاب سے مخاطب کئے جاتے ہین آجکل حکمران افغانستان بادشاہ والاجاہ سراج الملتہ والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب بہادر ہین آپ عالیجناب ضیاء الملتہ والدین ہز ہائینس امیر عبدالرحمن خان صاحب بہادر جی-سی-بی سی-ایس-آئی خلد آشیان کے فرزند اکبر ہین آپ ۱۸۷۱ء مین پیدا ہوے تھے اور ۴-اکتوبر ۱۹۰۱ء سے بعد رحلت اپنے والد بزرگوار کے مسند نشین ہوے چونکہ آپ کے والد ماجد بھی ہماری ملکہ معظمہ مرحومہ کے سچے اور باوفا دوست تھے اس لئے دونون نے اس دار ناپائدار سے ایک ہی سال مین رحلت فرمائی - آپ کے والد بزرگوار بڑے مدبر اور فن سپہ گری کے پورے مشاق تھے آپ بھی اُن سے کسی بات مین کم نہین ہین آپ اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہین ہر کام مین ہر انتظام مین جو امیر صاحب مغفور کے عہد مین تھے آپ نے بہت اصلاحین کر دی ہین - آپکو تعلیم سے نہایت دلچسپی ہے اور نیز ایجاد و اختراع سے بھی خاص دلآویزی ہے - حال مین آپ نے حبیبہ کالج کے نام سے ایک دارالعلوم قایم کیا ہے جس مین شرقی و مغربی ہر دو علوم کی تعلیم دیے جانے کا انتظام ہے - امیر صاحب موصوف محض نام کے امیر نہین ہین بلکہ آپکی ذات پُر صفات مین تمام اوصاف انسانی کا وجود پایا جاتا ہے آپ مدبر نیک - روشنضمیر - عالی دماغ - صلح پسند - علم دوست - غریب پرور - رحم دل - فیض رسان وغیرہ وغیرہ سب کچھ ہین - چہرہ انور پر بھی جلال شاہی اور نور الٰہی برستا ہے - اگرچہ اس ریاست کا رقبہ دو لاکھ ستّر ہزار مربع میل ہے اور آبادی تقریباً اُنچاس لاکھ ہے مگر اس کی

آمد نی ہندوستان تو درکنار ہندوستان کے ایک حصہ حیدرآباد دکن کی برابر بھی نہین ہے گو کہ حیدرآباد دکن بھی بہت بڑی ریاست نہین ہے مگر آجکل بھی ہندوستان کی ناک ہے۔ ہندوستان کو اسپر بھی اس بات کا ناز ہے کہ گرد نواح کے بہت سے بادشاہ حضور نظام دکن کا کسی طرح مقابلہ نہین کرسکتے اور امیر کابل سے تو ہمارے نظام دکن شاہی عظمت و شوکت مین کسی طرح کم نہین ہین تاہم امیر کابل کا نام بڑا ہے زیادہ تر اس وجہ سے کہ ہز ہائینس حضور نظام کے ساتھ ہمارے شہنشاہ ہند کا تعلق شہنشاہانہ ہے اور ہز مجسٹی حضور امیر کے ساتھ دوستانہ۔ ماورائے اسکے ہماری گورنمنٹ امیر صاحب ممدوح کو اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ عطا کرتی ہے اور اسنے انکو بادشاہ تسلیم کرکے ہز مجسٹی کا خطاب بھی عطا فرمادیا ہے۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ہز مجسٹی حضور امیر سیر ہندوستان کے واسطے تشریف لائے۔ یہہ چندان تعجب خیز نہین کہ ایک دوست اپنے دوست کے علاقہ مین سیر کرنے کو آئے لیکن امیر صاحب بہادر کی ہندوستان مین تشریف آوری خالی از مصلحت خیال نہین کیجاتی ہے گو وہ پالیسی ایسی عام فہم نہو کہ ہر ایک معمولی شخص اسکو سمجھ سکے مگر یہہ ضرور کہا جاتا ہے کہ ہے کچھ ضرور۔ لیکن ساتھ ہی اسکے یہہ بھی صاف طور سے نہین کہا جاتا ہے کہ بوجہ رغبت ہے یا بوجہ ترغیب۔ لیکن اخبارات نے اسکے متعلق رائے دی ہین کہ امیر صاحب بہادر خود اپنے ارادہ سے سیاحت ہند اور اظہار محبت شہنشاہ ہند کی غرض سے تشریف لائے تھے نہ کسی پولیٹیکل غرض سے۔ بتائید اسکے ہز مجسٹی ملک معظم کے اُس تار کا مضمون ذیل جو بحضور امیر صاحب ممدوح بوقت داخلہ ہندوستان پیش کیا گیا بیان کیا جاتا ہے۔

"اس خبر سے کہ یور مجسٹی میرے وایسرائے گورنر جنرل سے ملاقات کرنیکے لئے تشریف لائے مین مجھے بڑی مسرت حاصل ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یور مجسٹی اور میری گورنمنٹ کے درمیان دوستانہ تعلقات قایم ہین اور مجھے امید ہے کہ آپ کی سیاحت کاروبار سلطنت

کے تفکرات سے آپکو راحت دے گی"!

اس کے متعلق یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شہر کابل مین عید الفطر کے روز سعید پر ایک بہت بڑا دربار ہوا جسمین خاص خاص سولین و ملٹری افسران موجود تھے۔ ہز مجسٹی امیر صاحب بہادر کے بھائی سردار نصر اللہ خان صاحب نے سفر ہند کے فوائد بالاجمال بیان کیئے اور سب شرکاء دربار نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ امیر صاحب کے اس سفر کو پسند کیا امیر صاحب نے حکم دیا کہ مین جن جن اضلاع و مقامات مین سفر کرون وہان جرگے والے اور روساء مجھ سے ملاقات کرین۔ ۲۰ نومبر تاریخ روانگی بھی قرار دیدی گئی جسکے بجائے ۳ دسمبر ۱۹۰۶ء بروز دوشنبہ مقرر ہوئی اور یہہ تجویز کیگئی کہ دوران زمانہ سفر امیر صاحب سردار عنایت اللہ خان صاحب بحیثیت افسر گورنمنٹ کابل مین رہین گے اور سردار نصر اللہ خان صاحب ہز مجسٹی کے ہمراہ جلال آباد تک آئین گے اور دورہ ہند کے عرصہ تک وہین رہین گے بہت سی فوج سردار صاحب کی ماتحتی مین رہیگی۔

## گورنمنٹ ہند کا سلوک

جسوقت ہز مجسٹی ملک معظم کو حضور امیر کے ارادہ سیاحت ہند کا علم ہوا تو ازحد خوشی کا اظہار کیا۔ اور چونکہ دنیا مین تمام تعلقات مین دوستانہ تعلق کا مرتبہ سب سے افضل ہے اس لئے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امیر صاحب کی مہمان نوازی مین ہماری گورنمنٹ ہند کیا کچھ نہ کرے گی۔ کیا اسکو یہہ گوارا ہو سکتا ہے کہ اپنے نووارد مہمان کی خاطر و تواضع مین کوئی دقیقہ اٹھا رکھا جاوے؟ ہرگز نہین ہماری فیض بخش گورنمنٹ نے تیاری سفر کے لئے ہز مجسٹی امیر صاحب کو بیس لاکھ روپیہ نقد کا عطیہ مرحمت فرمایا اور مصارف ہند فرید بر آن۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کی خوش آمدید پر ہند کی تزک و شان ملاحظہ کرانے کے

لیے شہر آگرہ مین جو زمانہ اکبر مین ہند کا پایہ تخت تھا ایک قابل دید دربار کیے جانے کی تجویز کی یہہ دربار گو عظمت و شان مین دربار دہلی کا مقابلہ تو نہ کرسکا مگر قریب قریب اسکی نقل کی حد تک پہونچ گیا - کیسا بھی ہو ہندوستان مین ہز مجسٹی شاہ افغانستان کی تشریف آوری کی یادگار ضرور قایم رہے گی اور یہی تجویز کنندگان دربار کا مقصد اعلیٰ اور مقصود ذہنی ہوتا ہے

مسٹر ڈین صاحب جو فارسی کی اچھی لیاقت رکھتے ہین حضور امیر کی سفارت کے لئے منتخب ہوے - اشخاص مندرجہ ذیل گورنمنٹ ہند کی جانب سے انڈین اٹاچی مقرر کیے گئے اور انکو حکم دیا گیا کہ انحضرت امیر سے ملنے کے لئے لنڈی کوتل کو روانہ ہون - پشاور سے آگے کے سفر کے لیے خیبر رئفل پلٹن کو گھوڑے مہیا کرنے کا حکم دیا گیا -

۱- خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ممالک متحدہ
۲- خان بہادر میر شمس شاہ صاحب پولیٹکل افسر خان قلات
۳- خان بہادر نفیر سید افتخار الدین صاحب اسسٹنٹ کمشنر پنجاب
۴- صوبہ دار میجر سردار خان صاحب
۵- رسالدار میجر ظہیر اللہ خان صاحب
۶- میان محمد ظفر سرحدی صوبہ
۷- خانصاحب لفٹننٹ محمد اکبر خان صاحب
۸- کرنل عبد المجید خان صاحب فارن سکرٹری ریاست پٹیالہ
۹- لفٹننٹ عمر حیات خان صاحب سی - آئی - ای - اٹھارھوان سوانہ رسالہ
۱۰- مولوی فخر الدین احمد صاحب
۱۱- منشی شاہ محمد خان صاحب
۱۲- خان بہادر مولا بخش صاحب پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ

مندرجہ ذیل روسا کمیٹی دعوت کے افسر مقرر ہوے - اور مقامی افسران نے لوگون کو

رسد کی چیزون کی اطلاع دی۔
شیخ سید مراتب علی لاہور۔ مسٹر غلام قادر منٹگمری۔ میر غلام حیدر پشاور۔ شیخ سید مراتب علی فیروزپور
میرزا اکبر علی خان دہلی
نقیر سید افتخار الدین اسسٹنٹ کمشنر پنجاب جو منجملہ مذکور الصدر اٹھائیسون کے ہین اس کمیٹی کے افسر نگران مقرر ہوے تھے۔
سردار محمد اسمعیل خان افغانی سفیر اس کار خاص پر مقرر ہوے تھے کہ وہ دہلی و آگرہ مین سرسری طور سے دیکھین کہ انکے آقا و ولی نعمت کے لیے جو کیمپ طیار ہوے تھے اسمین کسقدر ترقی ہوئی تھی۔

## سفر اور پروگرام

ہز مجسٹی امیر کابل کو اپنے دار الصدر سے جانب ہند سفر کرنے کا مشورہ بہت ہی اچھے موقعہ پر دیا گیا تھا۔ برفباری کی شدت سے ہنگلخ اور گندھک کی گھاٹیون سے گذرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے لیکن امیر صاحب کا سفر ایسے وقت مین ہوا کہ ہز مجسٹی کو جلال آباد تک اچھی فصل رہی۔ جلال آباد مین ایسی ہی فصل رہی جیسی قریب قریب پشاور مین تھی۔ جلال آباد مین ہز مجسٹی کے قیام کے واسطے ایک خوشنما چھوٹا سا ایوان اور اسکے صحن مین ہمراہیون کے واسطے ایک کشادہ پڑاو تھا یہہ مقام زیادہ پُر لطف اس وجہ سے ہے کہ خاص راستہ پر ہے۔ اور کابل و ڈہاکہ کے درمیان ایک ضروری شہر خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کھگیانی و شنواری کے اضلاع اور شمالی جانب وادی کنار سے رسد و چارہ کا انتظام ممکن ہوتا ہے۔ یہہ وہی مقام ہے جہان گذشتہ فصل سرما مین امیر صاحب ممدوح نے ایک عرصہ تک قیام فرمایا تھا اور آخر تک ازحد مسرور رہے۔ تمام طیاریان ہز مجسٹی نے یہین کرلین۔ نئی وردیان اور ضروری انگریزی سامان ہندوستان سے اسی مقام پر فراہم کیا گیا۔ یہان پر تمام طیاریان کر کے

لنڈی کوتل کو روانہ ہوے۔ پروگرام سفر کا جو اولاً طیار کیا گیا اُس مین اِس وجہ سے کہ جلال آباد مین ہز مجسٹی کو اپنے چھوٹے صاحبزادہ محمد علیخان بعمر ۴ سال بعارضہ تپ کے انتقال سے صدمہ جانکاہ پہونچا کچھ ترمیم کردی گئی۔ پروگرام مرممہ حسب ذیل ہے۔

۲- جنوری ۱۹۰۷ء- داخلہ لنڈی کوتل
۳- جنوری- لنڈی کوتل سے روانگی پشاور مین داخلہ
۷- جنوری- پشاور سے روانگی
۸- جنوری- داخلہ و روانگی سرہند
۹- جنوری- آگرہ مین داخلہ
۱۶- جنوری- آگرہ سے روانگی علیگڈھ مین داخلہ
۱۷- جنوری- کانپور
۱۸- جنوری- گوالیار
۲۰- جنوری- روانگی گوالیار سے
۲۱- جنوری- دہلی مین داخلہ
۲۲- جنوری- دہلی سے روانگی
۲۳- جنوری- اجمیر مین داخلہ
۲۴- جنوری- دہلی مین مکرر داخلہ
۲۸- جنوری- دہلی سے روانگی
۳۰- جنوری- کلکتہ مین داخلہ
۳- فروری- کلکتہ سے روانگی
۵- فروری- ساگور مین داخلہ
۱۰- فروری- ساگور سے روانگی
۱۱- فروری- بمبی مین داخلہ
۱۴- فروری- بمبی سے روانگی
۱۶- فروری- کراچی مین داخلہ
۱۷- فروری- کراچی سے روانگی
۱۸- فروری- سکھر و بہاولپور مین داخلہ
۲۲- فروری- لاہور مین داخلہ
۲۵- فروری- لاہور سے روانگی
۲۶- فروری- پشاور مین داخلہ
۲۸- فروری- پشاور سے روانگی لنڈی کوتل مین داخلہ

## داخلہ لنڈی کوتل

۲- ماہ حال کو ہز مجسٹی امیر افغانستان لنڈی کوتل مین داخل ہوے ہز مجسٹی کا داخلہ ویسا ہی موزون و مناسب تھا جیسا کوہی بادشاہ کا ہونا چاہیے۔ ہز مجسٹی ملک معظم کے

قایم مقامون نے نہایت خوش اسلوبی سے ہز مجسٹی کا استقبال کیا جس سے داخلہ کی عظمت وشان دوبالا ہوگئی - انگلش وافغانی ملاقات وپیشوائی اس طرح ہوئی کہ ہنوز خیمہ مین دھوئے رات کا کہرہ برطرف نہین ہونے پایا تھا کہ پہاڑون سے خبر آئی کہ ساڑھے نو بجے صبح کو امیر ہندستان کی طرف انتہائی منزل کا سفر کرین گے جو لوگ رستہ سے باہر ہین انھون نے حساب لگایا کہ ساڑھے دس بجے دن کو افغانی جلوس کا آنا شروع ہو جائے گا - اور ساڑھے گیارہ بجے امیر تشریف لائینگے پس آٹھ بجے حاضری کھا کر ٹھیک نو بجے سر ہنری میکمہن اور اُن کے پولٹیکل انسر اور میجر روس کیپل ان کے فوجی اسٹاف انسر گھوڑون پر سوار ہوکر تہرے پہرہ کے پھاٹک سے گذرے اور مغربی جانب کابل کی طرف روانہ ہوے اکیسوین رسالہ کا گارد ہمراہ تھا - یہہ سب لوگ خیبر گھاٹی مین پہونچے جسکا دہانہ بوتل کے منھ کی طرح تنگ ہے - اور وہان سے وادی مین گئے جہان خشک دریا اور افغانستان وہندوستان کی سرحد واقع ہے - اس مقام سے نہایت احتیاط کے ساتھ تنگ رستہ سے آگے بڑھے جو پہاڑ کا ٹکر نکالا گیا ہے اور پہاڑون اور پہاڑی شاخ مین ہوتا ہوا گھماوکا ہے جس قدر آگے بڑھتے جاتے تھے اُسی قدر نشیب زیادہ ملتا جاتا تھا - اُسوقت یہہ بحث پیش تھی کہ اب امیر کس مقام پر ہین ساڑھے دس بج گئے تھے اور کوئی افغانی نہین دکھائی دیا - ناگاہ ایک بھورے رنگ کی لکیر سانپ کی طرح لہراتی ہوئی آگے بڑھتی ہوئی معلوم ہوئی جس قدر آگے بڑھتی تھی اُسی قدر بڑی معلوم ہوتی تھی - جب وہ صف قریب آئی تو معلوم ہوا کہ پیدل فوج کی ایک بٹالین ہے جب وہ بٹالین سرحدی لین پر پہونچی تو سر ہنری میکمہن نے جو معہ اپنے ہمراہیون کے مہمانون کے منتظر تھے استقبال کرکے آگے بڑھنے کو کہا - اور سوال کیا کہ کیا امیر صاحب تشریف لے آئے - جواب دیا گیا کہ یہہ انکا گارد ہراول ہے - پھر دور ایک کالم فوج دکھائی دیا جسوقت قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ امیر کی باربرداری کے فقط اونٹ ہین - سر ہنری میکمہن نے انکا استقبال کرکے اس سے آگے بڑھنے کو کہا - پھر ایک تیسرا کالم فوج دور سے دکھائی دیا سمجھا گیا کہ یہہ امیر کی سواری ہے

مگر وہ بھی بار برداری کے پانچسو اونٹ تھے پھر چوتھا کالم نظر آیا جب قریب آیا معلوم ہوا کہ یہہ ہاتھیون کی قطار ہے - ہر ہاتھی پر نہایت چمکدار ہودہ کسا ہوا تھا - لوگ سمجھے کہ اب امیر آگئے معلوم ہوا کہ امیر نہین ہین یہہ افغانی مجسٹی کا خیمہ و خرگاہ ہے - پھر پانچوان کالم دکھائی دیا معلوم ہوا کہ یہہ امیر کا خزانہ ہے اور گارد کے طور پر سوار اِس کے ساتھ ہین پھر گھوڑے دکھائی دیے معلوم ہوا کہ یہہ امیر کا جنگی اسپتال ہے اِسمین گھوڑون کی ڈولیان ہین اسطرح کہ ایک گھوڑا آگے ایک گھوڑا پیچھے بیچ مین ڈولی - خیال ہوا کہ کیا سارا افغانستان اُمڈا چلا آتا ہے - اِسکے بعد ساتوان کالم دکھائی دیا سمجھا گیا کہ اب امیر ضرور آگئے - مگر وہ صرف باربرداری کے ٹٹوؤن کی قطار تھی - ساڑھے بارہ بجے کے بعد آٹھوان کالم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے دکھائی دیا - یہہ ایک رسالہ تھا اسکے آگے آگے ایک سوار تھا ایکمرتبہ یقین ہو گیا کہ بس امیر آگئے - بگل بجنے لگے اور بڑی بڑی توپون سے سلامی سر ہوئی سر مکمہن آگے بڑھ کر امیر سے ملے کچھ بات چیت ہوئی پھر خیبر کی طرف روانہ ہوے پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی بالآخر امیر ہندوستان مین داخل ہوے - امیر صاحب کی صورت اپنے والد ماجد امیر عبد الرحمن خان کے بہت مشابہ تھی اور ہز مجسٹی ہر طرح صحیح و تندرست اور بہر نوع خوش مزاج و خوش دل تھے - جسوقت وایسرای کی طرف سے ہندوستان مین ہز مجسٹی کا خیر مقدم کیا ہز مجسٹی کے چہرے سے اُسوقت تبسم عیان تھا اور جسوقت سر ہنری مکمہن نے اپنے اسٹاف افسرون کو خدمتمین پیش کیا اُسوقت ہز مجسٹی کے چہرے سے نہایت مسرت مترشح تھی - امیر صاحب نے میجر برڈ سے نہایت محبت کے ساتھ گفتگو کی اور اُس زمانہ کو یاد دلایا جبکہ بندوق کے واقعہ مین ہز مجسٹی کے ہاتھ کو تکلیف پہونچی تھی اور خراب نتیجہ کا احتمال تھا اسوقت میجر برڈ علاج کیلئے کلکتہ سے کابل گئے تھے امیر صاحب نے علانیہ صدق دل سے فرمایا کہ مین اپنے کسی دوست کو کبھی نہین بھولتا -

اِس وقت میجر بروک نے عرض کیا کہ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف نے مجھے ہدایت کی ہے کہ مین ہندوستان مین فوج کی طرف سے ہز مجسٹی کا استقبال کرون - امیر صاحب نے جواب دیا کہ مجھے بہت خوشی اِس بات کی ہے کہ ہندوستان مین جو مین آیا ہون تو مین سمجھتا ہون کہ

اپنے ہی خواہون مین آیا ہون - امیر صاحب نے مسٹر ڈاپس کو بھی پہچان لیا جو مسٹر ڈین کی سفارت کے ساتھ کابل گئے تھے اور ظاہر کر دیا کہ جب ہز مجسٹی کسی برٹش کی صورت کو ایک مرتبہ دیکھ لیتے ہین تو کبھی نہین بھولتے - اسکے بعد میجر روس کپل خداوند محافظ خیبر امیر کے سامنے پیش کیے گئے اور میجر موصوف نے اپنے فوجی اسٹاف افسرون یعنی کپتان ڈیوڈسن ہوسٹن اور لفٹنٹ سبریٹے اور لفٹنٹ کلارک اور لفٹنٹ رک کو ہز مجسٹی کے حضور مین پیش کیا سبکو دیکھکر امیر خوش ہوے - مگر اسوقت بہت خوش ہوے جب سر ہنری میکمہن نے شاہ ایڈورڈ کی مرسلہ تار برقی ہز مجسٹی کو دی امیر صاحب نے نہایت اشتیاق کے ساتھ اسکا لفافہ چاک کیا اور اپنے سکرٹری کو ترجمہ کرنے کے لئے تار برقی دی - جب برٹش شہنشاہ کے گرم جوشانہ استقبال کی پرائیویٹ تار برقی ہز مجسٹی کو پڑھکر سنائی گئی تو امیر کے چہرہ سے نہایت مسرت ظاہر ہوئی - اسکے بعد امیر اور سر ہنری میکمہن مین فارسی زبان مین گفتگو ہوتی رہی - امیر صاحب کبھی انگلش بھی بول اٹھتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے اس زمانہ مین کسی سے انگریزی زبان سیکھ لی ہے یہہ سب باتین نہایت ہی مسرتناک تھین اسکے بعد لنڈی کوتل کی چڑھائی طے ہوئی جس وقت امیر قلعہ لنڈی کوتل کے زینون کے نیچے کیمپ مین داخل ہوے تو ستانوین ونٹلڈ رائفل پلٹن کے گارڈ آف آنر کی جو ہز مجسٹی کے خیمہ کے سامنے صف بستہ تھی سلامی لیتے ہوے اپنے خیمہ مین داخل ہوے - جس وقت گھوڑے سے اترے ہر شخص نے دیکھا کیسی شاہانہ صورت تھی خاکی رنگ کے سادے کپڑے تھے کوئی لیس وغیرہ نہین لگی تھی - یہہ کپڑے ایسے تھے کہ ہر برٹش افسر بلا تکلف ایسے کپڑے پہن سکتا ہے - گھوڑے کے ساز و براق مین ہر طرح کا سامان تھا حتی کہ ایک واٹر پروف چادر بھی لپٹی ہوئی زین کے عقب کی طرف تسمہ سے بندھی ہوئی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی حضرت امیر کے مزاج مین کیسی شاہانہ سادگی ہے - فقط ٹوپی بہت عمدہ تھی جس سے خاکی وردی کے سوارون مین امیر کی شناخت ہوتی تھی -

خاص خاص آٹھ سردار یعنی سردار محمد آصف خان پریوی کونسلر۔ سردار محمد یوسف خان پریوی کونسلر اور سردار محمد اسمعیل خان افغانی سفیر۔ سردار محمد سلیمان خان فوجی عرض بیگی سردار علی احمد خان سول عرض بیگی۔ سردار فتح محمد خان کوتوال۔ سردار محمد رفیق خان مبصر تحریرات اور سردار ڈاکٹر غلام نبی خان طبیب دربار کابل اور انیس[۱۹] اول درجہ کے سول افسر اور سات سکرٹری اور پرسنل اسٹاف کے پچیس ممبر اور اسی جوانون کا ایک باڈی گارڈ گھوڑون پر سوار امیر کے ساتھ کیمپ مین داخل ہوے۔ یہہ سب عہدہ دار و افسر و ملازم اور ہمراہی پانچسو تھے اور یہہ سوارون اور پیدل فوج کے علاوہ تھے یعنی جملہ گیارہ سو آدمی تھے۔ خیمہ مین پہونچتے ہی امیر نے میجر برڈ کو طلب کیا اور خاص نوازش کے ساتھ کئی منٹ تک باتین کیا کئے۔ اسکے بعد خاموشی کے ساتھ خاصہ تناول فرمایا۔ یورپین گروہ قلعہ مین داخل ہوا اور امیر اور اُن کے ہمراہی خیمون مین رہے۔ بعد ازان سر ہنری میکمہن امیر کے پاس رسمی ملاقات کے لئے گئے اور ایک چٹھی دی جسمین والسیرائے نے بذات خاص استقبال کیا تھا۔ سر ہنری میکمہن نے امیر کو کیمپ کی سیر کرائی اور بے تار کے ٹیلیگراف کی کارروائی دکھائی جس سے امیر نے بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ شام کا وقت خاموشی سے گذرا اور امیر دن کے بہت بڑے سفر کے بعد دوسرے روز پھر سفر کرنے کے خیال سے سویرے سے آرام کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

## لنڈی کوتل سے روانگی

لنڈی کوتل سے جہان حضور امیر شب باش ہوے تھے اور جو مقام پہاڑون اور میدانون کے درمیان ہے روانہ ہوے۔ ۳۔ ماہ حال کو پہاڑ پیچھے چھوٹ گئے۔ امیر صاحب نے جیسا خیبر گھاٹی مین عمدہ سفر کیا ہے ویسا عمدہ وہ ہزارون میل کا سفر نہوگا جو کہ ہز مجسٹی آیندہ دو مہینہ مین اختیار کرین گے۔ وہ رستہ گھوڑون کے سمون کے نیچے تھا

جس سے ہمیشہ فاتح فوج آیا کی ہے خیبر کے اندرونی دروازہ سے سلطنت ہند کے بیرونی پھاٹک تک بیس میل جو پہاڑی دیوارین تھین اُن کو امیر خطرناک نظر سے دیکھتے تھے اور اس راستہ مین بہت کم کسی سے بات چیت کی اِن کے سوالات سے مترشح تھا کہ وہ بہت ہی متفکر اور مشوش ہین - یہہ تعجب خیز ہے کہ کوئی مسافر پہلے پہل اس خیبر سے گذرے اور وہ مشوش نہ ہو - اس کے نشیب مین ہزارون بکریان چرتی ہین - اور پہاڑی سلسلون پر جا بجا آفریدیون کے موضع ہین وہی یہان کاشت کرتے ہین - جا بجا پختہ سڑک مثل پگڈنڈی کے ہین البتہ بعض مقامات ایسے ہین جہان رسالہ کا بریگیڈ قواعد کر سکتا ہے گھاٹی کسی مقام پر سیدھی نہین ہے ہر طرف دیوارون کی طرح پہاڑیان ہین - امیر صاحب نے یہہ بیس میل اسی حالت و کیفیت سے طے کئے - لنڈی کوتل کے مغربی جانب اور علی مسجد کی مشرقی سمت بیس میل کا راستہ ایسا ہی ہے یہان روشنی آتی ہے اسے اندھیری گھاٹی نہین کہہ سکتے - علی مسجد سے جمرود تک امیر کی نظر اور یہی کیفیت پر رہی - اس مقام پر مثلث نما ایک میدان اور ایک دشوار گزار دریا ہے اس مقام پر سے بلندی کو سڑک گئی ہے اور اونچے اونچے پہاڑون پر ہوتی ہوئی گذری ہے - جمرود مین خیبر کی گھاٹی ختم ہو گئی ہے اور اینٹون کی دیوار کی طرح پہاڑ ہین اور جمرود سے پشاور تک نو میل کھلا میدان ہے -

طلوع آفتاب کے قبل اُٹھ کر پانچ بجے صبح کو امیر کی پیدل پلٹن روانہ ہوئی چھ بجے رسالہ روانہ ہوا نو بجے خود امیر روانہ ہوے یہہ سلسلہ کئی میل تک تھا - ہاتھی گھوڑے اونٹ اور سپاہیون کی بہت بڑی قطار تھی اور گرد و غبار اڑنے سے اِن کی تعداد سو درجہ زیادہ معلوم ہوتی تھی اور سپاہیانہ طریقہ سے اِن کے قدم پڑتے تھے دونون وادیون مین اِن کی صداے بازگشت پہونچی تھی -

# جمرود مین طیاریان اور خیر مقدم کی تاربرقیان

دوپہر کے بعد بہت جلد امیر صاحب جمرود مین داخل ہوے۔ جہان ہز مجسٹی کو
ہز اکسلنسی کا یہہ ٹیلیگرام مورخہ ۳۔ جنوری ملا۔

"یور مجسٹی کے سرحد سے عبور کرنے کی خبر سنکر مین بہت خوش ہون ہندوستان مین
مین بدل یور مجسٹی کا خیر مقدم کرتا ہون" - دستخط منٹو از کلکتہ

ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اسی تاریخ کو یہہ تار دیا۔
مین بحفاظت تمام نامور برٹش سرحد سے گذر کر آپ کے ملک مین داخل ہوا سرحدی
افسرون نے نہایت عمدہ طریقہ سے اپنے کام انجام دیے۔ یور اکسلنسی نے جو مجھے مبارکباد
دی ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون" دستخط سراج الملتہ والدین

امیر کو جمرود ہی مین ریلوے کا اول سرا دکھائی دیا جو برٹش تہذیب کا ایک نمونہ ہے
سمجھا گیا تھا کہ اس راستہ سے امیر کے تمام ہمراہی جائینگے۔ میجر ڈی مرے آرامی کو
شمالی مغربی سلسلہ ریلوے پر افغانی مہمانون کے لئے جانے کا تمام انتظام سپرد تھا
انھون نے چار اسپیشل ٹرینین تیار کر رکھی تھین۔ ایک ٹرین امیر اور اُن کے خاص
خاص ہمراہیون کے لئے۔ دوسری اُن کے افسرون اور ساتھیون کے لئے تیسری
اُنکے سپاہیون کے لئے اور چوتھی لشکریون کے واسطے۔ مگر امیر نے یہہ بات نا پسند
کی کہ رسالے اور تمام باربرداری کا سامان گاڑی کے راستہ جاے۔ پس ٹرین پر جانے
والون کے لئے دو ہی ٹرینین کافی تھین۔ گو امیر نے تمام عمر ریلوے ٹرین پر سفر نہین
کیا تھا مگر پہلے پہل کے اس سفر مین انھین کسی طرح کا اضطراب و اضطرار نہ تھا۔ ٹرین
کی روانگی کے معمولی وقت سے آدھ گھنٹہ زیادہ ہو گیا تھا۔ پس اس خیال سے ٹرینین

جلد دن کی گئین کہ چالیس منٹ کی دیر مین ۲۰ منٹ ہی رہ جائین مگر معلوم ہوا کہ امیر پر اس نئی بات کا کوئی بہت اچھا اثر نہین ہوا۔

# پشاور مین داخلہ

پشاور مین تمام پلیٹ فارم ریلوے پر سرخ فرش بچھا ہوا تھا اور تمام سرحدی افسر پوری پوری زرق برق وردیان پہنے ہوے خیر مقدم کے لیئے موجود تھے ابھی ٹرین بالکل ٹھیرنے نہ پائی تھی کہ امیر کے پرسنل اسٹاف افسر کود کود کر ٹرین سے باہر آنے لگے یہہ لوگ اشارہ کے ساتھ امیر کے تمام امور انجام دیتے ہین۔ اسٹاف افسرون مین جو اہل فوج تھے وہ سیاہ وردیان پہنے تھے جنمین سنہری لیس ٹکی ہوئی تھی اور شانون پر ایپلٹ لگے ہوے تھے اور سول افسر فراک کوٹ پہنے ہوے تھے اور سفید کالر لگائے تھے اُن کی صورت اور گول ٹوپی کے سوا ان مین اور یورپینون مین کچھ امتیاز نہ تھا۔ اسکے بعد سر ہنری میکمہن معہ اپنے اسٹاف افسرون کے متانت کے ساتھ ٹرین سے اُترے ان افسرون کی وردیون پر سنہری لیس لگی ہوئی تھی اور کاکیٹ ٹیٹ ٹوپیان پہنے ہوے تھے۔ سر ہنری میکمہن نے امیر کو ٹرین سے اُتارا اور سر ہیرالڈ ین چیف کمشنر شمالی مغربی سرحدی صوبہ سے امیر کا تعارف کرایا انھون نے امیر سے مصافحہ کیا اور پشتو زبان مین کہا کہ مین اپنے صوبہ کے دار الصدر مین یور مجسٹی کا خیر مقدم کرتا ہون اسکے جواب مین امیر نے فرمایا کہ پشاور اور اپنے دوستون مین آنے سے مین بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد چیف کمشنر کے افسران اسٹاف امیر کے روبرو پیش کیئے گئے۔ اسوقت اگرچہ ٹرین کی سواری کے باعث ہز مجسٹی کو دوران سر تھا مگر امیر نے ان سب سے ہاتھ ملایا۔ اور مسٹر گرینٹ سکرٹری گورنمنٹ کو فوراً امیر نے پہچان کر دوستانہ طریقہ سے بات چیت کی جو مسٹر گرینٹ ڈین کی سفارت کے ساتھ کابل گئے تھے۔ اس کے بعد سر ایڈورڈ ہیر کمانیر فوج ڈویزن پشاور اور ان کے اسٹاف افسران امیر کے روبرو پیش ہوے سب نے امیر سے ہاتھ ملایا۔ گو ظاہر تھا کہ امیر دوران سر کے سبب سے لڑکھڑا رہے تھے

مگر گارڈ آف آنر کو ملاحظہ فرماکر سر انڈیورڈ ڈیورنڈ سے فرمایا کہ مین بہت خوش ہوا کہ میرے اظہار اعزاز کے لئے اس مقام پر ایسے عمدہ سپاہی صف بستہ ہین۔ اسی اثنا مین توپون سے شلک سلامی سر ہوئی۔ جب سلامی کی آخری توپ فیر ہو چکی تو گروہ مذکور اسٹیشن سے گاڑیون پر سوار ہوا بارہ جلوسی گاڑیون کا جلوس اور فوج امیر کے رسالہ کا گارد اور فوج پشاور کا گارد ہمراہ رکاب تھا اور راستہ پر دونون طرف بیشمار تماشائی کھڑے تھے۔ جب امیر نوتعمیر مہمان خانہ مین داخل ہوئے تو اُس کے تھوڑی دیر بعد مسٹر گرینٹ سکرٹری گورنمنٹ گاڑی پر سوار ہو کر مہمان خانہ مین امیر کی مزاج پرسی کے لئے گئے اور چیف کمشنر کی طرف سے بہت بڑا اظہار خیر مقدم کیا اور ضیافت کا اکیس ہزار روپیہ حاضر کیا۔ سُرخ وردیان پہنے ہوئے گیارہ ملازم چاندی کی کشتیون مین زر نذر کو گیارہ ریشمی تھیلیون مین لائے اور امیر کے قدمون کے پاس رکھ دیا۔ امیر نے نہایت مہربانی سے اس نذر کو قبول کیا اور اُن کے لوگ زر نذر کو اُٹھالے گئے۔ اسکے بعد لفٹنٹ جنرل کمانیر فوج ڈویژن پشاور امیر کی رسمی ملاقات کے لئے گئے بعد ازان امیر کو استراحت کی مہلت ملی۔

## پشاور مین قیام اور نماز

۳۔ ماہ حال کو جب امیر مہمانسرا مین قیام فرما ہوئے تو مسٹر گرینٹ سکرٹری چیف کمشنر کی طرف سے امیر کے خیر مقدم کے لئے ہز مجسٹی کے پاس گئے اور کہا کہ یور مجسٹی نے آسانی کے ساتھ سفر طے کیا ہز مجسٹی نے جواب دیا کہ سفر آسان نہ تھا بلکہ بہت مشکل تھا خدا کی مشیت مین ہی گذرا ہے کہ ہمارے اور تمھارے ملک کے درمیان راستہ مین ہر طرح کی دقتین اور مشکلین ہون لیکن جس قدر انسان کے امکان مین ہے اُسی قدر اس راستہ کو میرے طے کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ بس امیر صاحب نے میزبانون کو ایسا ہی سچا اور سادہ جواب دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر ممدوح کے خلق و مروت مین کسی طرح کی کمی نہین ہے۔ مسٹر موصوف

نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ہماری اس مہمانسرا مین یور مجسٹی با آرام تشریف رکھین گے کوئی زحمت و تکلیف نہ ہوگی اگر شاہی آرام و آسایش کی کسی شے مین کمی ہو جسکے یور مجسٹی عادی ہین تو اس امر کا خیال فرماکر کہ پشاور سرحد ہندوستان کا ایک بیرونی تھانہ ہے اور دور سرحد پر گوشہ مین واقع ہے یور مجسٹی اس بات کو یقین فرماوین گے کہ کل ذرایع سے جس قدر سامان ممکن ہوا ہے وہ سب ہمنے مہیا کر دیا ہے - اسپر ہز مجسٹی نے ہنسکر جواب دیا کہ مین بہت آرام سے اور بہت خوشنود ہون - یہہ گفتگو کچھ فارسی کچھ پشتو اور کچھ انگلش زبان مین ہوئی تھی مسٹر گرینٹ نے ہز مجسٹی کی اس طرز گفتگو کی تعریف کی تو امیر ممدوح نے فرمایا کہ مین اچھی طرح انگلش نہین بول سکتا ہون - در اصل مجھے اس زبان کی مہارت نہین ہے جب سے سر یونس ڈین کابل سے چلے آئے ہین سولے میرے مقناطیسی قوت کے انجینیر کے اس وقت سے کوئی ایسا شخص نہین ہے جس سے مین انگلش زبان مین گفتگو کیا کرون اور انگریزی کتابین پڑھنے کی بھی مجھے فرصت نہین ہے - اکثر اعلیٰ افسرون سے جو پشاور مین ہین بلا تکلف اسی متانت کے ساتھ گفتگو کی اور ہر مرتبہ سب کا یہہ خیال پیدا کیا کہ امیر نہایت خلیق اور زود فہم و عقیل ہین -

۴ - ماہ حال کو چونکہ اہل اسلام کی نماز جمعہ کا روز تھا اس وجہ سے امیر صاحب جلوس کے ساتھ جامع مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے - اہل پشاور کو نہایت ہی بڑا خوشی کا موقع تھا روزمرہ کے معمولی کاروبار موقوف اور بازار بند کر دیے تھے سڑکون پر راستہ بند تھا ہر طرف سے جوق جوق اور گروہ کے گروہ لوگ جامع مسجد کی طرف آرہے تھے - پچاس ہزار اشخاص ہز مجسٹی کے دیکھنے کے لئے آئے تھے اور پانچسو پولسمین یعنی پانچ پانچ سو تماشائیون کے لئے ایک ایک پولس مین تعینات تھا تاکہ کسی طرح کی بد انتظامی نہونے پاوے - پون میل تک سڑک پر دو رویہ فوج صف بستہ تھی اور سنگینون اور رائفل بندوقون اور برچھیون کی نوکین اور ننگی تلوارین چمک رہی تھین

اور برابر سلامی ہو رہی تھی اور عمدہ عمدہ بینڈ اور ترم اور دہل اور باجے نہایت خوشی کے ساتھ بجتے رہے - اس تمام شور و غل مین شہر پشاور بہت اچھا معلوم ہوا - اس شہر کا بازار قابل حیرت ہے کہ بغیر کسی آرائستگی کے اچھا معلوم ہوتا ہے - ڈوریون پر رنگین کپڑے لٹکائے جانے کے عوض زردوزی کام کے کپڑے - کمخواب کے تھان - ریشمی تھان - ایران و پنجاب و کشمیر و ترکستان و عرب کے بہت عمدہ اور نفیس نفیس قالین نہایت اسلوبی کے ساتھ دروازون اور کھڑکیون اور بالاخانون اور مکانون کے سامنے آویزان تھے - اس شہر مین بغداد سے لاسہ تک ہر شرقی قوم کے لوگ ہین جیسے ہر قسم کے لوگ یہان ہین ویسے کہین نہ ہون گے - سڑکون مکانون کی چھتون اور دروازون پر اور ہر مقام پر جہان کچھ بھی کھڑے ہونے کی جگہہ تھی - ہز مجسٹی کے دیکھنے کے لئے لوگ کشمکش کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے - جسوقت ہز مجسٹی گاڑی پر سوار رستے سے گذرے گاڑی کے چارون طرف سُرخ وردیان پہنے ہوے سوار ساتھ تھے - اسوقت خیر مقدم کا غل ہوا - بوڑھون نے دعائین دین جوانون نے سلام کیا - مولویون نے قران مجید کی تلاوت کی اور عربی اشعار پڑھے اور فقرانے صدائین دین - امیر صاحب متانت اور خاموشی کے ساتھ سب سنا کئے اور مسجد تک سبکا سلام لیتے ہوے گئے - پس اس طرح ایک مسلمان بادشاہ نماز پڑھنے کے لئے گیا اور وہان جمعہ مسجد کے امام کو نہایت دریا دلی کے ساتھ دس ہزار روپیہ نذر کئے - ہز مجسٹی نماز کے بڑے پابند ہین کہین ہون نماز خطا نہین ہوتی - بعد ازان بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ پولو کی بازی ملاحظہ فرمائی جسکو دیکھکر بہت محظوظ ہوے اور بار ہا خوشی کے نعرے بلند کئے اور اسکے بعد اسکاٹلینڈ کی تلوارون کا ناچ ہوا یہہ ناچ نہایت عمدہ تھا امیر نے اُس کی بہت تعریف کی -

## پشاور مین دعوت کا جلسہ

اس تاریخ شبکو سر ہیرالڈ ڈین چیف کمشنر نے گورنمنٹ ہاوس مین امیر صاحب کے اعزاز

مین سرکاری دعوت کی مقررہ وقت یعنی ۸ بجکر ۵ منٹ پر امیر معہ اپنے افسران اسٹاف کے جلسہ دعوت مین تشریف لاے - سر ہیر الڈین نے ہال کے دروازہ مین اپنے ذی عزت مہمان کا استقبال کیا اور ڈرائنگ روم مین لے گئے جہان سب مہمان جمع تھے - تمام حضار جلسہ نے سر تسلیم خم کیا - امیر صاحب کو کھانے کی میز پر لے گئے - وہ دعوت یورپین طریقہ کی تھی ہز مجسٹی نے بھی مغربی قاعدہ سے خاصہ تناول کیا - چونکہ ہز مجسٹی کی طبیعت مذاق پسند ہے اس لیے پشتو زبان مین مذاق بھی ہوتا رہا -

خاصہ کے بعد جب شیرینی اور میوہ آیا تو سر ہیر الڈوین نے کھڑے ہو کر شاہ افغانستان کا جام تندرستی تجویز کیا بینڈ نے دعائیہ گت بجائی - سر ہیر الڈوین نے پشتو مین جو کلمات کہے تھے اُنکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

"اس وقت مجھے یہہ خوشگوار افتخار حاصل ہے کہ مین آپ حضرات کے سامنے ہز مجسٹی امیر افغانستان کا جام تندرستی تجویز کرون اور وایسراے کے اس صوبہ کے قایم مقام کی حیثیت سے مین کہہ سکتا ہون کہ ہم اپنے درمیان ہز مجسٹی کا خیر مقدم کرتے مین - ہم اس امر سے بہت خوش ہوے کہ ہز مجسٹی یہان تشریف لاے میری یہی دلی خواہش ہے کہ ہز مجسٹی نہایت خوشی و خرمی کے ساتھ ہندوستان کا دورہ فرمائین"

نہایت اعزاز اور دوستانہ رسوم کے ساتھ جام مذکور نوش کیا گیا اس کے جواب مین امیر صاحب نے کھڑے ہو کر فارسی زبان مین ارشاد فرمایا جسکا ترجمہ یہہ ہے -

"سر ہیر الڈوین - آپ کے مہربانی آمیز خیالات پر مین شکریہ ادا کرتا ہون اور حضرات مین آپ سب صاحبون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میرا جام تندرستی نوش کیا - افسوس ہے کہ مین آپ کو انگلش زبان مین ایڈریس نہین کرسکتا - مگر مجھے امید ہے کہ مین فارسی زبان مین جو یہہ کہہ رہا ہون کہ مین اس بات سے بہت خوش ہوا کہ ہندوستان مین اپنے دوست وایسراے کی دعوت قبول کرسکا اور یہان آیا - آپ سمجھ جائینگے ہندوستان

مین مین اپنے تئین اپنے دوستون کے درمیان سمجھتا ہون اس وسیع ملک سے مجھے بہت بڑی دلاویزی ہے اور خوش خوش خیال کرتا ہون کہ مین نے اپنے امور سے جو کچھ فرصت لی ہے تو مین اس سفر مین جو پشاور مین اس خوش اسلوبی کے ساتھ شروع ہوا ہے مسرور و محظوظ ہونگا۔"

امیر صاحب کے ان نوازش بھرے خیالات پر تعریف کا بہت بڑا نعرہ بلند ہوا اور امیر صاحب بیٹھ گئے۔ اس وقت سر ہنری میکمہن نے جو لوگ فارسی زبان نہین سمجھتے تھے انکو کھڑے ہوکر امیر کی اسپیچ کا انگریزی زبان مین ترجمہ کرکے سنایا۔ اسکے بعد امیر نے جنرل ولکاکس کی طرف اشارہ کرکے انگلش زبان مین فرمایا کہ سب نے یہہ بات سن لی اور سمجھ لی کہ مین انگلش زبان بول سکتا ہون مگر کما ینبغی اپنا مافی الضمیر ظاہر نہین کرسکتا اس وقت تعریف کا اور نعرہ بلند ہوا۔

بعد ازان سب لوگ ڈرائنگ روم مین گئے چرٹ اور سگرٹ چلنے لگے ہر طرف گرمجوشی کے ساتھ بات چیت ہونے لگی۔ امیر اور سردارون نے یورپین افسرون سے فارسی۔ پشتو اور انگلش مین دوستانہ بات چیت کی امیر کو اس صحبت سے ایسی دلچسپی تھی کہ آدھی رات گئے تک یہان رہے۔ اس دعوت کے جلسہ کی ایک دلچسپ صورت یہہ تھی کہ ہائیلینڈر کی ہر ایک کمپنی کا پائپر اپنی کمپنی کا نشان لئے ہوے کرسی کے عقب مین کھڑا ہوا پائپ بجا رہا تھا۔ اسکے بعد سر ایڈورڈ ڈہیرو نے امیر سے عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ یہہ ہیگ پائپ یور مجسٹی کو ناگوار نہوگا۔ امیر نے فرمایا کہ کابل مین بھی پائپر ہین مگر (مذاقاً فرمایا کہ) وہان اپنی کرسی کے قریب انھین نہین کھڑے ہونے دیتا۔

# پشاور کی سیر اور وہان سے روانگی

۵ - ماہ حال کو امیر صاحب نے صبح کو مسلمانون کے مختلف ڈیپوٹیشنون سے ملاقات کی اور شام کو گاڑی مین سوار ہوکر کمپو کی سیر کی - پشاور کا کمپو نہایت وسیع ہی نہین بلکہ تمام ہندوستان مین بہت عمدہ ہے اس مین چوڑی چوڑی سڑکین مین جنکے دونون طرف درخت ہین اور کنارون پر عمدہ عمدہ پرایویٹ باغ ہین جس کے ملاحظہ سے امیر صاحب کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ایک بہت بڑے فوجی صدر مقام پر انگلش کس طریقہ سے رہتے ہین -

جسوقت امیر صاحب کمپو کی سیر کو تشریف لے گئے تھے تو ایک مقام پر یکایک اپنی گاڑی روک کر استفسار کیا کہ یہہ کونسا مقام ہے سرہنری میکمہن نے مڑکر دیکھا اور جواب دیا کہ یہہ بلیکواچ پلٹن کی لین ہے - امیر نے فرمایا کہ کیا مین اس کے اندر جاسکتا ہون - سرہنری میکمہن نے جواب دیا کہ بلا تکلف - مگر نہ تو کوئی تیاری ہوئی ہے نہ یور ہائی نس کے استقبال کے لئے کوئی شخص ہے - امیر نے فرمایا کہ مین تیاری نہین چاہتا نہ یہہ چاہتا ہون کہ کوئی شخص میرا استقبال کرے - بلکہ مین اس مقام کو اسکی دایمی معمولی ہیئت وصورت پر دیکھنا چاہتا ہون یہہ کہکر یہہ سب صاحب گاڑی پر سے اُترے اتنے مین بلیکواچ پلٹن کا ایجٹن آگیا اُس نے اس جماعت کو تمام لین کی سیر کرائی - امیر نے عام طور سے تمام لین کو معائنہ فرمایا اور اس کے بعد امیر نے فرمایا کہ مین اس پلٹن کے ایک گورہ کو معہ اُسکے تمام سامان کے دیکھنا چاہتا ہون پس فوراً ایک گورہ کے تمام اسلحہ اور سامان وغیرہ لگادیا گیا امیر نے اسکی ہر شے کو بڑے غور سے دیکھا اور اپنی واقفیت بہت کچھ ظاہر کی -

یکایک دیکھا کہ آفتاب غروب ہورہا ہے امیر نے آزادی سے کہا کہ اگر یہان کوئی

مسلمان ہو تو شاہ افغانستان کے ساتھ نماز پڑھے۔ اسوقت ایک چھوٹی سی جماعت فراہم ہوگئی اور ایک طرف تھوڑی دور جاکر نماز پڑھی۔ بعد ازان امیر نے ایک گورہ کو ہاکی کھیل کی لکڑی لیجاتے دیکھکر پوچھا کہ اسکے ہاتھ مین یہہ کیا شے ہے جواب دیا گیا کہ یہہ ہاکی کھیلنے کی لکڑی ہے۔ پوچھا یہہ کھیل کیونکر ہوتا ہے۔ اسوقت اچھی طرح سمجھانے کے لیے ایک گیند منگوایا گیا۔ جب گیند آیا تو امیر نے کہا کہ لکڑی لاؤ مین تو آزمایش کرون یہہ کہکر لکڑی سے گیند پھینکا۔ اسوقت سارجنٹ کی خوش جمال بی بی دکھائی دی امیر نے پوچھا کہ یہہ کون ہے۔ بیان کیا گیا کہ یہہ سارجنٹ کی زوجہ ہے۔ امیر نے کہا کہ مین اس سے کچھ بات کر سکتا ہون۔ اسوقت وہ امیر کی خدمت مین حاضر کی گئی۔ امیر نے مہربانی کے ساتھ اس سے باتین کین۔ اس نے امیر کی باتون کا عمدگی سے جواب دیا۔

قبل روانگی کے ہز مجسٹی نے سرحدی صوبہ مین جو انکی فیاضانہ خاطر و مدارات ہوئی اُسکی قدر و منزلت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ خاص خاص افسرون نے کیسی توجہ کی اور مسٹر کلوس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عمدہ انتظام کا بھی ذکر گیا اور بے تار کے ٹیلیگراف سے دلچسپی ہوئی اسکا اظہار بھی کیا۔

۱۔ ماہ حال کو صبح کی حاضری تناول فرمانے کے بعد دس بجے پندرہ منٹ پر امیر پشاور سے روانہ ہوے۔ امیر کے اکثر ہمراہی اور سامان پہلے سے روانہ ہوگیا تھا اور امیر کا رسالہ اور گھوڑے اور سامان باربرداری ٹرین پر روانہ ہوا۔ گمان تھا کہ افغانی گھوڑے ٹرین پر سوار نہ ہون گے مگر آسانی کے ساتھ سوار ہو گئے۔ چونکہ گھوڑے بہت تھے اس وجہ سے گھوڑون کی خاص گاڑیون کے بدلے انھین برک گاڑیون مین روانہ کرنا پڑا۔

# خورجہ ضلع بلند شہر مین درمیانی مقامات کا نمونہ

پشاور سے امیری فوج کے تین حصے ہو گئے اور ۸ٹاہ چیون کے بھی تین جز کر دیے گئے - منجملہ اِن کے ایک حصہ فوج کا مقام دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے اسٹیشن خورجہ پر مقرر کیا گیا اور امیر صاحب بہادر کا تناول فرمانے کا مقام جلیسر قرار دیا گیا - اور بہت سے درمیانی مقامات فوج اور امیر صاحب کے واسطے ہوے لیکن اِن سب کے بجاے بطور نمونہ خورجہ مقام کے حالات دکھلاے جاتے ہین - قریب قریب کُل درمیانی مقامات مین ایسا ہی ہوا - اِس مقام پر فوجی کھانے کا انتظام ہمارے ضلع کے لایق وفایق ڈپٹی کلکٹر جناب مولوی فضل احمد صاحب ایم - اے کی سپرد کیا گیا اور انکی نیابت مین جزاً انتظام پنڈت چھجو سنگہ صاحب تحصیلدار خورجہ کی سپرد تھا گو مہمانی فوج کے کھانے کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی مگر ڈپٹی صاحب ممدوح و تحصیلدار صاحب موصوف کی حسن انتظامی و خوش لیاقتی کے باعث بہت اچھا اور معقول انتظام رہا - ۰- ماہ حال کو - ۱ بجے کے بعد ایک سپیشل ٹرین آئی جسمین قریب دوسو پچاس آدمی کے اُترے جنگی وردیان نیلی معمولی حیثیت کی تھین اور ہتھیار وغیرہ بھی موجود تھے - انکی پیشوائی جناب مولوی صاحب موصوف نے معہ دیگر معززا صحاب کے اسٹیشن پر کی اِن کے ساتھ انگریزی باجا بجتا ہوا آیا اور بہت سلیقہ اور خوش نظمی کے ساتھ اِن کو کھانا کھلا دیا گیا اور اِن کے ساتھی سائیسون کو ریل گاڑی مین کھانا پہونچا دیا گیا اور گھوڑون کے پانی پلانے کے لئے ضرورت سے زیادہ بہشتیون کا انتظام تھا انکی روانگی کے بعد بارہ بجے کے درمیان دوسری ٹرین آئی جسمین پانچسو کے قریب سوار معہ اپنے افسرون کے تھے - انکا استقبال بھی مولوی صاحب نے نہایت اعزاز و افتخار کے ساتھ کیا آگے آگے خوش آواز انگریزی باجہ بجتا ہوا آیا اور پیچھے پیچھے فوجی حصہ فوجی قواعد کرتا ہوا آیا - فوراً بہشتی لوگ مشکین بھر بھر کر فوجی گھوڑون کو پانی پلانے کے لئے ریل گاڑی پر پہونچے

فوج کی وردیاں مختلف رنگ کی تھیں ان مین سے کچھ مسلح تھے اور کچھ خالی ہاتھ - گو یہہ فوجی لوگ معمولی اچھے تھے مگر اس قدر مستعد اور جوانمرد سینہ سپر نظر نہین آتے تھے جیسی کہ کابلی فوج کی شہرت ہندوستان مین تھی یا شہنشاہ کے دوست بادشاہ افغانستان کی فوج ہونی چاہیے - انکی آمد بہت اچھے طریقے سے ہوئی سڑک کوٹ پیٹ کر بہت درست کرادی گئی تھی اور اسپر چھڑکاؤ بھی کرادیا گیا تھا اور گڈھے پڑنے یا خاک اڑنے کا انتظام یہانتک روا رکھا گیا تھا کہ ضروری جانیوالی سواریان اور مال کی بھرتی کی گاڑیان پچاس پچاس قدم اس راستہ سے جیسیر ہو کر اس فوجی حصہ کی آمد ہوئی ادھر ادھر کھڑی روک دی گئی تھین - یہہ انتظام محض مولوی صاحب موصوف کی دور اندیشی اور حسن لیاقت پر مبنی تھا - اُس میدان مین جس مین مولویصاحب موصوف اور تحصیلدار صاحب کے خیمے نصب تھے بہت سے اور خیمے اور فوجی حصہ کے ٹھیرنے اور کھانا کھانے کے لئے استادہ کرادیے گئے تھے - شاہراہ سے خیمون تک جانیکے راستے بھی ایسے درست کرادیے گئے تھے کہ پختہ سڑکون کو مات کرتے تھے - آراستگی بھی اچھی کیگئی تھی - سرخ سبز کاغذون کی جھنڈیان بھی جا بجا گڑی ہوئی تھین جنسے رونق اور زیادہ ہوگئی تھی گو کھانا بنانے کا انتظام اور لوگون کے تعلق تھا اور اسکے ذمہ دار بھی وہ تھے لیکن تاہم انکے واسطے اشیاء ضروری کا مہیا کرنا مولوی صاحب موصوف کا فرض ٹھیرایا گیا تھا جسکو انھون نے نہایت تجربہ کاری اور ہوشیاری کے ساتھ ادا کیا - انکو اس فرض کی انجام دہی مین تحصیلدار صاحب خورجہ - رائے بہادر سیٹھ نتھی مل صاحب و محمد یوسف خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری چنگی و روساء خورجہ و تھانہ دار صاحب خورجہ و انسپکٹر صاحب حلقہ اور دیگر معززو متمول اصحاب سکنا و روساء خورجہ نے بہت امداد دی - لیکن اس خوش انتظامی مین اول درجہ مولوی صاحب اور دوم درجہ پر تحصیلدار صاحب و تھانہ دار صاحب و انسپکٹر صاحب اور تیسرے درجہ پر دیگر تمام مدد دینے والے اشخاص تعریف کے مستحق ہین

اس فوجی حصہ کے ہمراہ ہمارے ضلع کے سابق لایق ڈپٹی کلکٹر جناب قاضی
عزیز الدین احمد صاحب خان بہادر بھی بحیثیت اٹاچی آئے تھے - فوجی حصہ کا کھانا
کئی درجہ کا تیار ہوا تھا جو سبکو حسب حیثیت کھلایا گیا تھا - کھانا کھانے کے وقت صدہا
لوگ دیہاتی و قصباتی بھی امیری فوج کے لوگون کی صورت دیکھنے کی غرض سے وہان جمع
ہو گئے تھے جسوقت فوجی حصہ کھانے پر بیٹھا تو آگے پیچھے کے تمام تماشائی سامنے آکر ان
لوگون کی صورتین دیکھنے کیلئے آگے بڑھے جنکو پولیس والون نے روکا وہ لوگ کیسے مان
سکتے تھے جو صرف افغانی صورتون کے دیکھنے کے لئے کئی کئی میل سے بھاگے ہوے آئے
تھے اگر وہان آکر بھی حسب دلخواہ فوجی لوگون کی شکلین دیکھنے سے محروم رہ جاتے تو ان سے
زیادہ اور بدقسمت کون تھا - جب وہ نہ مانے تو کانسٹبلان پولیس نے ان پر بیت اڑایا
پولیس کا انتظام اسقدر سختی سے تھا کہ کسی کی خواہش کی کچھ پروا نہین کیگئی یہی وجہ ہے
کہ اخیر دم تک فوجی حصہ کی جانب سے کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی جسوقت
فوج کھانا کھا چکی اسوقت ظہر کی نماز کا وقت بھی ہو چکا تھا بعض اصحاب پابند نماز نے
نماز ادا کی جسکے واسطے مولوی صاحب ممدوح نے پہلے ہی سے نماز کا خیمہ نصب کرا رکھا تھا
بعد ازان اُنکے افسر کی معرفت ان سبکو ایک دوہری لاین مین کھڑا کرکے فوٹو لئے گئے
اسکو ہمارے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ مولویصاحب موصوف کی خوش مذاقی و خوش مزاجی
کا نمونہ سمجھنا چاہئے - مالبعد فوجی حصہ فوجی قواعد کرتا ہوا رخصت ہوا - واپسی کے وقت ۱۶-
ماہ حال کو بھی ۷ بجے شام سے ۱۲ بجے تک کے لئے فوجی حصہ نے وہان قیام کیا جسکے لئے
کھانے و روشنی کا انتظام مولوی صاحب ممدوح ہی کے سر تھا جسکو انھون نے
کما حقہ معقول طریقہ سے کیا اور کسیکو حبہ برابر بھی شکایت کا موقع نہ دیا -

# درمیانی مشاہدات

ہز مجسٹی ۷- ماہ حال کو پشاور سے روانہ ہوکر نوشہرہ کے کیمپ مین داخل ہوے جو روز افزون ترقی پر ہے اور یہان فوجی قواعد دیکھنے کے لئے تھوڑی دیر قیام فرمایا - جیسے ہی نوشہرہ کے اسٹیشن پر ٹرین کو توقف ہوا ویسے ہی امیر نے دیکھا کہ بریگیڈ ریویو کے طریقہ سے صف بستہ ہے جسوقت امیر قواعد دیکھنے کے لئے ٹرین سے اُترے اور شاہی سلامی سر ہوئی تو بہت خوش ہوے اور خوش ہوکر دیکھا کئے وہ بریگیڈ جسمین ہندوستانی رسالے او توپ خانے تھے اور گورہ کی پلٹن اور چار ہندوستانی پلٹنین تھین مارچ پاسٹ کی قواعد کرتا ہوا ہز مجسٹی کے سامنے سے گذرا اور بعد ازان پھر صف آرا ہوکر ریویو کے قاعدہ سے آگے بڑھا - اِس قواعد فوجی سے امیر بہت محظوظ ہوے اور جنرل ولکاکس کمانیر کو طلب کرکے گرمجوشی کے ساتھ اُنکو مبارکباد دی کہ کس خوبی و عمدگی سے قواعد ہوئی ہے پھر شاہی سلامی سر ہوئی امیر گاڑی پر سوار ہوکر روانہ ہوے -

اٹک مین ٹرین پھر ٹھیر گئی اس لئے کہ امیر اٹک کے مشہور پُل کو بھی ملاحظہ فرمائین گو اِس پُل کی اب وہ شہرت نہین رہی جو پہلے تھی مگر تاہم اِس مین ایک خاص اور دائمی امر یہہ ہے کہ دریاے انڈس پر یہہ پُل بہت بلندی پر بنا ہوا ہے جہان دریا کا پاٹ بہت کم اور گہرا ہے اور پانی بہت تیزی کے ساتھ بہتا ہے امیر ٹرین سے اُتر کر جلد جلد پُل پر بڑھے اور دفعتہً پہلے درین سب سے اونچے گرڈر پر چڑھے جو تین فٹ بھی چوڑا نہین ہے اور جابجا قلابے چڑھے ہوے تھے کوئی آہنی تار یا اور ایسی شے وہان نہین ہے جسے انسان پکڑ کر آگے بڑھ سکے ایسے مقام پر جو پانی سے سو فیٹ یا زیادہ اونچا ہے امیر کا چڑھنا نہایت حیرت انگیز اور تعجب خیز تھا - اسپر بھی جلد جلد آگے بڑھتے رہے اور چند لوگ جو دل کے مضبوط اور اپنی طبیعت پر قابو یافتہ تھے امیر کے ساتھ تھے جب اُس مقام پر پہونچے

جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اگر ٹرانی گاڑیان آتی ہون اور اُسی وقت ٹرین بھی آجاوے تو وہان پناہ لیجاوے - وہان سے امیر کھڑے ہو کر پہاڑون اور دریاؤن کی کیفیت اور دریاے انڈس مین زور کے ساتھ پانی بہنے کو دیکھا کئے اور احتیاط کے ساتھ اس امر پر غور کرتے رہے کہ کیسی انجنیری اور استادی سے پُل بنایا گیا ہے امیر بغیر کسی خوف و خطر کے بلاتکلف سر ہنری میکمہن سے باتین کرنے لگے بعد ازان وہان سے واپس آکر ٹرین مین سوار ہوے -

تیسرے پہر تین بجے راولپنڈی مین ٹرین ٹھیری اور امیر ٹرین سے اُترے اُس وقت جنرل اومور کریگ کمانیر فوج ڈویزن راولپنڈی اور اُن کے افسران اسٹاف نے اسٹیشن کے باہر اسپیشل پلیٹ فارم پر استقبال کیا اور ہزمجسٹی تھوڑی دور پاپیادہ چلکر اس کیمپ مین داخل ہوے جو خاص طور سے اس مقام پر بنادیا گیا تھا اور راولپنڈی کی تمام فوج نے ریویو کے طریقہ سے قواعد کی - نوشہرہ کی قواعد سے یہان کی قواعد مین زیادہ عمدگی تھی - شاہی گھوڑ چڑھے توپخانہ کی ایک باٹری اور دسوان ہوزار رسالہ اور کنگز ایڈورڈ زاون کیوگناری کا گیارھوان رسالہ اور جنگی توپخانہ کی دو باٹریان اور سفرمینا کی دو کمپنیان اور کوہی توپخانہ کی تین باٹریان اور سیلون کی ایک باٹری اور دو گورہ کی پلٹنین اور دو ہندوستانی پلٹنین میدان مین ہزمجسٹی کے سامنے موجود تھین تمام فوج نہایت تزک و احتشام کے ساتھ سلامی کے نشان کے پاس سے گذری - قواعد کے بعد گھوڑ چڑھے توپون مین سے دو توپون سے امیر کے سامنے مصنوعی جنگ ہوئی اِس جنگ کے ختم ہونیکے بعد امیر نے قریب جاکر ان توپون کو دیکھا گھوڑ چڑھے توپخانہ مین اب نئی قسم کی توپین آئی ہین -

اسکے بعد چار آئی اور امیر نے فوج راولپنڈی کی سپہگری کی نہایت گرمجوشی کے ساتھ معمول سے زیادہ تعریف کی اور وہان سے روانہ ہوے -

پھر ٹرین منڈرامین ٹھیری جو ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے چونکہ آفتاب غروب ہونے لگا تھا اور امیر کی نماز کا وقت آگیا تھا ٹرین سے قالین نکالکر جلدی اسٹیشن پر بچھائے گئے اور امیر نے قبلہ کی طرف کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور امیر کے کہنے سے بہت سے ہندوستانیون نے جنھین پولیس روکے ہوے تھی شاہ افغانستان کے پیچھے نماز جماعت پڑھی۔

## سرہند مین داخلہ و زیارت و روانگی

۸- ماہ حال کو ایک مشہور ولی اللہ ملقب بہ مجدد الف ثانی کے شکستہ مزار کی زیارت کے لیئے جانے کا ہز مجسٹی نے قصد کیا علی الصباح جب سرہند سے سو میل کے فاصلہ پر امیر نے کھڑکی سے آفتاب کی طرف دیکھا انھین کالے کالے بادل دکھائی دیے تھے اور زمین تر معلوم ہوتی تھی کیونکہ شب کو پانی شدت سے برسا تھا اور اسوقت بھی ہلکا ہلکا ترشح ہو رہا تھا۔ جسوقت ہز مجسٹی کی ٹرین اسٹیشن پر جاکر ٹھیری اُسوقت آفتاب خوب طلوع ہو چکا تھا اور زمین خشک پڑی ہوئی تھی۔ یہہ بہت اچھی بات تھی کیونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جنکی ریاست سرہند پر ہے نہایت زرق برق خیمہ نصب کرایا تھا۔

اگر وہان پانی برستا تو وہ سب خراب ہو جاتا امیر اس مقام پر بارہ گھنٹے قیام کرنیوالے تھے اس کیمپ کی تیاری مین بہت سے مزدورون نے بہت دن تک کام کیا تھا۔ جسوقت سے امیر نے پلیٹ فارم کے سُرخ فرش پر قدم رکھا تھا اور محراب دار دروازہ سے ہوتے ہوے ریاست پٹیالہ کی سنہرے رنگ کی گاڑی مین سوار ہوے جسمین توپ خانے کے گھوڑے جُتے ہوے تھے اور دربار پٹیالہ کے خیمہ کے سامنے اُترے تھے۔ امیر بہت خوش تھے اسٹیشن پر پٹیالہ کی امپریل سروس پلٹن کا ایک گارڈ آف آنر موجود تھا اس نے پریزیڈنٹ ارم کی سلامی دی اور پٹیالہ کے گھوڑ چڑھے توپ خانے نے اکتیس ۳۱ توپون کی شلک سلامی سرکی اور پٹیالہ امپیریل سروس لانسر رسالہ کا ایک اسکواڈرن

ہمراہ رکاب تھا میجر ڈیلیس پولیٹکل ایجنٹ ریاست ہاے پھلکیان اور لالہ گوکل چند قایم مقام وزارت خارجہ پٹیالہ اور سردار عبد الحمید خان اور سردار محمد اشرف خان ناظمان اضلاع پٹیالہ امیر کے استقبال کے لیے حاضر تھے۔ جیسے ہی امیر نے خیمہ گاہ کو رنگا رنگ آراستگی کے ساتھ مزین دیکھا فوراً فرمایا کہ صاحبو تمنے نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ کیا ہے اور ایک مسلمان فرمانروا کی مہمان نوازی بڑی فیاضی کے ساتھ کی ہے۔ جب امیر اپنے خیمہ مین داخل ہوے جسے زردوزی ایوان کہنا چاہئے اور جسمین بہت سی چاندی کی چوبین تھین تو ایک چاندی کے تخت پر نشست کی جو ایک کمرے مین بچھا ہوا تھا اور نہایت پُر تکلف قالین بچھے ہوے تھے اور رسوم کے ساتھ افسران پٹیالہ سے ملاقات کی۔ ان لوگون نے پھر مہاراجہ اور کونسل ایجنسی پٹیالہ کی طرف سے اپنے مہمان کا خیر مقدم کیا اور بعد چندے معمولی گفتگو کے افسران ریاست رخصت ہوآئے اور امیر نے آرام فرمایا۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ اس ارادہ سے کہ امیر کو دو میل کے فاصلہ پر اس زیارت گاہ مین ایک ہی پٹری کی ریلوے پر لیجائین مونوریلوے یعنی ایک پٹری کی ریلوے تیس ہزار روپیہ لاگت لگا کر تیار کرائی۔ کافی آرام کے بعد جب امیر صاحب خیمہ سے باہر آئے تو اس ریلوے کا ملاحظہ کیا کہ پختہ سڑک کی کسی طرف ایک پٹری بچھی ہوئی ہے اور بیچ مین فقط ایک پہیہ کی بہت سی ٹریمکار گاڑیان موجود ہین جنھین ریاست پٹیالہ کی فوجی باربرداری کے خچر کھینچتے ہین۔ اور مونوریلوے کا بہت بڑا چرٹ انکے لئے تیار ہے اور اس مین توپخانے کے گھوڑے جُڑے ہوے ہین۔ مونوریلوے کی کارروائی اور بڑی بھاری بھاری لدی ہوئی گاڑیون کو جنکا $\frac{9}{10}$ حصہ بوجھ اس ایک پہیہ پر ہوتا ہے جو کہ ہر سڑک پر جاسکتی ہین دیکھنے کے بعد اس سبب سے کہ امیر ریلوے کے سفر کی طرف زیادہ راغب نہین ہین۔ ہمارے مہاراجہ صاحب کی اس ضرورت سے زیادہ تکلف سے کنارہ کشی کی اور قرار دیا کہ لینڈو گاڑی پر سوار ہو کر زیارت کو جائین پس مونوریلوے کا چرٹ تو برطرف کیا اور امیر لینڈو گاڑی پر سوار ہو کر زیارت گاہ

میں تشریف لے گئے۔ اس جگہہ امیر نے ایک آب زر سے فارسی خط میں لکھی ہوئی مطلا و مرصع جلد کی کتاب پڑھی جس سے معلوم ہوا کہ وہ مزار پیر شیخ احمد کا تھا۔ امیر حبیب اللہ خان کے پیر شیخ احمد کی نسل سے ہیں۔ ۸۔ ماہ حال کو امیر شب کے وقت سرہند سے روانہ ہوئے وقت روانگی روشنی کا وہ عالم تھا کہ ایک بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا۔

## آگرہ میں وایسرائے کی آمد اور استقبال

۸۔ تاریخ کو صبح کے وقت ہز اکسلنسی وایسرائے بہادر جلوس کے ساتھ آگرہ میں داخل ہوئے اس رسم میں فوجی جلوس کی بہت بڑی ترقی تھی ہز اکسلنسی معہ لیڈی منٹو و لیڈی ایلیٹ و کرنل ڈنلاپ سمتھ پرایویٹ سکرٹری اور چند ممبران پرسنل اسٹاف کے آگرہ فورٹ کے اسٹیشن پر ساڑھے دس بجے وارد ہوئے۔ پلیٹ فارم پر تمام افسر۔ تماشائی۔ حکمران اور روسا وایسرائے کی ٹرین کے آنیکے منتظر تھے۔ مہاراجہ صاحب سیندھیا۔ بیگم صاحبہ بھوپال و مہاراجہ صاحب جیپور۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ مہاراج رانا صاحب دھولپور خاص طور سے اس مجمع میں موجود تھے۔ داخلہ کے وقت معمولی اعزاز کے ساتھ وایسرائے کا استقبال ہوا اور اکیس توپوں کی سلامی ہوئی۔ لارڈ سر جان پرسکاٹ ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ معہ اپنے افسران سٹاف کے ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند معہ فوجی اسٹاف کے۔ سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب۔ وایسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر ایلفرڈ گیسلی کمانیر کمان مشرقی معہ اپنے افسران اسٹاف کے۔ میجر ڈیلی و مسٹر ایلیٹ و مسٹر کالون ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند و راجپوتانہ۔ مسٹر اسٹورٹ فریزر رزیڈنٹ ریاست میسور۔ مسٹر رینالڈز کمشنر قسمت آگرہ۔ مسٹر ہاپکنز مجسٹریٹ آگرہ۔ مسٹر آر ایم ڈین کمشنر محکمہ نمک شمالی ہند۔ افسران ریلوے متعینہ بکار خاص۔ سر لوئس ڈین فارن سکرٹری۔ ہربرٹ رسلی ہوم سکرٹری اور ممبران اسٹاف وایسرائے جو چند روز سے کیمپ میں تھے استقبال

کے لئے حاضر آئے تھے اور نامی گرامی مہمان بھی کیمپ سے پلیٹ فارم پر آئے تھے پلیٹ فارم کے تنگ ہونے کی وجہ سے بڑی کشمکش تھی - اسی وجہ سے وایسرائے کے سامنے لوگون کے پیش ہونے کی رسم مختصر طور سے ادا کیگئی تھی - لارڈ کچنر اور افسران سٹاف کے ساتھ ویسرائے سٹیشن کے باہر سڑک پر تشریف لائے اس مقام پر کنگز رائل رائفل پلٹن کا گارڈ آف آنر صف بستہ تھا ہز اکسلنسی نے اسے ملاحظہ کیا اور جلوس قایم ہوکر چھیپی ٹولہ ڈائمنڈ روڈ اور ٹھنڈی سڑک اور تاج روڈ پر ہوتے ہوے دورہ کے مکان کو روانہ ہوے -

تمام راستہ پر دونون طرف فوج صف بستہ تھی - ڈیڑھ ڈیڑھ قدم کے فاصلہ پر سپاہی تعینات تھا اور گورہ کی پلٹنین اور سکھ پلٹنین اور گورکھا پلٹن اور راجپوت پلٹن اور جاٹ وغیرہ قوم کی بٹالینین موجود تھین - اس جلوس مین رسالون سے بھی کام لیا گیا یہہ داخلہ وایسرائے کا قابل دید تھا - رایفل ڈویزن جو یہان جمع ہے اسکی کثیر فوج تھی - وایسرائی گارڈ پوری تعداد کا جنرل کلیمنٹن کی کمان مین تھا جسوقت ہز اکسلنسی کہین حشم و خدم کے ساتھ جاتے ہین تب یہہ گارڈ دکھائی دیتا ہے - سب سے آگے بیندرھوین کنگ رائل ہوزرز رسالہ کا ایک اسکواڈرن اسکے بعد شاہی گھوڑچڑھے توپخانہ کی ڈی بارٹی تھی پھر پندرھوین ہوزرز رسالہ کے تین اسکواڈرن تھے انکے بعد جنرل کلیمنٹس تھے اسکے بعد ویسرائے کے ہمراہیون کی گاڑیان تھین جلوس کے بیچ مین وایسرائے کا باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کور تھا اسکے بعد گاڑی پر لارڈ و لیڈی منٹو سوار تھین - اس سے پیچھے باڈی گارڈ کا ٹرپ تھا سب کے آخر مین کنگز ایڈورڈز اون کا چھٹا رسالہ تھا - لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کے ساتھ بھی گارڈ تھا - کمانڈر انچیف ہند کے ہمراہ رائل رسالہ کا ایک اسکواڈرن تھا لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ساتھ ایک گارڈ تھا اور یہہ ہی بینڈ دعائیہ گیتین بجاتا جاتا تھا - اور فوج پریزینٹ آرم کی سلامی دیتے جاتے تھے -

جب ہز اکسلنسی ویسرائے دورہ کے مکان مین داخل ہوے تو اکتیس ۳۱ توپون کی

دوسری شلک سلامی سر ہوئی اور برٹش گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔

ایک گھنٹہ مین یہہ سرکاری رسم انجام پائی ہزارون ہندوستانی تماشائی گروہ بند اس جلوس کے دیکھنے کو آئے تھے چھیپی ٹولہ کی سڑک خوب آراستہ کیگئی تھی اور ایک محرابدار دروازہ بنایا گیا تھا۔

برٹش رسالہ اور گھوڑچڑھا توپ خانہ نہایت شائستہ عنوان سے تھا باڈی گارڈ مین نہایت عمدہ عمدہ گھوڑے تھے کیڈٹون کی وردی سفید اور آسمانی رنگ کی تھی اور اُن کے گھوڑے مشکی تھے۔ چھٹے رسالہ کی وردیان تصویر کھینچنے کے قابل تھین تمام روساء جلوس کے عقب مین تھے۔ روسا منقش اور پرتکلف پوشاکین زیب تن کئے تھے اور افسران عمارہ عمدہ وردیان پہنے ہوئے تھے۔

دوپہر سے ایک بجے تک ملاقاتین ہوئین کچھ وقفہ ٹفن کے لئے ہوا۔ بعد ازان پھر ملاقاتین شروع ہوئین اور چار بجے تک یہی کیفیت رہی۔ تیرہ روسا ملاقات کے لئے آئے تھے ہر رئیس کے آنے کے وقت شلک سلامی سر ہوتی تھی اور دورہ کے مکان کے اردگرد چہل پہل تھی۔ اس روز کی رسوم ادا ہوگئین اسکے علاوہ پولو کی بازیان ہوئین آسمان ابر آلود تھا اور ہوا کسی قدر بند تھی۔ شکو ہر آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے اپنے کیمپ مین جماعت ویسرائی کی دعوت کی۔ نامور مہمانون مین لارڈ کچنر۔ سر چارلس ولیڈی ریواز۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ سر ایلفرڈ ولیڈی گیسلی اور سر لوئس ولیڈی ڈین اور جنرل مسٹر ہیری جنرل ولیڈی لاک ایلیٹ اور سر جان ولیڈی اسٹینلی اور سر جیمس ولکاکس اور سر ہرنام سنگھ تھے۔ جابجا قندیلین لٹک رہی تھین احاطہ مین نہایت قرینہ سے جتنی قندیلین روشن تھین بارک کی نمایشی نہر مین روشنی بڑا لطف دکھا رہی تھی۔ ملاقات اور کھانے کے کمرون مین نہایت عمدہ مقناطیسی روشنی تھی خیمہ کے اندر کی آرایش کا ہلکا ہلکا رنگ عجب لطف دے رہا تھا۔ بڑی صنعت اور

استادی سے خیموں کا انتظام کیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ مہمانوں اور میزبانوں کے لئے کس عمدگی اور خوش اسلوبی سے کیمپ بنائے گئے ہیں۔

# آگرہ مین امیر کا داخلہ

۹- ماہ حال کو ہز مجسٹی امیر کابل آگرہ مین داخل ہوئے لیکن افسوس ہے کہ داخلہ کے وقت بارش نے فوج کی وہ تابانی جو مطلع صاف ہونے اور دھوپ نکلی ہونیکے زمانے مین ہوتی کم کردی تھی جسوقت فوج راستہ پر صف بستہ ہونے کے لئے مقرر ہوئی تھی اور اور اپنے کیمپ سے آگے بڑھی تھی اُس وقت کچھ ترشح ہورہا تھا اور گہرا ابر گھرا ہوا تھا اور اندھیرا چھا رہا تھا۔ لیکن نو دس بجے کے درمیان ترشح تھم گیا تھا اور فوج پوری وردی پہنے ہوئے اپنے کام پر حاضر تھی۔ داخلہ کے وقت امیر کے استقبال کا افتخار و انتظام نفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کی حیثیت سے سرجی پی ہوبٹ کی سپرد تھا۔ ہز آنر تیرھوین لانسر رسالہ کے گارد کے ساتھ اسٹیشن قلعہ کو گئے ہز آنر کے پرسنل اسٹاف ہز آنر کے ہمراہ تھے اور اور پلیٹ فارم پر خاص خاص سول افسرس یعنی مسٹر جان اسٹینلی چیف جسٹس- سر ایلفرڈ گیسلی نفٹنٹ گورنر کمانیر مشرقی کمان مع افسران اسٹاف- مسٹر رینالڈز صاحب کمشنر آگرہ- مسٹر کروک شینک ممبر بورڈ آف ریویو- مسٹر راس سکاٹ جوڈیشل کمشنر اودھ- مسٹر ہوس چیف سکرٹری- مسٹر ہوزر فنانشل سکرٹری- مسٹر گریون لیگل رممبرنسر مسٹر سدرلینڈ- مسٹر مکلوڈ سکرٹری محکمہ تعمیرات- کرنل مرے انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات مسٹر ٹرتھوے انسپکٹر جنرل پولیس- لفٹنٹ کرنل ٹامسن کمشنر حفظان صحت- لفٹنٹ کرنل سکیٹ گڈ انسپکٹر جنرل جیلخانجات- مسٹر اٹکنسن اکوٹنٹ جنرل- مسٹر ڈی لافوز ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم- آنریبل منشی مادھو لال اڈیشنل ممبر لیجس لیٹو کونسل و الیسر اریجس لیٹو کونسل ممالک متحدہ- آنریبل رائے بہادر سندر لال وایس چانسلر یونیورسٹی الہ آباد- موجود تھے اور

اودھ کے تعلقہ دار بطور تماشائیون کے تھے اور بہت سے جنٹلمین اور لیڈیان بھی اسٹیشن پر تھین نشان اور پھر یرون سے نہایت خوش اسلوبی سے اسٹیشن سجایا گیا تھا۔ اور پلیٹ فارم پر رائفل بریگیڈ کا ایک گارد آف آنر اس لیئے موجود تھا کہ جیسے ہی امیر ٹرین سے اُتر ین معاً اُن کی سلامی دے ٹھیک دس بجے ٹرین اسٹیشن پر آئی امیر کی گاڑی کے روبرو خاص لین پر ایک ٹرک گاڑی کا ڈیس بنا ہوا تھا سر آرتھر بیگھن اور مسٹر وائز اور میجر وکٹر بروک اور کپتان برڈالڈین میڈیکل سروس پہلے گاڑی سے باہر آئے اسکے بعد افغانی سردار نکل کر دائین بائین صف بستہ ہوئے انکے بعد ہز مجسٹی پوری جنرلی وردی پہنے گاڑی سے اُترے۔ ہز مجسٹی سب سے زیادہ صحیح و تندرست اور خوش و خرم تھے سر جان ہیوٹ نے لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ کی حیثیت سے خیر مقدم کیا ہز مجسٹی نے ہز آنر سے ہاتھ ملایا اور فرمایا کہ اس ملاقات سے مین بہت خوش ہوا ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے سر ایلفرڈ گیسلی اور سول افسرون کو اور بعد ازان جنرل گیسلی نے اپنے ممبران اسٹاف کو ہز مجسٹی کے روبرو پیش کیا اور ہز مجسٹی نے ہر افسر کا کام دریافت کیا انگلش اور فارسی مین گفتگو ہوتی رہی ہر ایک سے مہربانی کے ساتھ ہاتھ ملاتے رہے ہز مجسٹی نے مسٹر کلارک افسر محکمہ فارن کو پہچان لیا جو سنہ ۱۹۰۳ء مین ڈیونیاڈ کی سفارت کے ساتھ کابل گئے تھے۔ اسکے بعد امیر معائنہ کی غرض سے گارد آف آنر کی طرف بڑھے جسوقت سلامی سر ہوئی اُسوقت بینڈ باجہ نے افغانی گیت بجائی جسکو سنکر امیر بہت خوش ہوئے۔ اسٹیشن کے باہر جلوسی گاڑیون کی قطار تھین اور قلعہ کے پشتہ پر بکثرت تماشائی جمع تھے اور سپاہی لوگ قلعہ کے زینون پر سے تماشا دیکھ رہے تھے۔ ہر گارڈ کی فوج مین شاہی گھوڑ چڑھے توپخانہ کی ڈی باٹری تھی اور اٹھارھوان ٹوانہ لانسر رسالہ تھا۔ پہلے اس رسالہ کا اسکواڈرن اپنی نمودی سرخ رنگ کی وردی پہنے ہوئے آیا اسکے بعد باٹری تھی بعد ازان دو اور اسکواڈرن تھے اسکے بعد جنرل گیسلی اور اُن کے افسران اسٹاف تھے یہہ لوگ اُس خاص گاڑی کے روبرو تھے

جسمین امیر اور لفٹنٹ گورنر اور مسٹر واٹر محکمہ فارن سوار تھے دوسری گاڑی مین سر آرنر
میکمہن اور امیر کے خاص خاص سردار اور میجر بروک تھے اسکے بعد گاڑیون پر ممالک متحدہ کے
سول افسر اور امیر کے افسران اسٹاف اور لشکری تھے ہر گروہ کے ساتھ دو دو سردار
تھے انکے بعد اٹھارھوان لانسر رسالہ کا ایک اسکواڈرن تھا پھر امیر کے سوارون کا بینڈ
تھا امیر کے اسٹیشن سے باہر آنے پر اس بینڈ نے دعائیہ گت بجائی ان کے پیچھے باڈی
گارڈ کے طور پر افغانی گھوڑ چڑھے سپاہی تھے جو سرخ و زرد گوٹ کی نیلگون وردیان
پہنے ہوے تھے انکی ریفل بندوقین انکی دوالیون مین پڑی تھین ان مین اکثر استر اخانی
ٹوپی پہنے ہوے تھے اور اپنے کام مین بہت ہوشیار اور چالاک معلوم ہوتے تھے گو ان کے
گھوڑے بھڑکتے تھے مگر سوارون کے قابو مین تھے۔ اس جلوس کے لئے کئی ہزار آدمی سڑکون پر
پہرہ دیتے تھے۔ پریڈ کے میدان کے راستہ پر دورویہ لوگ ہز مجسٹی کے جمال باکمال کی ایک
جھلک دیکھنے کے منتظر تھے مختلف مقامات سے ہر قسم کی سواریون پر سوار ہوکر لوگ آئے
تھے اور موٹر کار اور گھوڑے یکے اور آراستہ گاڑیان اور کرایہ کی گاڑیان سب موجود تھین
اور انکی آمدورفت کا سلسلہ تین گھنٹہ تک رہا اور نہایت جوش اور خوش اسلوبی کے ساتھ
جلوس آگے بڑھا راستہ مین خوشی کے نعرے بلند ہوے ہندوؤن نے امیر پر فرط خوشی
کے اظہار مین پھول برسائے اور خدائے تعالی نے بھی باران رحمت نازل فرمایا۔ اور ہز مجسٹی
نے ہز آنر لفٹنٹ گورنر سے فرمایا کہ افغانستان مین نزول باران رحمت نیک شگون سمجھا
جاتا ہے۔ چونکہ فوج اوورکوٹ پہنے ہوے نہین تھی اس لئے امیر نے بھی اپنا اوورکوٹ نہین
پہنا۔ نہ گاڑی روکی۔ ہز آنر سے باتین کرتے رہے۔ جسوقت امیر اپنے کیمپ مین داخل
ہوے بارش کا تار بندھ رہا تھا۔ ایک برٹش گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور اکتیس توپون
کی شلک سلامی سر ہوئی۔ سر لوئس ڈین فارن سکرٹری اور پرسنل اسٹاف ویسرائے کے
دوسرے افسر اور ممبر سے امیر نے نہایت دوستانہ اخلاق کے ساتھ ملاقات کی اور ضیافت

کا اکیس ہزار روپیہ امیر کی خدمت مین پیش کیا گیا - امیر نے ذاتی طور سے ویسرائے کو ایک پیام بھیجا جسمین تمام امور پر جو آپکے واسطے ہوے اظہار مسرت کیا گیا تھا جسوقت سر ایلفرڈ گیسلی امیر سے رخصت ہونے کو آئے امیر نے فرمایا کہ میرے سبب سے جنرل کو زحمت ہوئی ہے مین ایک سپاہی آدمی ہون آپ کے اور آپکی فوج کے کامون کی قدر کرتا ہون یہان تک کہ اگرچہ گاڑی پر میرا اوورکوٹ موجود تھا مگر مین نے اس خیال سے نہین پہنا کہ فوج لینے اوورکوٹ پہنے ہوے نہین تھی - مین اُن کے ساتھ زحمت مین شریک تھا - بعد ازان برٹش افسر رخصت ہوے -

## ویسرائے سے امیر کی ملاقات اور امیر سے ویسرائے کی بازدید کی ملاقات

۱۰ ماہ حال کو جبکہ ابر گھرا ہوا تھا ہز مجسٹی امیر معہ خاص خاص سردارون کے وائسرائے کے باڈی گارڈ کے ہمراہ اپنے کیمپ سے گاڑی پر سوار ہو کر دورہ کے مکان پر گئے کیمرونین پلٹن اور نوین گورکھا پلٹن کے سپاہی پھاٹک کے پاس سے راستہ پر صف بستہ تھے اور مکان کے پاس کیمرونین پلٹن کا گارڈ آف آنر معہ نشان و بینڈ باجہ کے تعینات تھا - جسوقت امیر روانہ ہوے اُسوقت اکتیس ۳۱ توپون کی شلک سلامی سر ہوئی جسوقت امیر وہان پہونچے اُسوقت باجہ نے افغانی دعائیہ گت بجائی کیمپ ویسرائے کے ایک حصہ کے طور پر جو دو بڑے بڑے شامیانے نصب کیے گئے تھے وہین ہز مجسٹی اور ہز اکسلنسی مین ملاقات ہوئی شامیانہ مین اعلی درجہ کے افسران جمع تھے مثلاً سر جان پریسکاٹ ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ و لارڈ کچنر کمانڈر انچیف - جنرل سر الفرڈ گیسلی معہ مہمانان وائسرائے معہ سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب - لارڈ ڈونلاک - ایڈمرل

ممبران اگزکٹیو کونسل حال وارد آگرہ - سر فرانسس مکلین - سر ہر الڈ ڈین - بہت سے افسران محکمہ پولیٹیکل وافسران اسٹاف فوج باہر کے شامیانہ کے دروازہ پر ہز اکسلنسی ویسرائے نے امیر کا استقبال کیا اور دوسرے شامیانہ کے نیچے دو چاندی کی کرسیاں رکھی ہوئی تھین انمین سے ایک پر ویسرائے اور دوسری پر امیر جلوہ فروز ہوئے - ویسرائے کے دست چپ کی طرف سر لوئس ڈین اور امیر کے دست راست کی طرف سر ہنری مکمہین تھے جب سب بیٹھ چکے تو امیر کے خاص خاص سردار یکے بعد دیگرے آتے گئے اور ہز اکسلنسی سب سے ہاتھ ملاتے گئے - افغانی سردار اور فوجی افسر پر تکلف زری کار وردیان پہنے ہوے اور سینون پر تمغہ لٹکائے ہوے تھے ہز مجسٹی کی استر اخانی ٹوپی مین مرصع بالماس ستارہ بنا ہوا تھا - ہز مجسٹی اور ہز اکسلنسی ویسرائے یکسان جنرل افسر کی وردی زیب تن کئے تھے بعد ازان اشتیاق ملاقات کے اظہار مین افغانی ترجمان کے ذریعہ سے ہز مجسٹی و ہز اکسلنسی کے درمیان غیر معمولی گفتگو ہوتی رہی اور اس کے بعد چار آئی اور پھر امیر و ویسرائے نقل مین شریک ہوے اور پھر کچھ باتین ہوتی رہین - یہہ سین واقعی بہت خوشگوار اور دلکش تھا جب امیر رخصت ہوے تو چلتے وقت اکتیس توپون کی شلک سلامی سر ہوئی -

تین بجے سہ پہر کو ہز اکسلنسی ویسرائے نے ہز مجسٹی امیر سے بازدید کی ملاقات کی جسکے واسطے ویسرائے اپنے دورہ کے مکان سے جلوس کے ساتھ تشریف لائے - جسمین آگے کی گاڑی مین رزیڈنٹ میسور اور راجپوتانہ و وسط ہندوستان مغربی سرحدی صوبہ کے تینون ایجنٹ گورنر جنرل تھے - اسکے بعد مسٹر ایلفرڈ گیسلی اور ایڈمرل پو اور مسٹر ڈنزل اٹیسن اور مسٹر ارل میجر تھے - بعد ازان چیف جسٹس بنگال اور لفٹنٹ گورنر پنجاب و لارڈ کچنر و لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ گاڑیون پر تھے ہر ایک کے ساتھ اسکے اسٹاف افسر اور گارد تھے - ویسرائے کی گاڑی مین سر لوئس ڈین اور امیر کے خاص سردار اور ایک ایڈیکانگ سوار تھے - پیچھے کی گاڑیون مین ویسرائے کے پرسنل اسٹاف

اور مسٹر کلارک ڈپٹی سکرٹری صیغہ فارن اور اس ڈیپوٹیشن کے ممبر تھے جو امیر کے پاس سے آیا تھا۔ دروازہ سے امیر کے کیمپ تک دورویہ افغانی فوج صف بستہ تھی اور اسی فوج کا گارڈ آف آنر تھا۔ جسوقت ویسرائے کی جماعت پاس آئی اُسوقت انھون نے معمولی سلامی دی۔ شامیانہ کے دروازے پر ملاقات کے کمرے مین امیر معہ اپنے ہمراہیون کے منتظر تھے۔ جب ہزاکسلنسی وہان پہونچے اسوقت امیر استقبال کرکے دو ایک منٹ تک باتین کیا کئے بعد ازان دربار کے خیمہ مین لیگئے یہان بھی وہی رسم ادا ہوئی جو صبح کو ہوئی تھی وائسرائے نے اپنے اعلیٰ افسرون اور فوجی اور پولیٹیکل افسرون کو جو ساتھ تھے امیر کے سامنے پیش کیا بعد ازان چار و شیرینی آئی اور مسٹر مولا بخش اتاچی فارن آفس کے توسط سے گفتگو ہوتی رہی۔ امیر نے افسوس کے ساتھ کہا کہ مین انگریزی زبان نہین بول سکتا۔ سولہ برس ہوے جب فقط چار مہینے سیکھی تھی۔ مگر امید ہے کہ ہندوستان سے واپس ہونے پر اچھی زبان بولنے لگونگا۔ بعد ازان امیر نے اپنے باڈی گارڈ کے تین خاص ممبر پیش کئے پھر جلوس قایم ہوا۔ اور ویسرائے کی جماعت اپنے دورہ کے مکان کو واپس آئی۔ جانے اور آتے دونون دفعہ اکتیس اکتیس توپون کی سلامی سر ہوئی۔

## گارڈن پارٹی

بوقت قریب شام ویسرائے اور لیڈی منٹو نے دورہ کے مکان کے خوشنما احاطہ مین گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا بہت سے یورپین اور ہندوستانی نامور اور حکمران و روسا اور درباری اور ہندوستانی افسر وغیرہ جو آگرہ مین تھے سب اس جلسہ مین آئے تھے گو آفتاب نظر نہین آتا تھا مگر یہہ شام کا وقت بہت اچھا تھا۔ روسا زرق برق پُر تکلف پوشاکین اور لیڈیان نفیس نفیس لباس پہنے ہوے تھین۔ پانچ بجے امیر معہ اپنے

چند خاص خاص سردار دہمراہیون کے تشریف لاے ہزمجسٹی نقط انگلش مارننگ لباس جسم مین اور سر پر استراخانی ٹوپی پہنے ہوے تھے - ویسرلے نے لیڈی منٹو اور اپنے دوسرے خاص دوستون سے امیر کا تعارف کرایا - ہزمجسٹی بہت خوش ہوے اور وقت مغرب کے قریب تک ادہر اودہر پھراکئے اور ان لوگون سے باتین کیا کئے - ہزمجسٹی بہت محظوظ ہوے - اس روز کئی ضروری امور بلا تکلف و دقت نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام پاے - ہزاکسلنسی والیسراے نے ہزہائینس نواب صاحب رامپور کو امیر کے سامنے پیش کیا امیر نے ہزہائینس سے مہربانی کے ساتھ گفتگو کی اور ہزہائینس کے اس جواب پر کہ مین پشتو نہین جانتا امیر صاحب نے فرمایا کہ چونکہ آپ پٹھان ہین آپکو پشتو زبان جاننی چاہیے - اسکے بعد بیگم صاحبہ بھوپال امیر کے سامنے پیش کی گئین - امیر نے فرمایا کہ مین نے آپ کے نہایت عمدہ انتظام کے حالات اخبارون مین دیکھے ہین چونکہ آپ عورت ہین لہذا یہہ امر بہت ہی قابل لحاظ ہے - بیگم صاحبہ نے نہایت شستہ زبان فارسی مین جواب دیا کہ یہہ تمام کامیابی برٹش راج کا اقبال ہے - امیر صاحب نے جواب دیا کہ سچ ہے مگر ہر ایک عورت آپ کے موافق نظیر قایم نہین کرسکتی آپ نے فارسی شعر پڑھی ؎

نہ انجیر شد نام ہر میوۂ نہ مثل زبیدہ است ہر بیوۂ

چار نوشی کے بعد مہاراجہ صاحب کشن گڈھ امیر صاحب کی خدمت مین پیش ہوے جنسے امیر صاحب نے پوچھا کہ آپ فارسی بول سکتے ہین مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ سمجھ سکتے ہین مگر آزادی سے بول نہین سکتے امیر صاحب نے کہا کہ وہ انگریزی روسی عربی اور اردو سے واقف ہین اور پشتو فارسی بولتے ہین جنکو غیر زبان سیکھنی منظور ہو انھین آزادی سے غیر زبان بولنی چاہیے - بلا اس خیال کے وہ غلطی کرتا ہے -

بعد ازان کچھ معمولی گفتگو کے بعد جلسہ برخاست ہوا -

# آگرہ کی مختلف سیرین

۱۱ - ماہ حال صبح کے وقت سواے اسکے راجہ نابھ تشریف لاے تھے وہ امیر کی ملاقات کی لیئے آے اور ہز اکسلنسی اُنکی بازدید کی ملاقات کے لیے تشریف لیگیے اور کوئی سرکاری کام نہین ہوا اور صبح کے وقت ہی امیر قلعہ کی سیر کے لیے تشریف لیگیے اور دوپہر کو جامع مسجد مین نماز پڑھنے کے لیے گئے شہر مین امیر کے سلام کے لیئے بہت لوگ جمع ہوے تھے - سہ پہر کو ہز مجسٹی تاج کی سیر کو گئے اور وہان سے پارک مین رونق افروز ہوے وہان ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے ہاکی کے میدان مین کمتانہ کھیل کا انتظام کیا تھا ویسرلے و لیڈی منٹو اور اُن کے ہمراہی دورہ کے مکان سے آئے تھے اور کئی سو مہمان بھی اس کھیل کے دیکھنے کے لیئے آئے تھے معمولی احترام کے ساتھ امیر کا استقبال کیا گیا ہز مجسٹی ایسے وقت تشریف لے آئے تھے کہ پندرھوین ہورار رسالہ کے گورون کی شہسواری مع باجہ کے ملاحظہ فرمائی ایک بلندی پر ایک چھوٹا سا شامیانہ نصب تھا وہین سے امیر معہ اپنے ہمراہیون کے اس کرتب اور ورزش کو دیکھا کئے سُرنگ اور سبز رنگ کے گھوڑون پر نہایت خوبی کے ساتھ شہسواری دکھائی گئی - گھوڑون کے اِدھر اُدھر گھومنے مین بڑی کیفیت معلوم ہوتی تھی امیر اِسے دیکھکر بہت محظوظ ہوے اور مسٹر پیٹین کو اس کام پر مبارکباد دی جیتنے والون مین مندرجہ اشخاص تھے -

نیزہ بازی مین کپتان الیف سیٹ جے - اٹیکس

ٹینڈم گاری ہنکانے مین مسٹر گوکن اول اور مسٹر ڈنکن اسمتھ دوم -

مرد کی آنکھون پر پٹی باندھکر دوڑنے اور عورت کے اپنے فیتہ کی راس کے اسکے سلسلے سے دوڑنے مین کپتان ہیچیٹن اور مس الونس - سیٹی بجانے کی بازی مین لیڈی او بی الیٹ اول -

مس لائل دوم ۔

نائٹ ایٹ ہوم کی بازی مین مسٹر کوکسن اور کپتان اٹکنسن ۔

اسکے بعد لیڈی منٹو نے نہایت خوبصورت انعام تقسیم کئے اس کارروائی سے امیر نے بہت دلچسپی ظاہر کی اور انعام پانے والون سے کچھ باتین کین ۔ اور بعد ازان گاڑی مین سوار ہوکر شہنشاہ اکبر کے ایوان دیکھنے اور شیخ سلیم چشتی کے مزار کی زیارت کے لئے آگرہ سے بائیس میل فتحپور سیکری تشریف لیگئے تھے ۔

## شاہی ڈنر

۱۱۔جنوری کی شبکو ڈنر ہوئی ۱۲۰ مہمان میز پر بیٹھے تھے جسمین علاوہ یورپین معزز عہدہ دارون کے ہندوستانی والیان ملک اُمرا و شرفا حسب ذیل شریک تھے ۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بیکانیر ۔ میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب بہادر ایدر ۔ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور ۔ کنور سر رنبیر سنگھ صاحب پٹیالہ ۔ آنریبل منشی مادھولال صاحب ممبر کونسل ویسرائے ۔ نواب صاحب لوہارو ۔ راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب کے سی ۔ آئی ۔ ای ۔ سردار بہادر بخشی پرتیم سنگھ آنریری ایڈ اڈی کیمپ حضور ویسرائے ۔

بعد ڈنر ختم ہونے کے صاحبان ذیل تقریر کے وقت اور شریک ہوے ۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جیپور ۔ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب دتیا ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشن گڈھ ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بنارس ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ٹیڑھی ۔ ہز ہائینس راجہ صاحب چمبا ۔

نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے ہند لارڈ منٹو صاحب نے امیر صاحب کا جام صحت الفاظ ذیل مین تجویز کیا ۔

یور مجسٹی - یور ایکسلنسی - ہز ہائینسز - مائی لارڈ - جنٹلمین!

آج رات ہمکو اس بات کا فخر ہے کہ ہماری ہمسایہ سلطنت کا ایک قابل حکمران اپنی ذات ستودہ صفات کے ساتھ ہم مین موجود ہے یہہ ہمسایہ سلطنت ہمارا ایک دوست ملک ہے جسکے حکمران کو سلطنت ہند کی پہلی بار سیر و سیاحت کرنے کے موقعہ پر ملک معظم نے دلی خوش آمدید کا پیغام ارسال کیا مین بحیثیت نایب ملک معظم آگرہ کے اس قابل یادگار مجمع پر بڑا فخر کرتا ہون مجکو امید ہے کہ اپنی سیاحت کے دوران مین امیر صاحب بہت دلچسپ مقامات کی سیر کرینگے اور ہمنے جس قدر کوشش اُنکے آرام کے لئے کی ہے وہ کامیاب ہوگی اور جب وہ افغانستان واپس چلے جائینگے تو ہندوستان مین اُنکے دوستون کی بڑی تعداد ہو جاے گی جو اُنکی رعایا اور اُنکی سلطنت کی بہبودی و خوشحالی کی دل سے تمنا کرین گے - اب مین آپ صاحبان سے التماس کرتا ہون کہ ہمارے دوست اور مہمان ہز مجسٹی امیر افغانستان کو خوش آمدید کہکر اُنکا جام صحت نوش کیجیے -

اسکے جواب مین امیر صاحب نے حسب ذیل تقریر کی -

"اس بات کی مجھے نہایت خوشی ہے کہ پہلی بار اپنا وطن چھوڑ کر مین اپنے دوست کے گھر آیا مین تہ دل سے باور کرتا ہون کہ مجکو اور میری سلطنت کو ایک ذاتی دوست مل گیا ہے مین نہایت ممنون ہون کہ میرے دوست وایسرائے نے اور اُن تمام دوستون نے جنسے مین اس ملک مین ملا مجھ سے نہایت دوستانہ برتاو کیا - اے صاحبو اگر آپ سب میرے ساتھ ملکر وایسرائے کا جام صحت نوش کروگے تو مین ممنون ہونگا"

وایسرائے نے دوبارہ تقریر فرمائی -

"ہز مجسٹی امیر صاحب نے جن مشفقانہ الفاظ مین میرا جام صحت تجویز کیا ہے مین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہون اس تقریر سے مجھے امید ہے کہ افغانستان اور ہندوستان دونون

ملکون کے درمیان ہمیشہ دوستی رہیگی اور اس تقریر نے اس دوستی کے وثیقہ پر گویا مہر کردی ہے"۔

اس ڈنر مین تین قسم کے افغانی کھانے تھے جو امیر صاحب کو بہت مرغوب ہین اس وقت والیسرائے کے بینڈ نے دو افغانی گتین بجائین اور جب والیسرائے کا امیر کے جام صحت تجویز کیا تھا اسوقت افغانی دعائیہ گت بجائی تھی اور ہزمجسٹی امیر نے جن لوگون سے بات چیت کی تھی ان مین کرنل اکا نکی فوج جاپان کی بھی تھی - اس ڈنر مین تعلقہ داران اودھ مین سے کسی صاحب کا جو دربار آگرہ کے لئے مدعو ہوے تھے موجود نہوتا باعث حیرت ہے -

## امیر کو تمغہ کا جلسہ

۱۲ - ماہ حال کی شب کو قلعہ کے دیوان عام مین نائٹ کے ہندوستانی تمغون کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جس سے زیادہ تابناک رسم امیر نے نہین دیکھی ہے اُسکا تزک و احتشام بیان نہین ہوسکتا - جب ان تماشائیون کا زرق برق مجمع جسمین یہان آنے کا افتخار حاصل تھا معہ حکمران روسا کے یہان آیا تو بینڈ باجہ نے دعائیہ گت بجائی اور امیر شاہی جلوس کے ساتھ مغربی دروازہ سے تشریف لاے خاص خاص سردار یوری وردیان پہنے ہوے اور سر ہنری میکمہن اور بہت سے یورپین اور ہندوستانی اسٹاف افسر جو ہزمجسٹی کے پاس تعینات ہین ہزمجسٹی کے ہمراہ تھے سر لوئس ڈین نے بحیثیت فارن سکرٹری ہزمجسٹی کو دو تختون مین سے ایک تخت پر لیجا کر بٹھایا جو پر آب و تاب ڈلیس پر بچھے ہوے تھے - ڈلیس کے عقب مین لیڈی منٹو اور ایلیٹ لیڈیان بہت عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس پوشاکین پہنے ہوے آکر تھوڑی دیر تک بیٹھین -

بعد تھوڑی دیر کے ہزاکسلنسی ویسرائے معہ اپنے ہمراہیون کے خاص دروازہ

سے تشریف لاے اور ہندوستانی تمغون نائٹون اور کمپانیون کا جلوس قایم ہوا سب کے آگے عصا بردار سرخ رنگ کی سنہری کارچوبی وردیان پہنے ہوے ویسراے کا ماہی مراتب گدیون پر رکھے ہوے ہاتھون پر لیئے ہوے تھے بعد ازان انڈر سکرٹری فارن مسٹر گیرٹل گدیون پر تمغون کی علامتین لئے ہوے تھے اور سر لوئس ڈین بحیثیت سکرٹری تمغہ جات ہند جبہ پہنے ہوے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے ہوے تھے اسکے بعد انڈین امپائر کے دو کمپانین اور اسٹار آف انڈیا کے دو دو کمپانین اور دونون تمغون کے نائب کمانڈر ایک ایک اور نائب گرینڈ کمانڈر ایک ایک کرکے آگے بڑھے مگر نائٹ گرینڈ کمانڈرون کے عقب مین دو دو غاشیہ بردار تھے آخر مین ہز اکسلنسی ویسراے گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند کا تمغہ لگاے اور جبہ پہنے ہوے تشریف لاے اسٹاف افسر دو پیج (جنمین سے ایک ہز اکسلنسی کا چھوٹا صاحبزادہ تھا) ہز اکسلنسی کے ہمراہ تھے - یہہ لوگ مندرجہ ذیل ترتیب سے تھے -

کمپانین انڈین امپائر -

میجر آر ای گمرسٹن - سردار بہادر ارجن سنگہ - لفٹنٹ کرنل ڈبلیو اے واٹسن - آنریبل راے سر رام بہادر - مسٹر ایچ آر سی ڈابس - میجر سی - بی رالنسن - میجر آر برڈ - راجہ رامپال سنگہ صاحب - میجر سی ڈبلیو واڈنگٹن - راجہ پرتاب بہادر سنگہ صاحب - مسٹر ای - ایچ ایس کلارک - مسٹر سی ایچ اے ہل - میجر اے ڈی بیرمین - میجر ایچ ہڈسن - نواب فتح علیخان صاحب قزلباش - راو بہادر منشی بالمکند داس صاحب - دیوان بہادر راو بہادر شام سندر لال صاحب - میجر ایچ ایل شاورز - راو بہادر پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب - مسٹر ایچ - ایس ٹیلر - مسٹر ایس ایم فریزر - مسٹر سڈنی پریشٹن - کرنل سردار اوصاف علیخان صاحب - صوبہ دار میجر سردار خان صاحب - خان بہادر فریدون جی خاورجی - تاراپوروالہ - مسٹر ایچ مارش - میجر ڈی اوروس کپل - راے بہادر دھنپت راے صاحب -

لفٹنٹ کرنل ایچ کے سی بی - میجر کنور سر پرم سنگہ صاحب - لفٹنٹ کرنل ایس جے ٹامسن - مسٹر ایچ سی فرارڈ - راجہ بلونت سنگہ صاحب مقام آوا - کرنل ایچ آر ڈ ایمینیڈ مسٹر الیف ای ڈ مٹر - مسٹر آر ایم ڈین - رانا دلیپ سنگہ صاحب مقام گھاٹ منشی حافظ عبد الکریم صاحب - میجر جان فیر ز اسمتھ وی سی - سردار شیر احمد خان صاحب رائے مہتا پنا لال صاحب مقام اودے پور - ٹھاکر بیجو سنگہ صاحب مقام دھولپور

کمپانین ستارہ ہند

آنریبل مسٹر ای سی کالون - ایچ ایچ رسلی کے سی آئی ای سی ایس آئی - سر ہرالڈر سٹورٹ کے سی وی او سی ایس ای - نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان صاحب مقام پہاسو - آنریبل میجر ایچ ڈیلی - آنریبل سر ہاروی انڈسن نائٹ سی ایس آئی سر جے پی ہیوٹ کے سی ایس آئی سی آئی ای - آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک سینک راجہ محمد تصدق رسول خان صاحب -

نائٹ کمانڈر انڈین امپائر

میجر سر آرٹر ہنری میکمہن کے سی آئی ای سی ایس آئی - راجہ سر ہرنام سنگہ صاحب آنریبل سر فرانسیس میکلین نائٹ کے سی کے سی آئی ای - نواب لوہارو - مہاراجہ صاحب سر رامیشر پرشاد سنگہ صاحب بہادر مقام گڑھولہ

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند

ہز ہائینس راجہ صاحب چمبا - آنریبل لفٹنٹ کرنل سر ایچ اے ڈین - ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بیکانیر ہز ہائینس راجہ صاحب ٹیڑھی - آنریبل سر چارلس ریواز - ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بتیا

نائٹ کمانڈر انڈین امپائر

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پربھو نراین مقام بنارس - ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال - جنرل سر الفرڈ گیسلی کے سی - آئی ای - کے سی بی

## نائٹ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند

ہز ہائینس راجہ صاحب نابھ جی سی ایس آئی جی سی آئی ای - ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب ایدر جی سی ایس آئی کے سی بی اے ڈی سی - رائٹ آنریبل لارڈ ونلاک جی سی ایس آئی جی سی آئی ای کے سی بی - ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار جی سی ایس آئی جی سی آئی وی جی سی وی او -

جس مقام پر عطائے تمغہ کی کارروائی ہونے والی تھی اس کمرے کے دروازے پر تمام جلوس پہونچا اسوقت ٹرمپٹ بجائے گئے اور باجہ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی اسوقت تک کہ تمغون کے نائٹ اور کمانڈر دائین بائین پھر کر اپنے گرینڈ ماسٹر کو اس وقت آداب بجالاے جب وہ ان مین ہوتے ہوے تخت پر گئے ہندوستانی تمغے عطا کرنے کا خاص جلسہ شروع ہونے کے قبل فارن سکرٹری نے شاہ اڈورڈ کا ایک خاص فرمان پڑھنے کی وایسرائے سے اجازت طلب کی جسمین امیر افغانستان کو نائٹ گرینڈ کراس موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ مقرر کرنے کی وایسرائے کو اجازت دی گئی تھی - فرمان مذکور کے پڑھنے کے بعد سر لوئس ڈین نے وایسرائے کو دیا اور لارڈ کچنر جی سی بی اور لفٹنٹ جنرل سر جارس ایجرٹن جی سی بی کو مدد کے لیے مدعو کیا کیونکہ وہ اس تمغہ کے ممبر تھے - اور امیر کو تخت پر سے لے گئے اور جلوس کے ساتھ وایسرائے کے پاس لاے - ہز مجسٹی لارڈ منٹو کو آداب بجالاے - وایسرائے نے ہز مجسٹی کو کالر اور تمغہ پہنا دیا اور ستارہ کو اسکے مقام پر لگایا اور فرمایا -

"شاہ وشہنشاہ ہند کی طرف سے ہز مجسٹی کے حکم سے مین آپکو باتھ کا معزز تمغہ پہناتا ہون ہز مجسٹی نے نوازش سے آپکو اس معزز تمغہ کا نائٹ گرینڈ کراس مقرر کیا ہے"-

اسوقت پھر امیر وایسرائے کو آداب بجالاے -

اسکے بعد فارن سکرٹری نے جدید نائٹ گرینڈ کراس کا مندرجہ ذیل خطاب بیان کیا

"ہز مجسٹی سراج الملتہ والدین امیر سر حبیب اللہ خان نائٹ گرینڈ کراس نہایت معزز تمغہ باتھ و نائٹ گرینڈ کراس نہایت نامور تمغہ سینٹ میکل سینٹ جارج امیر افغانستان و مضافات افغانستان"

اسکے بعد امیر وائسرائے کے داہنی جانب تخت پر اپنے مقام پر واپس آئے۔

بعد ازان کرنل آرتھر فیر کوڈیس کے پاس اس لئے لے گئے کہ وئسرائے انھیں تیسرے درجہ کا آرڈر آف دی باتھ تمغہ عنایت کرین۔

اسکے بعد شاہ کے خاص حکم سے مندرجہ ذیل رئیسون و سردارون اور جینٹلمینون کو تمغے دیے گئے۔

نائٹ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند - سر جان پرسکاٹ ہیوٹ

کمپانین ستارہ ہند

آنریبل مسٹر جے ایم ہوسس - مسٹر ایل اے - ایس پورٹر - سردار بہادر سردار گورکھ سنگھ - آنریبل مسٹر جے ڈبلیو وائٹ

نائٹ گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر - ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بیکانیر

نائٹ کمانڈر انڈین امپائر - مہاراجہ سر بھگوتی پرشاد سنگھ صاحب تعلقہ بلرامپور - سر ربٹ ہوپ رسلی -

کمانڈر انڈین امپائر

مسٹر ایل ترن اینگر - مسٹر سی آر کلیولینڈ - مسٹر ٹی - آر جے وارڈ - آنریبل ملک عمر حیات خان صاحب - مسٹر جے ایچ ڈوپولی - لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جے ڈنڈی - آنریبل مسٹر ابراہیم رحمت اللہ آنریبل پنڈت سندر لال صاحب رائے بہادر - لفٹنٹ کرنل اے ایچ گلیڈ ونیو کوسن - مسٹر ای - لے ڈورن - میجر ڈبلیو ایس سی کیمبل - مسٹر پوسٹر -

مختلف تمغون کی رسوم مختلف طریقہ سے ادا ہوئین اور ستارہ ہند کے تمغے عطا کرنیکے بعد وایسرائے اس ہال سے چلے گئے تھے اور پھر پوشاک بدلکر جلوس کے ساتھ انڈین امپائر کے تمغے دینے کے لئے واپس تشریف لائے تھے۔ جب جلسہ کا تمام کام ہوچکا اور گرینڈ ماسٹر اور نائٹ اور کمپانین دیوان عام سے چلے گئے تھے تو تماشائیون کی کثرت ہوگئی تھی اسلئے کہ جو لوگ عطائے تمغہ جات کے جلسہ مین آنیکے مجاز نتھے وہ آگئے تھے اور پھر قلعہ کے خاص محل کو گئے وہان ہز اکسلنسی وایسرائے نے ایوننگ پارٹی کا جلسہ کیا اور آخر مین سپر کھانے کی دعوت ہوئی۔

## آگرہ مین قواعد

آگرہ اور اُسکے گردنواح مین معمولی فوج کے تیس ہزار فوج خیمہ زن تھی چنانچہ ۱۳ ماہ حال کی صبح کو انمین سے اکثر فوج نے مقام کھربا مین ریویو کے طریقہ سے قواعد کی موسم بہت اچھا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور دھوپ کی تمازت کم ہوگئی تھی گرد و غبار بھی بارش ہوجانے سے دب گیا تھا۔ یورپین اور ہندوستانیون کا بہت بڑا انبوہ تھا اور محفوظ مقامات مین لوگون کی کشمکش تھی گو فوج اور عوام کو آگرہ سوڈا اسٹیشن والے ہی ایک رستہ سے جانا آنا پڑا مگر کسی طرح کی کوئی ابتری و بدنظمی نہین ہوئی۔ ہزارون سواریان اور چند موٹر کار گاڑیان پریڈ کو گئین مسٹر بریلی کی نگرانی مین پولس کا بہت اچھا انتظام تھا فوجی اردلیون نے بھی بہت مدد دی تھی دس بجے تک تمام تماشائی جمع ہوگئے تھے فوج ایک بہت بڑی صف مین تھی جسکا رخ جنوب و مشرق جانب تھا کسی قدر خفیف نسبت سے تمام فوج تو دکھائی نہین دیتی تھی لیکن یہہ معلوم ہوتا تھا کہ تینون طرح کی فوج امیر کے اعزاز مین یہان بہت عنوان شایستہ کے ساتھ جمع ہوئی ہے۔ ٹھیک دس بجے ۲۰ منٹ پر ہز اکسلنسی

میں ان مین تشریف لائے آگرہ روڈ اسٹیشن پر ایک جلوس قایم ہوا تھا پہلے وایسرائے کے باڈی گارڈ کے ترپ آئے بعد ازان امپریل کیڈٹ کور آے - کرنل سر پرتاب سنگہ اور میجر کیمبرن ان لوگون کے آگے آگے تھے - یہہ لوگ اپنی خوشنما وردیون کے لحاظ سے تصویر کھینچنے کے قابل تھے - کیڈٹ وایسرائے اور امیر کے آگے آگے تھے امیر و وایسرائے جنرلی وردی پہنے ہوے سبزہ گھوڑون پر سوار تھے لارڈ کچنر اور افسران اسٹاف معہ افغانی کمانڈر انچیف اور سرداران اور افسران اور جاپانی اٹاچی کے ان کے پیچھے تھے - امیر کے باڈی گارڈ کے بارہ سوار عمدہ عمدہ ٹٹوون پر سوار تھے پھر وایسرائے کے باڈی گارڈ کا ایک ترپ تھا جیسے ہی جلوس سلامی کے نشان کے نیچے پہونچا ویسے ہی اکتیس توپون کی شلک سلامی سر ہوئی اسکے ساتھ ہی فوج کے عقب سے جنگی غبارہ جسپر سگنلنگ افسر سوار تھے بلند ہوا - وایسرائے نشان کے نیچے اپنے مقام پر آکے کھڑے ہوے انکے بائین جانب امیر تھے اور لارڈ کچنر قریب تھے عقب مین اسٹاف افسر صف آرا تھے پس قواعد شروع ہونے کا حکم ہوا - جنرل سر ایلفرڈ گیسلی فوج کی کمان کرتے تھے جنرل مارکور اور ان کے اسٹاف افسر مارچ پاسٹ مین فوج کے آگے آگے تھے پھر سلامی کے نشان کے نیچے کے لوگون مین آکر شریک ہوے رسالہ کے ترپ قدم بقدم گذرے شاہی گھوڑ چڑھے توپخانہ کی ڈی این او باڑی آگے آگے تھی اور رسالہ کا ڈویزن میجر جنرل اٹکسن کے زیر کمان عقب مین تھا - بعد ازان تمام رسالون کے سب بینڈ باجے عقب مین عمدہ عمدہ گتین بجارہے تھے اسکے بعد مندرجہ ذیل ترتیب سے رسالے گذرے -

سترہوان لانسر رسالہ - اکتیسوان لانسر رسالہ - پانچوان رسالہ - پہلا رائل ڈریگون رسالہ - چھٹا رسالہ - نوان ہاؤسنز ہارس رسالہ - پندرھوان ہوزار رسالہ - اٹھارھوان ٹوانہ لانسر رسالہ - پہلا لانسر یعنی اسکنر ہارس رسالہ - چودھوان مرے جاٹ لانسر رسالہ -

ان رسالون کی نیلی اور سرخ رنگ کی وردیون سے بڑا لطف معلوم ہوتا تھا - اسکنرز ہارس رسالہ کی شوخ زرد رنگ کی وردی ایک اور ہی رنگ دکھارہی تھی - مہاراجہ سیندھیا گوالیار اس رسالہ کے آنریری کرنل اسکے آگے آگے تھے اس ڈویزن مین اکثر نیزہ بردار سوار تھے جسوقت اسکواڈرن بہ اسکواڈرن سوار سامنے سے گذرے انکی برچھیون کی سفید و سرخ بیرقین عجب سمان دکھارہی تھین اسکے بعد جنگی توپخانہ کی چھ باٹریان آئین خوبصورت عمدہ و چالاک تھین بعد ازان ہاوٹزر توپون کا ایک بریگیڈ آیا پھر برٹش کوہی توپخانہ کی دو باٹریان آئین جنگی توپین بہت مضبوط اور عمدہ چھکڑون پر تھین بعد ازان بھاری توپون کی دو دو باٹریان سامنے سے گذرین جنگی ہر توپ مین آٹھ آٹھ گھوڑے جتے ہوئے تھے پھر سب سے بھاری توپ خانہ آیا جس سے زیادہ ہندوستان مین کوئی توپخانہ نہین ہے اسکی توپون مین فی توپ چھ چھ بیل جتے ہوئے تھے یہہ آہستہ آہستہ سامنے سے گذرے رڑکی سے کرنل سینڈیا کے زیر کمان سفر مینا کی چار کمپنیان آئی تھین یہہ توپخانہ کے پیچھے پیچھے سامنے سے گذرین - اس کے بعد رسالون کے بینڈ بجنے موقوف ہوے اور بائین طرف ہٹکر پیدل فوج کے بینڈون کو جگہہ دی ارمین کیمرن پلٹن کے پائپر بڑے نمودی تھے - پیدل فوج کا ساتوان ڈویزن میجر جنرل ہنری کے زیر کمان آگے بڑھا اور جیسے ہی رائفل ڈویزن دوہری کمپنی کے قاعدہ سے بڑھا ویسے ہی باجہ نے نہایت تیزی کے ساتھ عمدہ گت بجائی چونکہ ہندوستان مین کسی نے پریڈ پر تین رائفل بریگیڈ نہین دیکھے تھے اسی وجہ سے جب بارہ بٹالین سامنے سے گذرین تو بڑی دلچسپی ظاہر کیگئی اُنیسوان بریگیڈ جنرل اسٹیین کے کمان مین تھا آرمین کیمرونین پلٹن اور رودم کنگز رائل رائفل بریگیڈ تھا بیسوین پلٹن کرنل وِٹنڈ ٹال کی کمان مین اور اکیسوین پلٹن کرنل ہال کی کمان مین تھی - ان پلٹنون مین فقط گورکھا سپاہی تھے - مقدم الذکر مین دسوین گورکھا پلٹن کی دوسری بٹالین اور تیسری اور

ساتوین گورکھا پلٹنون کی پہلی اور دوسری بٹالینین تھین اور اکیسوین پلٹن مین نوین گورکھا پلٹن کی اول و دوم بٹالین اور اڑتالیسوین پانیر پلٹن ڈویزنل فوج تھی یہہ ڈویزن میدان مین قابل فخر تھا - آٹھوان ڈویزن جنرل سرای لاک الیٹ کے زیر کمان تھا اسمین بائیسوان بریگیڈ جنرل ولکوپنپ کی کمان مین تھا اسمین سامرسٹ پلٹن اور اکسفورڈ پلٹن اور ڈرہم پلٹن اور ولش فیوزیلر پلٹن کی تین بٹالینین تھین - فیوزیلر پلٹن کے آگے اس پلٹن کا بکرا تھا جسکے گلے مین چاندی کی زنجیر پڑی ہوئی تھی - تیسوان بریگیڈ جنرل جے ای ہنٹر کی کمان مین تھا اسمین آٹھوین راجپوت پلٹن اور دسوین جاٹ پلٹن اور چوبیسوین پنجاب پلٹن اور نوین بھوپال پلٹن تھی چوبیسوان بریگیڈ جنرل ڈیلی کی کمان مین تھا اسمین تیسری برہمن پلٹن اور سترھوین پلٹن اور پینتیسوین سکھ پلٹن اور چوتھی راجپوت پلٹن تھی اور بارھوین لانسر پلٹن ڈویزنل فوج تھی نوین بھوپال پلٹن تو خاکی وردی پہنے ہوے تھی اور باقی سب پلٹنین سرخ رنگ کی وردیان پہنے تھین بس جنرل سنہری کی سبز وردی کے مقابلہ مین بہت ہی اچھا معلوم ہوتا تھا -

پس اس صورت سے اول مارچ پاسٹ ختم ہوا دوسرا مارچ پاسٹ بھی بہت کیفیت کا تھا گھوڑ چڑھے توپخانہ اور رسالے گھوڑون کو پوئی دوڑاتے ہوے نہایت خوبی کے ساتھ سامنے سے گذرے سترھوین لانسر رسالہ نے عمدہ طریقہ سے سامنے سے گذرنے مین ناموری حاصل کی اور پانچوان اور ہارڈسن کا رسالہ بھی اس خوبی کے ساتھ گذرا - شاہی گھوڑ چڑھا توپخانہ بھی گھوڑون کو خیز دوڑاتا ہوا حسب معمول نہایت خوبی سے گذرا - اسکے بعد پیدل فوج ڈویزنون کے قاعدے سے سامنے سے گذرین ہندوستان مین بریگیڈون کی پریڈ پر یہہ کیفیت دوبارہ اسی طرح دکھائی گئی جیسی میدان جنگ مین ہوتی ہے - دیکھنے والون نے بہت تعریف کی اسوقت تک توپ خانہ اور رسالہ اپنے مقام پر پہونچگیا تھا بس وہان سے وہ گھوڑون کو ڈلکی دوڑاتا ہوا نہایت خوش اسلوبی کے

ساتھ سامنے سے گذرا اور نہایت خوبی کے ساتھ قواعد ہوئی امیر و ولیسرائے گھوڑون پر سوار جنرل سرائے گیسلی سے کچھ تعریفی الفاظ کہنے کے لئے آگے بڑھے بیشک وہ قابل تعریف تھے اسلئے کہ نہایت عمدگی کے ساتھ قواعد کا انتظام ہوا اور کوئی ناگہانی موقعہ نہین ہوا۔ واقعی تمام سین قابل تعریف تھا۔ اور ہز مجسٹی امیر نے تمام قواعد بڑی دلاویزی سے ملاحظہ کی جس قدر فوج سامنے سے گذرتی گئی اسکی سلامی قبول فرماتے گئے۔ اس کے بعد پھر جلوس قایم ہوا ویسرائے اپنے دورہ کے مکان پر اور امیر اپنے کیمپ مین واپس گئے اور اعلیٰ افسرون اور حکمران روسا کے غول بھی اپنے اپنے مقام پر آگئے۔

جنرل سرائے گیسلی نے مندرجہ ذیل حکم نافذ کیا تھا۔

"جنرل کمانیر مشرقی کمان کو ہز اکسلنسی ویسرائے نے حکم دیاہے کہ انکی طرف سے اہل فوج سے اس بات کی قدر و منزلت ظاہر کرین کہ پریڈ پر انکی کیسی شاہانہ صورت تھی۔ اور قواعد کے لئے جو کچھ انتظامات کئے گئے تھے اُن سے ہز اکسلنسی خوشنود ہوے اور ہز مجسٹی امیر افغانستان اور ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف ہند نے بھی اپنی پسندیدگی ظاہر کی ہے"

اسی تاریخ کو سہ پہر کے وقت ہز مجسٹی امیر دوسری دفعہ تاج کی سیر کے لئے تشریف لیگئے یہان بہت بڑی شاہانہ سخاوت اور دلی فیاضی ظاہر کی کہ سبزہ کے میدان مین ایک سارجنٹ کا بہت چھوٹا سا لڑکا کھیل رہا تھا ہز مجسٹی اسے دیکھکر اسکے پاس گئے کر اور مہربانی سے اس سے باتین کرنے لگے چلتے وقت ایک بہت قیمتی مالا اسکے گلے مین پہنا دی

## مصنوعی جنگ و امیر کا فوٹو و پولو کا کھیل

ہز مجسٹی ۱۴ ماہ حال کو موٹر کار گاڑی پر سوار ہوکر مصنوعی جنگ کا ملاحظہ کرنیکے لئے تشریف لے گئے یہہ سواری انکو ایسی دلچسپ معلوم ہوئی کہ اسپر سوار ہوکر ادھر اُدھر بکمال سرعت پھر اکئے جب کھیتون مین ہوتے ہوے جانے کا موقعہ آیا تو گھوڑے پر

سوار ہوے چونکہ میدان کم تھا اس لیے مختصر سی مصنوعی جنگ ہوئی دس رسالے اور گھوڑ چڑھے توپخانہ کی دو باٹریان اور جنگی توپخانہ کی تین باٹریان اس جنگ مین شریک تھین بہت سے شسلکی کارتوس چلے اور بڑا لطف ہوا۔ گھوڑ چڑھے توپخانے گھوڑے دوڑا کر بڑھکر مصنوعی جنگ مین مصروف ہو گئے۔ رسالون نے ایک دوسرے پر دھاوا کیا سوارون نے گھوڑون پر سے اُتر کر دکھا دیا کہ وہ اپنی رفیل بندوقون سے کس طرح کام لے سکتے ہین انکے اس امر سے ظاہر ہوتا تھا کہ رسالے نہایت عمدہ قواعددان تھے رسالون نے تمام کام نہایت جوش کے ساتھ کیے۔

اسکے بعد ہز مجسٹی کیمپ مین فوج دیکھنے کے لیے گئے بہت سے بریگیڈون کو ملاحظہ کیا مختلف کیمپون مین فوجی اعزاز کے ساتھ امیر کا استقبال ہوا ہز مجسٹی نے بہت سی توپون کو نہایت غور سے دیکھا پانچ انچہ تیر کی ایک توپ کی نیر بھی کیگئی تھی جس سے بڑی توپ ہندوستان مین نہین ہے گولہ کی طاقت دکھانے کے لیے ایک درخت اُڑا دیا گیا تھا۔ سوجنیا اور آگرہ کے درمیان جو بے تار کا ٹیلیگراف ہے اسکو بھی ہز مجسٹی نے ملاحظہ کیا یہہ لاج میور ہڈ کے نمونہ کا تھا۔ اسے لدّو خچرون مین بار کرکے چاہے جہان لیجا سکتے ہین الکیسون رسالہ کے لفٹنٹ ڈیگ نے اسکا کام دکھایا۔

اسکے بعد امیر نے غبارہ کو دیکھا امیر اسپر سوار ہونے پر آمادہ ہوے حتی کہ اس کی گاڑی مین بیٹھے اور غبارہ زمین سے چند فیٹ بلند کیا گیا۔ ہز مجسٹی نے ہر امر مین نہایت دلاویزی ظاہر کی اور گمان اسے زیادہ دیر تک کیمپ مین رہے امیر اور اُنکے ہمراہیون اور لارڈ کچنر اور اُن کے اسٹاف افسرون کے گروپ مین فوٹو لیا گیا۔ ہز مجسٹی نے فرمایا کہ جو اشخاص یہان موجود ہین اور اُنکی تصویر کھینچی گئی ہے سب بالا فراد موقع پر اپنے اپنے دستخط کردین اور مین اپنی تصویر دستخط کرکے بھیجونگا۔ فوٹوگراف تصویر کھینچے کا خود امیر نے بندوبست کیا تھا اور سبکو قرینہ سے بٹھایا تھا اول صف مین نوجوان افسر

بیٹھے تھے اور اعلی درجہ کے افسر پشت کی طرف بیچ مین تھے امیر نے فرمایا کہ مین بھی فوٹوگرافر ہون لارڈ کچنر میرا کچھ کام بھی دیکھین گروپ کی تصویر اتارنے مین شاید دو ایک مرتبہ غلطی ہو۔

چونکہ امیر کئی گھنٹہ تک کیمپ مین ہر شئے کو دیکھا کئے اسوجہ سے پولو کا کھیل شروع ہوتے نہین دیکھا جسوقت امیر وہان آئے تھے اُسوقت تک کھیل کے کئی کئی دورہ ہو چکے تھے۔ پندرھوین ہوزار رسالہ نے سنٹرل ہارس رسالہ کے دو گولون کے مقابلہ مین چار گول جیتے تھے ہز مجسٹی امیر سر ہنری میکہن کو ساتھ لئے ہوے موٹر کار گاڑی پر سوار ہو کر یہان تشریف لائے تھے اور ہز مجسٹی کے بہت سے ہمراہی بھی اس گاڑی پر سوار ہو کر آئے تھے ویسیرنگل اسٹیشن مین لارڈ منٹو نے ہز مجسٹی امیر کا استقبال کیا وہان لیڈی منٹو والیٹ لیڈیان اور بہت سے اور مہمان بھی موجود تھے امیر کے آنے کے بعد سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ نے بازی جیتی جو بڑی سرگرمی سے کھیلی گئی تھی۔ امیر نے بہت سے لوگون کے ساتھ یہہ عمدہ بازی دیکھی جس سے زیادہ تمام ٹورنمنٹ مین بازی نہین ہوئی تھی یہہ بازی جانبین سے بڑے جوش کے ساتھ ہوئی تھی۔

## لفٹنٹ گورنر کی طرف سے امیر کی دعوت

۱۴۔ ماہ حال کی شام کو سر جان ہر سکاٹ ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے امیر کے کھانے کی دعوت کی ہز آنر کے کیمپ مین قیمتی قندیلین اور رنگارنگ کے لیمپ روشن تھے چودہ سردار ہز مجسٹی امیر کے ہمراہ تھے ہز مجسٹی سر جان ہیوٹ کے داہنی جانب آکر بیٹھے۔ سر چارلس ریواز اور جنرل اسکاٹ اور لارڈ ونلاک اور سر ہر آلڈین اور سر ہنری میکہن اور سر ای لاک الیٹ اور اسٹاف افسران امیر کے علاوہ برٹش میمبر بھی موجود تھے۔ اور سر لوئس ڈین اور آنریبل مسٹر کروک شینک اور آنریبل مسٹر

رینالڈز اور آنریبل مسٹر راس اسکاٹ اور آنریبل مسٹر سدر لینڈ۔ آنریبل مسٹر ہوز۔ آنریبل مسٹر گریون۔ آنریبل مسٹر ہوس۔ آنریبل مسٹر میکرابرٹ۔ میجر جنرل سر جیمس ولکاکس بریگیڈیر جنرل ملی۔ بریگیڈیر جنرل پارکر اور کرنل کول۔ کرنل انجلو۔ کرنل ڈینسٹڈ ہارٹ۔ کرنل ہربرٹ۔ ڈبلیو جی ماسی۔ اور کرنل اسٹرینج اور کرنل ڈبلیو ٹیمپن اور کرنل پیٹن۔ لفٹنٹ کرنل ٹیگرٹ و کرنل ایس اسی ٹامسن اور کرنل رچرڈسن۔ کرنل جے ایس بون۔ کرنل کینسر کرنل ڈنی۔ کرنل ہیکری۔ لفٹنٹ کرنل ولر۔ لفٹنٹ کرنل ایچ روز نیو کیومین۔ لفٹنٹ کرنل اناگاکی فوج جاپان۔ اور میجر سی ڈیوس۔ میجر ڈی کیمرن۔ میجر اسمال وڈ۔ میجر کرولی۔ میجر گوکسن۔ کپتان آر او پنیلر۔ مسٹر رنٹز۔ مسٹر اٹیکنسن۔ مسٹر ڈابس۔ مسٹر سراون مسٹر ڈیو کین اسمتھ۔ مسٹر ایل سی پورٹر۔ مسٹر ڈی لافوز۔ مسٹر ایل مرسر۔ مسٹر ڈبلیو لے نگ ڈر مسٹر وٹیمپن۔ مسٹر آرتھر راجرز۔ مسٹر ایم ٹرنر اور ڈاکٹر ہینکن مہمان تھے۔ دعوت کے لعد سر جان ہیوٹ نے شاہ و شہنشاہ کا جام تندرستی اور پھر امیر کا جام تندرستی تجویز کیا اور فرمایا کہ آگرہ میں مجھے ہز مجسٹی کے خیر مقدم کا بہت بڑا افتخار حاصل ہوا اور میں بہت خوش ہوں کہ آج رات کو میں نے ہز مجسٹی کی دعوت کی۔ تشریف آوری کے رسومی امور اور سوشل جلسے اب ختم ہونے پر ہیں اور سبکو امید ہے کہ ہمارے مہمان نے آگرہ میں ہر طرح کا لطف اُٹھایا (نعرہ تعریف) اور باقیماندہ دورہ ہند میں پورا پورا لطف و حظ حاصل کرینگے اور دلاویزی ظاہر فرما دیں گے۔ (زور سے نعرہ تعریف)

بڑے جوش مسرت کے ساتھ جام تندرستی نوش ہوا اور بینڈ باجہ نے قومی افغانی دعائیہ گت بجائی۔ ہز مجسٹی امیر جو جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپکے چہرے سے بظاہر مسرت مترشح تھی۔ اسلئے کہ ہز مجسٹی نے فارسی زبان کے نہایت عمدہ عمدہ فقرے فرمائے تھے اور فرمایا کہ آگرہ ایک پرانا شہر ہے مگر میرے نزدیک نیا شہر ہے اس لئے کہ یہاں دوستی کی تجدید ہوئی ہے اور میں اپنے اور اپنی سلطنت کے بہت عمدہ عمدہ دوست

یہان پائے ہین۔ مین آگرہ کی پوری تعریف نہین کرسکتا اُسے مین ہمیشہ بخوشی یاد رکھونگا کیونکہ یہان میرے بہت سے دوست تھے۔(زور سے نعرہ تعریف)

اسکے بعد امیر نمایشی نہر کے گرد کی روشنی دیکھنے کے لئے گئے۔ یہان سب سے زیادہ نمودار ایک ٹرینس پیرنسی تھی جسکا رنگ کبھی آبی اور کبھی سرخ اور یہہ فارسی شعر لکھا ہوا تھا

اے آمدنت باعث آبادی ما ٭ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

ہز مجسٹی بڑی آزادی کے ساتھ افسرون سے باتین کیا کئے۔ اور رائل فیوزیلیر پلٹن کے بینڈ اور پیانو اور بینجو باجہ کی نغمہ سرائی سے محظوظ ہوتے رہے اور بہت خوشی خوشی یہان سے روانہ ہوئے

## آگرہ کی روشنی و آتشبازی

۱۴۔جنوری ۱۹۰۷ء کو امیر کے سبب سے آگرہ مین اچھی روشنی ہوئی جس راستہ سے امیر تشریف لیگئے تھے وہ اور ٹھنڈی سڑک پر بیل ہا میل تک قندیلین روشن تھین۔ قلعہ مین بھی روشنی ہوئی تھی شفق پھولنے کے وقت قلعہ سے دریا پار کی بہت عمدہ کیفیت دکھائی دیتی تھی مغرب کے بعد قلعہ پر لال روشنی جو ہوئی تو اس سے یہہ مراد تھی کہ مسٹر سی ایف براک کمپنی نے دریا کنارے آتشبازی چھوڑنی شروع کی ہر قسم کی آتشبازی عمدہ تھی تاج مین بھی خوب روشنی تھی۔

پہلے تو اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے اکتیس گولون سے شلک سلامی ہوئی ان کے چلنے سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آسمان سے ہیرون اور زمردون کا مینہ برس رہا ہے اسکے بعد چالیس بڑے بڑے بان چھوڑے گئے جنسے مختلف قسم اور رنگ کے ستارے پیدا ہوے۔ جب اٹھارہ انچہ کے بم کے گولے چھوٹے تھے اُسوقت بھی یہی کیفیت نظر آتی تھی۔ ایسے چمیلی کے پھولون کی دو سو فیٹ لمبی ایک چادر پیدا ہوئی تھی۔ اسکے بعد پچیس پچیس انچہ کے بم کے گولے یک لخت چھوڑے گئے جنسے ہر طرف سانپ دوڑتے

ہوے معلوم ہونے لگے اور گویا زمرد و یاقوت کا مینہ برسنے لگا - پھر خاص بانون سے وائٹ پھولون کی کیاریان سی جابجا ہوگئین اور کہین سبزہ کی کیاریان معلوم ہونے لگین - دوسرے گولون سے انواع واقسام کے رنگون کی تین سو فیٹ لمبی ایک چادر پیدا ہوئی کچھ گولون سے موتی سے برستے ہوے معلوم ہونے لگے - کچھ گولون کے چھوٹنے سے ہزاکسلنسی ویسراے اور لیڈی منٹو کے بڑے بڑے مرقع دکھائی دینے لگے کچھ گولون کے چھٹنے سے آسمان پر پھولون کا باغ سا ہوگیا اور صبح صادق کا سواد دکھائی دینے لگا کچھ گولون سے ساٹھ فیٹ کی بلندی پر بڑے بڑے درخت پیدا ہوے کچھ گولون سے شام کا ایسا دھندلکا ہوگیا کچھ گولون سے شترمرغ کے ایک ایک سو اسی فیٹ لمبے پر نکل آے - دوسرے اٹھارہ اٹھارہ فیٹ کے گولون سے لیلی و مجنون کے درخت پیدا ہوے جن پر ہزارون جگنو چمک رہے تھے - اڑتیس انچ والے گولون سے سنہرے پر نکلے اور بادل گھر آیا اور بجلی چمکنے لگی اور فارسی زبان کا ایک لطیفہ دکھائی دینے لگا - کچھ گولون سے جواہر کا ایک بہت بڑا ہار بنگیا اور اڑتیس انچہ کے دو گولون سے ایک آتشی بگولا پیدا ہوا اور گولون مین اور چھوٹے چھوٹے گولے نکلے - اور ہزمجسٹی امیر افغانستان کی ایسی ایک تصویر نمودار ہوئی - اسکے بعد گولون سے گلاب اور وائٹ پھولون کے ایسے گلدستے بن گئے - کچھ گولون سے ایک نیلگون اور چاندی کے رنگ کا ابر پیدا ہوا - اور پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ انچہ کے گولون سے ایک بہت بڑی چادر ظاہر ہوئی اور الہ دین کا جواہر کا صندوقچہ نکلا - کچھ گولون سے آتشی زنبور پیدا ہوے اور ہر رنگ کے پھول نکلے اور شہنشاہی شامیانہ نمودار ہوا - ایک گولہ سے چار ہزار پانچ سو فیٹ مکعب کی ایک آبشار پیدا ہوئی اور بڑے بڑے بانون سے طاوس کے ایسے پر نکلے - اٹھارہ انچہ کے گولون سے سرخ و سنہرے رنگ کا ابر دکھائی دیا - کچھ گولون سے جابجا روشنی ہوئی اور مہتاب کی ایسی چمک معلوم ہونے لگی - کچھ گولون سے ہزمجسٹی شاہ و شہنشاہ ہند اور ہزمجسٹی ملکہ محترمہ کے بڑے بڑے مرقع

دکھائی دیے۔ کچھ گولون سے گیندے اور دوسرے پھولون کے چمن سے بن گئے اور پرستان کا ایسا سماں معلوم ہونے لگا۔

# کیمپ دربار آگرہ کا نظری نقشہ اور فوٹو

ہز اکسلنسی حضور وایسرائے بہادر کا کیمپ مقدم تھا جسمین ۲۷ ڈیرے کوٹھی کے گرد اعلیٰ درجہ کے علاوہ شامیانہ وپال وغیرہ کے تھے جو معزز یورپین مہمانون اور سکرٹریون کے لئے نصب تھے اور تین پھاٹک آمد و رفت کے خوشنما بنے تھے یہہ نٹوگیٹ کے نام سے مشہور تھے۔ یہہ کیمپ تاج گنج سے جنوب کی سمت واقع تھا۔ اسی کے متصل شمال کو اڑتالیس ڈیرون کا کیمپ صوبہ متحدہ آگرہ واودھ کے ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا تھا جسمین ایڈیکانگ اور سکرٹری و اسپیشل ڈیوٹی والے افسر مقیم تھے اور ۲۳ ڈیرون کا کیمپ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف بہادر افواج ہند کا تھا جسمین افسران اعلیٰ و ایڈیکانگ فروکش تھے اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے کیمپ مین نو ڈیرہ اسٹاف اور لیڈیون کے لئے تھے بیس ڈیرے ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کے ایڈیکانگ وغیرہ کے تھے۔ ۲۳ خیمہ کا کیمپ سر ہنری ملکیھن صاحب بہادر کا ہے۔ جنرل سر اے گیسلی صاحب بہادر جی سی آئی ای کے سی بی کا چھ خیمہ کا کیمپ تھا۔ ویسرائے کے کیمپ مین جسمین میجر جنرل کلیمنٹ معہ سات افسرون کے مقیم تھے۔ کمشنر شمالی ہند محکمہ پرمٹ کے کیمپ مین چار ڈیرے نصب تھے۔ دس ڈیرے حضور بیگم صاحبہ بھوپال کے کیمپ مین تھے۔ رانا دلیپ سنگھ والی بگھاٹ کے کیمپ مین سات خیمہ۔ مہاراجہ بیکانیر کے کیمپ مین ۱۷ خیمہ اور مہاراجہ بنارس کے کیمپ مین ۱۲ خیمہ۔ راجا صاحب چنبا کے کیمپ مین چار ڈیرے۔ مہاراجہ صاحب دتیا کے کیمپ مین بیس خیمے۔ علاوہ کوٹھی کے مہاراجہ رانا صاحب دہولپور کے کیمپ مین ۲۶ خیمے اور گوالیار کیمپ مین ۱۲ خیمے۔ مہاراجہ جیپور کے کیمپ مین تیرہ

مہاراجہ کشن گڑھ کے کیمپ مین ۱۰- مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے کیمپ مین چار ڈیرے قلعہ کے روبرو- نواب صاحب بہادر رامپور کا عمدہ پھاٹک بنا تھا اور پندرہ خیمے تھے- نواب صاحب لہارو کا بھی کیمپ چار ڈیرون کا تھا- راجہ صاحب ٹیڑھی کے کیمپ مین چار ڈیرے سترہ خیمون کا کیڈٹ کور کیمپ وایسرائے بہادر کے کیمپ کے پہلو مین تھا- صاحب کمشنر بہادر آگرہ کے کیمپ مین سات ڈیرے- پولیٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ مشرقی کے کیمپ مین بارہ خیمے- یورپین وزیٹر کیمپ مین بانوے ڈیرہ جات تھے- تعلقداران اودھ کے آٹھ کیمپ تھے جن مین بہت سے ڈیرے نصب تھے سرکاری افسران ہندوستانی صوبہ متحدہ کے افسرون کے چھ ڈیرے تھے خطاب یافتہ راجگان و نوابان کے چھ خیمے تھے- غیر ملازم معزز مسلمانان ہندوستانی متوسل گورنمنٹ کے پانچ خیمے- اسی طرح دوسرے روسا ہندوستان کے ۲۳ ڈیرے اور پوسماسٹر جنرل صاحب بہادر ڈاکخانجات کے ڈیرے تھے اور پولس کیمپ دو حصون مین تھا جس مین ۱۱ ڈیرے تھے- ۱۳ ڈیرے کیمپ تار برقی کے گرد نصب تھے- ایسٹ انڈین ریلوے کیمپ مین ۱۲ خیمے اور گریٹ انڈین پنینشولا کیمپ مین دس ڈیرے اور تحتی برو ڈ سنٹرل انڈیا کے چودہ ڈیرہ جات نصب تھے- کیمپ برقی روشنی کے ڈیرون کی تعداد چار تھی- اکیس غدر کے بقیہ افسران انگریز و ہندوستانی ساکنان اضلاع آگرہ ایٹہ- فرخ آباد- مین پوری بھی آئے تھے اور انگریزی اخبارات کے اکثر اڈیٹر و کارسپانڈنٹ بھی شریک تھے-

## آگرہ مین وایسرائے سے امیر کی آخری ملاقات اور امیر کی جانب سے دعوت اور امیر کا اپنی فوج کی نسبت خیال

۲۵- ماہ حال کی صبح کو ہز مجسٹی امیر کابل نے دورہ کے مکان مین لارڈ منٹو و لیڈی منٹو

سے غیر ضابطہ ملاقات کی۔ ہز مجسٹی نے مقام کوتل و افغانستان کے دوسرے مقامات پر
نوٹو لیئے تھے انھین ویسرائے کے پاس اپنے ساتھ لیگئے تھے انھین دکھاکر ان مقامات کے
نقشے تصریحی حالات بیان کیئے اور ایک مصور کی صورت سے اپنا تجربہ بیان کیا۔ اسکے
بعد ہز مجسٹی فتحپور سیکری گئے وہان جاکر کچھ استراحت کی۔ اب یہان کی سیر ہو چکی
ہر امر مین کامیابی ہوئی تھی۔ امیر کا جو استقبال اور شاہانہ احترام ہوا اس سے ہز مجسٹی
بہت خوش و محظوظ ہوے۔ گیارہ بجے دن کے ہز اکسلنسی وایسرائے آگرہ سے کلکتہ کو روانہ
ہوے روانگی پرائیویٹ تھی۔ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ و کمانڈر انچیف ہند اور اعلیٰ
درجہ کے افسر قلعہ کے اسٹیشن پر ہز مجسٹی کے ترخص کے لئے موجود تھے۔

سہ پہر کو امیر نے اپنے کیمپ مین کمانڈر انچیف ہند و لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کے
لئے گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا ہز اکسلنسی و ہز آنر دونون اپنے اپنے اسٹاف افسرون کے
ساتھ اس جلسہ مین شریک ہوے۔ باڈی گارڈ کے افغانی سپاہیون نے بگل کی آواز
پر قواعد اور بندوق فیر کرنے کی ورزشین نہایت عمدگی و چستی و چالاکی سے کین پھر اور
ورزشین دکھائین اور باجہ پر قواعد کی جب بہت بڑی قواعد ملاحظہ فرما چکے تو امیر نے اپنے
سرداروں سے کہا کہ تمنے تو مجھ سے یہہ کہا تھا کہ میری فوج تمام دنیا مین بہت عمدہ ہے اور
مجھے یقین دلوایا تھا کہ ہندوستانی سپاہیون یا سلطنت روس کے سپاہیون سے
میرے سپاہی کہین اچھے ہین ہمیشہ تمنے مجھے یقین دلوایا کہ اگر ہندوستانی اور روسی سپاہی
متفق ہو جائین جب بھی میری فوج کے سپاہی انسے اچھے ہین۔ اب تم کیا کہتے ہو اس
وقت تمھارے منہ مین کچھ جواب نہین ہے تم گونگے ہو گئے کیا کابل کی فوج ایسی ہے جیسی
تمنے ابھی دیکھی ہے وہ کیا اس طرح مارچ کر سکتی ہے اور کیا وہ اس سے عمدہ قواعد دان
ہے اور کیا فوج کابل کی ایسی طاقت ہے باینہمہ یہہ ہندوستان کی منتخب فوج نہین
ہے ایسے ہی نو ڈویزنون مین یہہ کلہم اجمعین ایک ڈویزن ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہندوستان

کی ساری فوج برٹش سلطنت کی تمام فوجی قوت کا ایک جُز ہے دیکھتا ہون کہ برٹش سلطنت کی تمام فوج دنیا کی دوسری فوجی سلطنتون کے مقابلہ مین بہت کم ہے اس بات مین تم کیا کہتے ہو خوب غور کر کے مجھے بہت جلد جواب دو۔

## علیگڈھ مین امیر کا داخلہ اور اُنکی اسپیچ

ہز مجسٹی امیر کی اسپیشل ٹرین آٹھ بجے صبحکو آگرہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے عین معینہ وقت پر علیگڈھ مین داخل ہوئی جسوقت ہز مجسٹی ٹرین پر سے اُترے اُسوقت نواب فیاض علیخان پریزیڈنٹ اور نواب محسن الملک آنریری سکرٹری کالج اور سات متولیون اور ڈاکٹر آرچبالڈ پرنسپل کالج محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج علی گڈھ نے استقبال کیا۔ سر ہنری سکیمن اور مسٹر ایچ ایس ڈانز اور مسٹر کافی بیر کمشنر قسمت میرٹھ اور مسٹر انگرم کلکٹر علیگڈھ اور ڈسٹرکٹ جج اور افسران اسٹاف ان لوگون کے ساتھ تھے اور کئی نامور اینگلو انڈین بھی علیگڈھ مین امیر کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے سر ہنری سکیمن نے پریسیڈنٹ کالج نواب صاحب بہادر کو ہز مجسٹی کے سامنے پیش کیا اور نواب صاحب نے مندرجہ ذیل اشخاص کو پیش کیا۔ نواب سید سعید الدین صاحب - حاجی اسمعیل خان صاحب - خان بہادر مرزا احمد صاحب - مسٹر محمد علی صاحب سی۔ ایس جج مرزا پور - سید اشرف الدین صاحب متولی امام باڑہ ہگلی - محمد حصار خان صاحب ڈسٹرکٹ جج۔

بعد ازان دسوین پنجابی پلٹن کے گارڈ آف آنر کو امیر نے ملاحظہ کیا اور گاڑی پر سوار ہو کر سیدھے کالج کو تشریف لیگئے - کالج کے اسکول کے لڑکے سواری کے ساتھ تھے یہہ سب کالے کوٹ پہنے اور سفید سرخ لگائے تھے اور آٹھوین لانسر رسالہ کا ایک ترپ ہمراہ رکاب تھا اسٹیشن سے کالج تک تمام راستہ مختلف رنگ کے نشان اور پھریرون سے آراستہ تھا کئی سبز اور زرد رنگ کے محراب دار دروازے تھے اور گھنٹہ گھر تک راستہ

مین دورویہ چالیس اسٹینڈ تھے جن پر لوگ بیٹھے تھے ہر سیڈ سٹینڈ چار فیٹ بلند پختہ
چبوترے کا تھا جسپر پچاس آدمی بیٹھ سکتے تھے ان پر خوب سفید ی پھری ہوئی تھی اور
چار ستونون پر ایک شامیانہ کھنچا ہوا تھا اور ہر شامیانہ اپنے اپنے طریقے سے سجا ہوا تھا
بعض شامی چھینٹ کے اور بعض ریشمی کپڑے کے تھے بعض ستون چاندی کی چوبین
معلوم ہوتے تھے بعض برنجی تھے بعض سنگ مرمر کے معلوم ہوتے تھے۔ لعض مین پچے
کاری تھی۔ ہر شامیانہ کے نیچے بہت عمدہ اور نفیس فرش بچھا ہوا تھا اور عمدہ سامان
آرایش تھا ہر شخص رنگ برنگ کے درباری لباس پہنے ہوے تھا - امیر نے اس نئی بات
کو بہت خوشی کے ساتھ دیکھا اس لئے کہ قبل ازین صدہا میل کے سفر مین اس طرح کی
نئی قسم کی روشنی و آرایش نہین تھی - کالج بھی سرخ و سفید رنگ کے نشان اور
پھریرون سے خوب ہر ہفت ہو رہا تھا اور صحن سے اسٹریچی ہال اور کئی عمارتون تک
سایہ دار راستہ پر فرش بچھا ہوا تھا اور نشان اور پھریرے اور چینی قندیلین لٹک
رہی تھین - کالج کے خاص پھاٹک پر امیر کا گارد صف بستہ تھا پچیس متولیون نے
ہز مجسٹی کا استقبال کیا جسمین راجہ نوشاد علی خان صاحب - شمس العلماء الطاف حسین
صاحب - علی محمد صاحب پنشن یافتہ سب جج و محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج - یوسف شاہ
صاحب - حبیب الرحمن صاحب - آئی - سی - ایس جنٹ مجسٹریٹ آگرہ - قاضی
عزیز الدین احمد صاحب اٹاچی امیر - مسٹر نظام الدین صاحب ڈپٹی کمشنر برار - اور
حکیم محمد اجمل خان صاحب اور سید اشرف الدین صاحب متولی امام بارہ ہگلی
مولوی فرخ الدین صاحب پنشن یافتہ جج - نواب احمد سعید خان صاحب دہلوی
نواب وقار الملک صاحب و پٹنہ کے نواب سرفراز حسین خان صاحب - لفٹنٹ
آنریبل ملک عمر حیات خان صاحب سی - آئی - ای متعلقہ ہیجا ہم لانسر رسالہ ٹوانہ اور
اور نواب سید محمد صاحب مداسی - نواب علی حسن صاحب لکھنوی حاجی مصطفی خان صاحب

نواب ناصر حسین صاحب کلکتہ۔ مسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب دہلی بیرسٹر ایٹ لا بھی موجود تھے۔

ہز مجسٹی امیر نے فرمایا۔ مین اس خوشی کی تیاری کو دیکھکر خوش ہوا لیکن اگر مین اسے نہ دیکھتا تو اس سے زیادہ خوش ہوتا۔ اس سے یہہ مراد تھی کہ مین جو آیا ہون تو آپ لوگون کو اپنے روزمرہ کے لباس مین دیکھنا چاہتا تھا نہ کہ روز عید کی حیثیت سے اور مین آپکو کام کرتے دیکھتا اور معمولی حالات سے آپکے کام کی جانچ کرنا چاہتا تھا۔ اسکے بعد امیر نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ جب تک آپ جانچ کے لئے تیار نہ ہوجاتے اسوقت تک آپ شاید میرا آنا پسند نکرتے۔

اسوقت ہندوستان کے نہایت ہی بزرگوار سرغنہ نواب محسن الملک نے عرض کیا کہ گو کوئی شخص کیسا ہی تیار ہو مگر جاڑے کی اندھیری رات کے بعد کون شخص آفتاب کے طلوع ہونے اور دھوپ نکلنے کو پسند نکرے گا۔ امیر نے ہنسکر فرمایا کہ خیر غسل کی کیا ضرورت ہے۔

اسکے بعد امیر آگے بڑھے اور مذہبی گفتگو شروع کی اسپر لوگون کو حیرت ہوئی اور کبھی انھین روک کے دلائل کئے مین امیر نے کبھی اس انداز سے سوال کئے معلوم ہوتا تھا کہ ڈر رہے ہین۔ علم دینیات مین بہت بڑی گفتگو کی اور مذہب اسلام کے ہر فرقہ کے عقائد کی نسبت سوال کئے اور کہا کہ اب سب باتون کو مجھے سمجھانے سے کالج کے متولی نیک دل مسلمان ہین مولوی نہین ہین پس مذہب کے متعلق جتنے سوال کئے گئے تھے ان مین ایک قسم کی بیقراری ظاہر تھی۔ آخر کار ہز مجسٹی معہ اپنے چودہ خاص سردارون کے لٹن لیبریری کے کالج مین خاصہ تناول کرنیکے لئے چلے گئے اور ٹرسٹیون متولیون کو ششدر اور عالم حیرت مین چھوڑدیا۔

ساڑھے بارہ بجے امیر نے کالج ملاحظہ کرنے کے واسطے فرمایا اور نظام میوزیم (عجائب خانہ)

کو ملاحظہ کیا پھر مکڈانل اور ممتاز بورڈنگ ہوس وغیرہ کی سیر کی اور انگلش وارڈ دیکھتے ہوے لاہور وارڈ اور یونین کلب مین تشریف لے گئے وہان سے ایک گھنٹہ کے بعد کالج کے خاص ہال مین آئے اور خاص خاص متولیون سے دوستانہ طریقہ سے باتین کرتے رہے۔ حکیم محمد اجمل خان سے فرمایا کہ مین نے آپکا اور آپکے دادا کا حال سنا ہے آپ دہلی کے مشہور یونانی طبیب ہین۔

جسوقت شمس العلما مولوی الطاف حسین حالی ایک مشہور شاعر کی حیثیت سے امیر کے سامنے پیش ہوے تو ہز مجسٹی نے پوچھا کیا یہہ فارسی گو ہین یا اردو کہتے ہین۔ عرض کیا گیا کہ یہہ فارسی گو ہین اسٹیریچی ہال مین ہز مجسٹی کے سامنے قصیدہ پڑھین گے۔

اسٹاف کالج کے لوگون کو پیش کرتے وقت جنمین شیعہ مجتہد بھی تھے نواب محسن الملک نے عرض کیا کہ علیگڈہ کالج مین شیعہ و سنی دونون بھائی بھائی کی طرح رہتے ہین دونون مین کوئی مذہبی اختلاف نہین ہے۔ یہہ امر مسلمانون کی ترقی کی بہت اچھی علامت ہے۔ امیر نے اسپر خوش ہوکر فرمایا کہ تمام فرقون کا اختلاف دور کرنا چاہئے اور ایک دوسرے کو باہم رنجیدہ نکرنا چاہئے۔ افغانستان ہین مین نے تمام مین گاوکشی موقوف کردی ہے اب اس معاملہ مین علمار کو کیا کرنا چاہئے۔ پھر نواب محسن الملک نے اپنی یہہ خواہش کہ اس کالج کو یونیورسٹی قرار دیا جاے ظاہر کی۔ بعد ازان امیر کو لائبریری مین قران مجید وغیرہ مقدس کتب کی جلدین دکھانے کے لئے لیگئے۔ امیر نے فرمایا کہ مین کتابون کو دیکھنے نہین آیا ہون۔ لڑکون کو دیکھنے آیا ہون۔ یہہ تو مجھے معلوم ہے کہ ان مین کیا کچھ لکھا ہے۔ مین یہہ معلوم کرنا چاہتا ہون کہ لڑکے ان پر کہان تک پابند ہین۔ امیر نے بہت سے امور پر نکتہ چینی کی اور ایک بجے ۵ منٹ پر کالج کی مسجد مین نماز ادا کی۔ بعد ازان امیر نے لڑکون کو پڑھتے ہوے اور مدرسون کو پڑھاتے ہوے ملاحظہ کیا اور لڑکون سے سورہ قران حفظ سنا بعد ازان ایک بہت طولانی اڈریس کالج کی جانب

سے فارسی زبان مین امیر کے روبرو باواز بلند پڑھا گیا جسمین کالج کے تاریخی حالات کا ذکر تھا اور بیان کیا گیا تھا کہ ہندوستان کے مسلمانون کی کیسی ردی حالت ہے اور مسلمان پولٹیکل اور تعلیمی حیثیت مین کیسے پیچھے پڑے ہوے ہین اور یہہ کہ مشہور مسلمان ریفارمر سر سید احمد خان نے تن تنہا کس دلیری اور جسارت کے ساتھ مسلمانون کی جہالت اور تعصب کو دور کرنے کی کوشش کی اور اس زمانہ کے موافق خصوصاً مغربی طریقہ کی تعلیم دینے کے برابر وعظ دیے اور ہندوستان مین یورپین طریقہ سے مسلمانون کو کیسی تعلیمی ترقی ہوئی اور کیسے کیسے فیاضانہ عطیے ہوے۔ خاص طور سے یہہ بھی ذکر تھا کہ گورنمنٹ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ دیتی ہے اور نظام دکن چوبیس ۲۴ ہزار روپیہ سال۔ مہاراجہ پٹیالہ و نواب صاحب مالیر کوٹلہ و نواب صاحب رامپور اور دیگر مستقل مدد و معاون اشخاص کا ذکر تھا اور یہہ کہ پرنس آف ویلز کی یادگار مین اس کالج مین ایک خاص کلاس کھولی گئی جسکے لئے پینتیس ہزار روپیہ آغا خان اور ایک لاکھ روپیہ سر آدمجی نے دیے۔ چونکہ اڈریس بہت طویل تھا ہنوز ختم نہین ہونے پایا تھا کہ امیر نے جو چاندی کے تخت پر بیٹھے تھے اڈریس خوانی روک کر فرمایا کہ مین پرائیویٹ طور سے اسے پڑھ چکا ہون اب وقت زیادہ ضایع نہ کیجیے۔ اسکے بعد امیر صاحب نے اپنی زبان فیض ترجمان سے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

اکثر مردم کہ درباب این کالج قسم قسم سخنہا مے گفتند لاکن آمدیم برلے علم آوری و ما شکر گزاریم از گورنمنٹ انڈیا و اجازت داد این کہ درین کالج کہ اکثر مردم اسلام کہ درینجا آمدہ اند بہ بنیم۔ حالا آمدیم بر سر مطلب۔ امروز کہ ما آمدیم بقسم بسیار درست۔ وانچہ کہ معلوم بود از اصول دین ما سوال کردیم از شاگردان کہ درین کالج بودند شکرے کنم و باز شکرے کنم کہ این شاگردان اخلاق و عقائد اسلامی خود ہمہ خوب و کامل مے دانند۔ و بعد ازین یکے آدمی کہ او شخص بدہن بدگویان را بزبان ہند کند او من خواہم بود۔ ما گاہے نخواہم گفت کہ کسے از علوم یورپ نخواند

بخواند و بخواند و بخوانند - لاکن بعد از تکمیل مسلمانی چنانچہ خود ما در افغانستان یک کالج حبیبیہ بنا کردہ ایم در و سیم اجازت دادیم علوم مغربی را لاکن بعد ازان کہ شاگردان پورا مسلمانی شوند و این شاگردان کہ ما امتحان کردیم ہمہ در اصول اسلام درست و کامل اند لاکن افسوس مے کنم کہ ما امداد مکمل در ینجا کردن نمے توانیم - چونکہ در ملک خود از برائے این کار محتاجیم - سر این و با این ہمہ ما برائے ہمیشہ ہمیشہ ماہے پنجصد روپیہ میدہیم و این نصیحت ما خواہد بود اینکہ طلبا ر مسلمان اول ہمین قدر کہ امروز امتحان کردیم تعلیم مذہبی دادہ شود بعد بہر طرف رو گردانند - گردانند - و حالا یکمشت یکدم من بست ہزار روپیہ کہ این دوام نیست مے دہیم - سلام -

حضرات کہ اینجا حاضر ہستند ہمہ را با مان خدا مے سپارم و وداع مے کنم و حالا بخانہ خود مے روم - امشب با حضرات این کالج کہ بست پنج کس مے باشند باہم نان میخوریم و مے رویم - سلام

جسوقت امیر نے بیس ہزار روپیہ چندہ اور چھ ہزار روپیہ وظیفہ کالج کو دیا حاجی محمد احمد خان نے دس ہزار روپیہ دیا کہ امیر کی آمد مین فقیر کا درجہ کھولا جاوے - نواب سید سردار علیخان صاحب رئیس بمبئی نے سات ہزار کا وعدہ کیا کہ امیر کے نام سے ایک وظیفہ قایم ہو - راجہ نوشاد علی خان صاحب نے تین ہزار روپیہ دیا ہے کہ امیر کے نام سے ایک نارمل اسکول کی عمارت تعمیر ہو - جوناگڈھ کے مشہور ہندو بزرگوار لالہ لابھ شنکر لکشمی داس نے ایک ہزار روپیہ دیا ہے جسکے سود سے ایک وظیفہ قایم کیا جاوے گا جو اُس لڑکے کو دیا جاوے گا جو تحفظ حیوانات اور اتفاق باہمی پر سب سے اچھا مضمون لکھے گا - ہم کہہ سکتے ہین کہ یہہ سب کچھ امیر کی فیاضی کا ہی پر تو ہے -

# امیر کا داخلہ کانپور مین

ہز مجسٹی امیر افغانستان ۱۷ - ماہ حال کی صبحکو کانپور مین وارد ہوے - اسپیشل ٹرین جو آئی تو ٹھنڈی سڑک کے پھاٹک کی طرف چلی گئی وہان ہز مجسٹی آٹھ بجے چار پیکر ٹرین سے اُترے - ہز مجسٹی جودھپور کا بھورے رنگ کا جوڑہ پہنے سر پر سیاہ رنگ کی استراخانی ٹوپی پہنے ہوے تھے - مسٹر میکلم رائٹ صاحب کلکٹر اور مسٹر سی - ایچ ٹڈبال ڈسٹرکٹ جج نے استقبال کیا - اسٹیشن پر فوجی افسر بھی موجود تھے اور کانپور کے نوجوان سوارون کا ایک گارد میجر اڈیمسن کی زیر کمان سفید اور نیلے رنگ کی وردیان پہنے ہوے تھا - پلیٹ فارم خوب آراستہ تھا - سرخ سبز رنگ کی ٹاٹ پٹی کا شامیانہ تھا اور بہت سے نشان پھر رہے تھے فرش کے ایک طرف درختون کے نماندے رکھے ہوے تھے - مشرس ایم - ایکس - ڈی نر دتا نے جو کتبہ لگایا تھا وہ قابل غور تھا جو یہ تھا -

"استراموشے سراج الملتہ والدین امیر افغانستان"

لوگون کے پیش ہونے کے بعد ہز مجسٹی معہ سر ہنری مکمہن اور کئی خاص خاص افغانی سردارون کے کئی ملون اور کارخانون کی سیر کو تشریف لیگئے - نو بجے دس منٹ پر دولن مل کمپنی لمیٹڈ کے کارخانہ مین داخل ہوے - آنریبل مسٹر لے میکرابرٹ اور مل کے اسٹاف افسرون نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا اور انکو تمام کارخانہ کی بہت اچھی طرح سیر کرائی - انجن گھر کے دروازے پر بڑے بڑے فارسی حرفون مین لکھا ہوا تھا -

"قدوم میمنت لزوم حضرت خاکوے سراج الملتہ والدین مبارکباد"

ایک دروازے پر سرخ رنگ کے دوسوتی کپڑون پر سفید اون سے کڑھا ہوا تھا -

"لال املی یور مجسٹی کا خیر مقدم کرتی ہے"

ہز مجسٹی نے پوچھا کہ لال املی کے لفظ سے کیا مراد ہے سمجھایا گیا کہ اس مل کے ایک گوشہ

مین لال لال ملی کا درخت ہے اور وولن کے مالکون نے اسے معرکہ قرار دیا ہے غرض اس مل کے ہر کام اور ہر بات سے امیر از حد محظوظ ہوے اور بعد ازان میسور مل مین تشریف لے گئے جو اعلیٰ درجہ کی سجی ہوئی تھی - داخلہ کے وقت مسٹر ایس ایم جانسن منیجنگ ڈائرکٹر اور افسران آسامان نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا اور کاتنے اور کپڑا بننے کے مقامات کی سیر کرائی اور اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے خیمے اور بہت نفیس دریان علانیہ طور سے طیار کیگئی تھین اور ایک بہت بڑا شامیانہ استادہ کیا تھا وہان مسز سی ایف پوپ کی چھوٹی بیٹی نے ہمراہی منیجنگ ڈائرکٹر و سکرٹری کے امیر کو اُن کی تشریف آوری کی یادگار مین ایک کشتی نذر کی - اسکے بعد امیر انڈیا چیمبر آف کامرس کے مکان مین ٹفن کھانے گئے جہان بہت سے انگریز صاحبان موجود تھے - خاصہ تناول فرمانے کے بعد ہز مجسٹی اور سردار معہ سر ہنری میکمہن اور دوسرے افسرون کے مشرس کوپر ایلین کے کارخانہ کی سیر کو گئے - جس کا وسیع احاطہ خوب سجا ہوا تھا اور افغانی رنگون کا ایک محرابدار دروازہ بنایا گیا تھا اسپر ہز مجسٹی کا خیر مقدم لکھا ہوا تھا بسٹر لٹ کاردالین اور سٹر سدرلینڈ نے استقبال کرکے امیر کو اپنے بہت بڑے کارخانے کی مختلف صنعتون کی سیر کرائی - اس کارخانہ کے کاریگرون نے خود ایک نشان بنوایا تھا - اسپر لکھا ہوا تھا - "مبارکباد" "خوش آمدی" -

امیر نے وہان سے کیمپ مین واپس آکر چاء نوش فرمائی پھر سرکاری زین وساز کے کارخانہ مین جاکر ایک گھنٹہ سیر کی اور ہندوستان کی فوج کے لئے جو مختلف چیزین بنتی ہین انھین ملاحظہ کیا اور تعریف کی - جب وہان سے واپس آئے تو اڈریس وغیرہ پیش ہوے -

ساڑھے چھ بجے ہز مجسٹی نے نمایش گاہ کے خیمون کو ملاحظہ کیا جنمین تمام ساخت چیزین اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی نگرانی مین نمایان کی گئی تھین - میور مل کمپنی کانپور اور کاٹن مل کمپنی کانپور کے بنائے ہوے کپڑے اور وولن مل کمپنی اور نارتھ ویسٹ ٹینری کمپنی کی بنی ہوئی چیزین اور شوگر ورکس کمپنی کانپور کی بنی ہوئی شکر اور گنیجز فلاور مل کمپنی کا پیسا ہوا آٹا اور ایمپائر انجنیری کمپنی کی ساخت اسباب و آلات انجنیری اور شمالی مغربی سوپ کمپنی کا

بنا ہوا صابون اور کانپور برش کمپنی کے بنائے ہوئے برش اور ایس پی جی مشن ورکشاپ کا بنا ہوا آرائشی اسباب نمایان کیا گیا تھا۔ امیر بہت دیر تک نمایش گاہ کی ہر دوکان پر ٹھیرے اور بہت سی چیزین مول لین۔ برش کمپنی کی دوکان پر دوکان کے اسسٹنٹ نے امیر سے عرض کیا کہ ان مین اکثر برش سور کے بالون کے ہین شاید ہز مجسٹی کو انھین چھونے مین کچھ تامل ہو۔ یہ سنکر امیر نے ہنسکر برش پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ اگر تر ہوتا تو بیشک مین ہاتھ نہ لگا دیتا خشک شے چھونے مین کچھ مضایقہ نہین ہے۔ شرس کلبرل کمپنی نے نمایش گاہ کے خیمون مین بہت عمدگی سے مقناطیسی قوت کی روشنی کی تھی۔ ساڑھے سات بجے شام کو امیر یہان سے روانہ ہوے اور رات کو یہان سے اسپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔

## گوالیار مین امیر کا داخلہ اور قیام

۱۸۔ ماہ حال کی صبح کو ہز مجسٹی امیر افغانستان گوالیار مین رونق افروز ہوے مہاراجہ صاحب سیندھیا اور اعلیٰ درجہ کے سرداران اور چیف سکرٹری و پولٹیکل سکرٹری نے حشم و خدم کے ساتھ استقبال کیا۔ بعد ازان یہ سب صاحب ضابطہ سے پیش کیے گئے۔ پلیٹ فارم پر ایک گارد آف آنر صف بستہ تھا اور دوسرا گارد آف آنر پھاٹک پر تھا انھون نے فوراً سلامی دی اور اکتیس ۳۱ توپون کی شلک سلامی سر ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے امیر کو طلائی ہار پہنائے۔ ریلوے اسٹیشن سے ایوان تک ریاست کا ایک رسالہ اور کیڈٹ رسالہ ہز مجسٹی کے جلوس مین رہا اور تمام راستہ پر دو رویہ فوج صف بستہ تھی۔

خاصہ تناول فرمانے کے بعد امیر نے جامع مسجد مین نماز ظہر پڑھی۔ بعد ازان یہ ہر کو فوجی ورزشین ملاحظہ کین اور سوارون کی علیحدہ علیحدہ نیزہ بازیان ملاحظہ کین پھر جھنڈیون سے سگنل کا کام کرتے ہوے دیکھا پچاس آدمی باجے کی آواز پر جھنڈیون کے کام کرتے تھے اور چوتھی پلٹن کی نصف کمپنی کا باجہ پر گدھا نا قابل دید تھا۔ بعد ازان

رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی اس کے بعد تمام فوج مصنوعی جنگ مین مصروف ہوئی اسکی صورت یہہ تھی کہ گویا افسر کمانیر فوج ہند اپنے سامنے قلعہ دریافت کر رہا ہے افسر مذکور نے گرداور بھیجے - وہ گھوڑے دوڑا کر قلعہ کی طرف گئے اور گھوڑون کو ہٹا کر انکی آڑ مین قلعہ کے حالات دریافت کئے - گرداورون کو معلوم ہوا کہ قلعہ پر چینی فوج ہے اس کی گرفتاری کے لئے چینی سوارون کا اسکواڈرن بھیجا - مگر گرداور سوار وہان سے بچکر چلے آئے اسوقت فوج ہند نے بڑھکر قلعہ پر حملہ کیا اور خوب ٹھنی ہوئی جنگ ہونے لگی - انجام مین ہندوستانی جنرل نے قلعہ فتح کر کے اڑا دیا پھر فوج فتح کے باجے بجاتی ہوئی اور چینی سپاہیون کو قید کئے ہوے آئی یہہ قلعہ کا غذ اور لکڑی کا بہت مضبوط اور مستحکم بنا ہوا تھا - اسکے بعد مشعلون کی روشنی مین ٹیکٹو باجہ بجایا اور پانچسو مشعل بردارون نے بڑی پیچیدہ قواعد کی ڈھائی گھنٹہ تک اس سیر کو امیر دیکھکر بہت محظوظ ہوے اور کارروائی ختم ہوئی - اسکے بعد خاصہ تناول کر کے امیر آرام کے لئے تشریف لے گئے -

دوسرے روز صبح کو ہز مجسٹی امیر نے فوج ریاست کی قواعد ملاحظہ کی گھوڑ چڑھا توپ خانہ اور رسالہ اور پیدل تینون طرح کی فوج موجود تھی جو بہت اچھی طرح آراستہ تھی فوج نے نہایت خوبی سے مارچ پاسٹ کی قواعد کی - اسکے بعد ہز مجسٹی شکار کو تشریف لے گئے اور ایک بہت عمدہ شیر اور شیرنی کا شکار کیا جس سے امیر بہت خوش ہوے شب کو ریاست کی طرف سے دعوت ہوئی مہاراجہ صاحب نے شاہ وشہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرنے کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ مین امیر کا جام تندرستی تجویز فرمایا -

یور مجسٹی - مائی لارڈ ڈیوک - سردار اور جنٹلمینو !

جام تندرستی تجویز کرتے وقت مجھے امید ہے کہ مین اپنی اس مختصر تقریر مین اس مستند زبان کا ایک شعر پڑھون گا جس سے ہز مجسٹی کمال درجہ ماہر ہین وہ یہہ ہے کہ ۵

خوشا وقتے وخورم روزگارے ❊ کہ یارے برخورد از وصل یارے

اپنی ریاست کے دار الصدر مین ہز مجسٹی کا خیر مقدم کرنے سے مین بہت خوش و مسرور ہوا مجھے امید ہے کہ جب ہز مجسٹی اپنے ملک مین واپس تشریف لیجاوین گے تو یہان کے مختصر قیام کی خوشگوار یاد اپنے ساتھ لیتے جائین گے مین اپنی طرف سے خیال کرتا ہون کہ یہ نہایت ہی قابل تعریف اور یادگار موقع ہے مین بہت خوش ہوا کہ حکمران رؤساء ہند مین خاص مجھی کو ہز مجسٹی کی تشریف آوری کا فخر حاصل ہوا۔ حضرات اب مین آپکو زیادہ تکلیف نہ دونگا اور آپ سے چاہونگا کہ میرے مہمان ہز مجسٹی امیر افغانستان کا جام صحت نوش کرنے مین آپ حضرات میرے شریک ہون۔

امیر نے کچھ فارسی اور کچھ انگلش زبان مین فرمایا۔

"برٹش گورنمنٹ کا مین ممنون ہون کہ اُسنے مجھے یہان آنے کا موقع دیا مہاراجہ صاحب نے جو میرے ساتھ مہربانی ظاہر کی اس سے مین خوش ہوا گو گوالیار مین میرا قیام مختصر ہے مگر مہاراجہ صاحب نے ایسی مہمان نوازی ظاہر کی کہ اسے مین کبھی فراموش نکرونگا جس دوستانہ طریقہ سے آپ حضرات نے میرا جام تندرستی نوش کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اس طریقہ سے آپ مہاراجہ صاحب کا بھی جام تندرستی نوش کیجئے۔"

اسکے بعد مہمانون کے کیمپ سے اکثر لیڈیان بھی اس جماعت مین شریک ہوئین اور امیر آدھی رات کے بعد تک رخصت نہین ہوے تھے۔ اور ڈیوک وڈچز میچسٹر سے بہت سرگرم مکالمت رہی -- ۲۰۔ ماہ حال کو صبح کے وقت آٹھ نو بجے کے درمیان معہ مہاراجہ صاحب اور اپنے ہمراہیون کے موٹر کار گاڑیون پر سوار ہوکر قلعہ مین گئے اور مان مندر کے دیوان کی سیر کی جو پندرھوین صدی مین راجہ مان سنگھ کے عہد حکومت مین تعمیر ہوا تھا اور جینیون کا ایک بڑا اور ایک چھوٹا سا مندر ساس بہو کے نام سے مشہور ہے اور گیارھوین صدی مین دونون مندر تعمیر ہوے تھے انکو اور تیلی کے ویران مندر کو دیکھا جہان بودھ کی مورت رکھی ہوئی تھی ہز مجسٹی ادوے پھاٹک سے بودھ کی مورت کے پاس گئے اور اسی راستہ سے

واپس آئے اور وہاں سے واپس آکر استراحت فرما ہوئے۔

## دہلی میں داخلہ و کرنال و اجمیر کی سیر

۲۱- ماہ حال کی صبح کو آٹھ بجے ۵ منٹ پر ہز مجسٹی کی اسپیشل ٹرین دہلی میں داخل ہوئی مگر امیر نو بجے کے بعد تک ٹرین سے نہیں اُترے - مسٹر مرک کمشنر اور مسٹر سمفریز ڈپٹی کمشنر اور بہت سے جنٹلمین اسٹیشن پر موجود تھے بیسویں سکھ پلٹن کا ایک گارد آف آنر معہ بینڈ کے حاضر تھا اس نے سلامی دی اور افغانی دعائیہ گت بجائی - امیر بجائے تاف شہر میں تشریف لانے کے موٹر کار گاڑی پر سوار ہو کر قلعہ کو ملاحظہ کرنے چلے گئے وہاں سے اثنا راہ میں مقبرہ ہمایون مقبرہ نظام الدین اور مقبرہ ظفر جنگ کی سیر کرتے ہوئے مینار قطب کو تشریف لے گئے - خانقاہ نظام الدین کے خزانے میں چوبیس اشرفیاں بخارا شریف کے سکے کی ڈالدیں اور ہمایون کے مقبرہ کے ملازمین کو پانچ اشرفیاں دیں ادر باغبان کو جو وہاں صحن آرائی کر رہا تھا تین ساورن عنایت کئے مینار قطب میں جوگمایاجی کے مندر کو چھ سو روپیہ کے ساورن دیے اور ٹرپلانے قلعہ کی مسجد کے صحن میں کنوان بننے کے لئے سو روپیہ دیے اور دیگر فقرا وغیرہ کو اشرفیاں تقسیم کرتے ہوئے دہلی واپس تشریف لے آئے۔

۲۲- ماہ حال کو ہز مجسٹی گروسون و مرغابیون کا شکار کھیلنے کے لئے کرنال تشریف لے گئے - مگر اسی روز واپس آگئے اور شب کو نو بجے پچاس منٹ پر امیر دہلی سے روانہ ہو کر ۲۳ تاریخ کی صبح کو آٹھ بجے پینتیس ۳۵ منٹ پر اجمیر میں داخل ہوئے اور آنریبل ای جی کالون ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ اور صاحب کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر اور دوسرے لوگوں نے استقبال کیا جنمیں رائے بہادر سیٹھ مول چند نیمچند بھی تھے جنکے پرائیوٹ مندر کو امیر دن میں دیکھنے گئے تھے نیمچ سے جو رسالہ کا گارد آیا تھا وہ یہاں موجود تھا - ساڑھے نو بجے ہز مجسٹی موٹر کار گاڑی پر سوار ہو کر خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ کی زیارت کے لئے تشریف لیگئے

بعد ازان ایک پُرانے ہندو مندر اور اڑھائی دن کے جھونپڑے کو دیکھا اور دوپہر تک وہان رہے اسکے بعد درگاہ خواجہ کی مسجد مین گئے اور درگاہ کے طالب علمون کو پانچسو روپیہ عنایت کئے اور خدام درگاہ کو بھی انعام دیے - زان بعد رناساگر کی خوشنما جھیل کے دیکھنے کے لئے گئے اس مقام پر نہایت عمدہ آرایش وزیبایش تھی سنگ مرمر کی بارہ دری مین کئی عربی اشعار لکھے ہوے تھے - اسکے بعد خاصہ تناول کرکے میو کالج مین تشریف لیگئے اور اس وجہ سے کہ اس کالج مین ہندوستانی روسار کے اطفال تعلیم پاتے ہین کالج بہت غور و دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا - پھر ریلوے ورکشاپ کی سیر کو گئے پہلے انجن ساز کارخانے کو پھر گاڑیان بننے کے کارخانہ کو دیکھا جس مقام پر اسپات بنتا ہے اس سے امیر نے نہایت دلچسپی ظاہر کی بعد ازان وہان سے واپس دہلی مین تشریف لے آئے -

۲۴ - ماہ حال کی سہ پہر کو ہز مجسٹی امیر گنیش فلور مل مین تشریف لے گئے پولیٹکل افسر اور مسٹر ڈبلیو ایچ مرک کمشنر اور مسٹر آر ہمفریز ڈپٹی کمشنر ہز مجسٹی کے ہمراہ تھے مل کے اندر و باہر کارخ خوب آراستہ تھا جا بجا فارسی کتبہ تھے مسٹر کشن چند سینیجنگ ڈائرکٹر مل اور لالہ رام نراین رائے بہادر سری کرشن داس لالہ کاشی ناتھ ڈائرکٹران اور مسٹر سرل گڈون منیجر مل نے استقبال کیا - مسٹر گڈون نے ہز مجسٹی کو تمام مل کی سیر کرائی - اس مل کے پسے ہوے آٹے کی پکی ہوئی روٹی کو چکھ کر ہز مجسٹی نے بہت پسند کیا - اپنی معہ ہمراہیون کے تصویر اُتروانے کی رضامندی ظاہر کی اور مشرقی طریقہ سے جو امیر کی خدمت مین پان ڈلی پیش ہوے اسکو معہ شکریہ کے امیر نے قبول فرمایا اور بعد ازان ہندو بسکٹ کارخانہ مین تشریف لے گئے وہان مسٹر رادھا موہن سینیجنگ - ڈائرکٹر و دیگر ڈائرکٹران نے استقبال کیا وہان تمام امور متعلقہ کارخانہ ہذا کو بڑے غور سے امیر نے ملاحظہ فرماکر مسرت ظاہر کی - بعد ازان امیر نے جمنا کاٹن مل کی سیر کی - اہالیان دہلی نے امیر کی آمد پر جا بجا کتبے لگا رکھے تھے - ایک مقام پر یہ کتبہ تھا جو بہت اچھا سمجھا گیا -

| | |
|---|---|
| خوشا وقتے کہ منتو میزبان است | خوش و خوشتر امیرش میہمان است |
| شہ کابل چو رونق بخش دہلی است | مقام شکر و جاے امتنان است |

# امیر کی بقرعید

بقرعید بھی مسلمانون کا ایک سنجیدہ تیوہار ہے اِس موقعہ پر قربانی کرنا لازم ہوتی ہی بکریان تو ہمیشہ کثیر تعداد مین ذبح کیجاتی ہین اور اکثر اونٹون کی قربانیان بھی ہوتی ہین بعض اوقات اور بعض جگہہ گائین بھی جان سے جاتی ہین مگر بمقابلہ بکریون کے بہت کم وہ اِس وجہ سے کہ اِس جانور کو اہل ہنود متبرک اور زیادہ کام کا خیال کرتے ہین اور اس کے اوپر اہل ہنود اور مسلمان بھائیون مین اکثر بلوے وغیرہ بھی ہوجاتے ہین۔ ہز مجسٹی امیر افغانستان کا شروع سے یہہ ارادہ تھا کہ دہلی کی مشہور جہان شاہجہانی مسجد مین نماز جمعہ بعد از نماز عید ادا ہو۔ اِس ارادے کے اظہار پر مسلمین دہلی نے تجویز کیا کہ بجاے اسکے کہ دہلی مین اِس موقعہ پر معمولی طور سے چند گایون کی قربانی کیجاوین شاہ اسلام کی آمد پر کم از کم ایکسو گائین قربان کیجاوین لیکن اسکے مجوزون کو اِس بات کا کچھ خیال نہوا کہ قربانیون کی اِس کثرت پر ہندؤون کا کیا خیال ہوگا کچھ پرواہ نہین کی۔ لیکن جب یہہ معاملہ امیر کے کانون مین پہونچا تو اُنھون نے فرمایا۔

اب سنو اور جو مین کہتا ہون اسکا خوب لحاظ کرو مین فضول نہین کہہ رہا ہون جو کچھ کہہ رہا ہون اُس کو کان دھر کر سنو مین یہان بحیثیت ایک دوست کے آیا ہون اور یہی امید کر رہا ہون کہ بحیثیت ایک دوست کے یہان سے واپس جاؤن۔ دوست کاہے کا اور کن کا اِس فرقہ یا اُس فرقہ کا اور اِس مذہب یا اُس جماعت کا نہین ہر قوم اور ہر فرقہ کے دوست کی حیثیت سے۔ تو کیا تم میرے دشمن پیدا کردو گے کیا تم میرے ان کے درمیان بھگڑا ڈالدو گے۔ جنکے درمیان رہکر مین اپنی سیاحت ختم کرنا چاہتا ہون۔ تم ایکسو گایون کی میرے اعزاز مین قربانی کرو گے۔ تم ایک گاے کی بھی قربانی نکرنے پاؤ گے۔ اور نہ یہہ اور

نہ اِس قسم کا کوئی دوسرا مذہبی امر ایسا کرنے پاؤ گے جس سے بادشاہ ایڈورڈ کی ہندو رعایا کو تکلیف یا رنج پہونچے۔ دہلی یا ہندوستان کے کسی دوسرے مقام مین میرے لئے تم ایسی کوئی بات نکرنے پاؤ گے۔ کیا کافی تعداد کی بکریان نہین مل سکتی ہین۔ کیا قربانی کے لئے کافی تعداد کے اونٹ میسر نہین آتے ہین۔ تم لوگون کے ساتھ جامع مسجد دہلی کو عالیشان عید کرنے جاتا ہون تم وہان اِس قدر بکریان ذبح کر سکتے ہو کہ اُن کا خون دریاے جمنا مین مل جاے ہندوون کو اِسکا کچھ خیال نہوگا لیکن اگر ایک گاے کی بھی قربانی کیجاے گی تو مین تمھاری اور دہلی کی طرف سے ہمیشہ کے لئے مُنہ موڑ لون گا۔ مین دہلی کو صلحمندانہ طور سے جانا چاہتا ہون مجکو شور و شغب کے ساتھ وہان جانا نہین ہے تمکو بحیثیت سچے مسلمانون کے بقرعید کے دن گایون کی قربانی کرنے کا جو حق حاصل ہے اسپر مین کوئی اعتراض نہین کرتا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ۔ قرآن مجید تم سب کے لئے کھلا ہوا ہے مین تمکو کوئی بھی شریعت نہین بتاتا ہون نہ کسی پُرانی شریعت کی تاویل کرتا ہون تمھارے مذہبی مراسم کو خود تمھارے ایمان سے تعلق ہے مین صرف یہہ کہتا ہون کہ مین مہمان ہون اور اپنے میزبانون کے مکان پر رہون مجکو میرے میزبان کے سامنے پریشانی مین نہ ڈالو اور میرے راستہ مین جھگڑون کو نہ پیدا کرو۔

اِسپر اہل ہنود اور رحمدل و صلح پسند مسلمان صاحبون کو بہت خوشی ہوئی اور ہز مجسٹی کی فرزانگی کی داد دینے اور منصفانہ تجویز پر شکریہ ادا کرنے کی غرض سے کانپور مین بصدارت لالہ جگل صاحب۔ آگرہ مین بصدارت راجہ بلونت سنگہ صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ دہلی مین بصدارت راے بہادر لالہ کوھیان سنگہ صاحب۔ مظفر نگر مین باہتمام راے بہادر لالہ نہال چند صاحب۔ مقام آوا۔ جالندھر مین ڈاکٹر پنڈت رام ناتھ کی صدارت مین اور الہ آباد و راولپنڈی وغیرہ مین جلسے منعقد ہوے اور سب مقامات سے شکریہ کی تاریرتیان ہز مجسٹی کی خدمت مین بھیجی گئین۔ جونا گڈھ سے لالہ لابہ شنکر لکشمی داس نے جنکی کوشش حیوانات کی جانین بچانے مین مشہور ہین ہز مجسٹی کی خدمت مین شکریہ کا تار روانہ کیا۔ علاوہ ازین اور بہت سے تار جنین

امیر کے اس عادلانہ فیصلہ کا شکریہ ادا کیا گیا تھا آئے۔ لالہ گوکل چند نایب وزیر خارجہ پٹیالہ کی تار برقی کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر کو اس قصے کا خدشہ پہلے سے تھا اور انھون نے بہت پہلے ہی اس امر پر تجویز صادر کر دی تھی۔ وہ تحریر فرماتے ہین کہ سرہند کے مقام پر جہان کہ مین اور دیگر سرداران ریاست امیر کی مدارات کے انتظام کے لئے تعینات تھے جب امیر زیارت سے واپس تشریف لائے تو ہمسے مخاطب ہوے کہ ہمین امید ہے کہ امسال عید قربان کے روز ہم انشاءاللہ دہلی مین ہون گے اس روز قربانی کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے گو گایون وغیرہ جانورون کی قربانی ہوتی ہے مگر مذہب نے ہمین فقط گایون کی قربانی کرنے پر ہی مجبور نہین کیا ہے بلکہ ہم اسکے بدلے اونٹون اور بکریون وغیرہ کی قربانی کر سکتے ہین ہمارا ارادہ ہے کہ اس مرتبہ ہندوستان کے تمام ہندوون خصوصاً ہنود دہلی کے مذہبی خیالات کے لحاظ سے ہم گایون کی قربانی نکرین ہندوستان مین ہمارے آنے سے ہندو مسلمان دونون کو برابر خوشی ہونا چاہئے کسیکی دل شکنی نہو۔ مین چاہتا ہون کہ دہلی کے ہندوون کو میرے اس عزم کی اطلاع دیجاوے جس طرح مین مسلمان رعایا کے حقوق سمجھتا ہون اسی طرح اپنی ہندو رعایا کے تعلقات کی حفاظت کرتا ہون مسلمین دہلی کی جانب سے اسکا جواب سوا ہان کے اور کیا ہو سکتا تھا اور ممکن ہے کہ اگر ہز مجسٹی امیر انکی تجویز سے اتفاق کرتے تو سینکڑون اہل قلم و صاحب دل اس امر کی تجویز کے محرک پیدا ہو جاتے برخلاف اسکے جب ہز مجسٹی کی جانب سے یکطرفہ ڈگری نہین ہوئی تو مسلمانان دہلی نے جلسہ کر کے یہہ کوشش کی کہ امیر کے ذہن نشین یہہ کرایا جاوے کہ ہز مجسٹی سے ایسی خواہش ہم لوگون نے نہین کی خیر اس سے کیا! تم نے نہ کی سہی تمہارے کسی بھائی نے کی مگر کی ضرور گئی جسپر ہز مجسٹی امیر کو ایسی صلحمندانہ اور منصفانہ تجویز صادر کرنے کا موقعہ ملا۔

ہز مجسٹی امیر ۲۵۔ ماہ حال کو بہ تقریب عید الضحی اپنے مذہبی مراسم مین مشغول ہے چونکہ عید کے دن جمعہ بھی تھا اس لئے دو مرتبہ نماز ادا ہوئی۔ امیر آٹھ بجے صبح کے بعد

گاڑی پر سوار ہوکر صدر بازار کے قریب عیدگاہ کے احاطہ مین تشریف لے گئے چونکہ اس مقام پر پچھتر ہزار مسلمانون کا مجمع تھا اس وجہ سے ہز مجسٹی اور ان کے ہمراہیون کے لئے کافی جگہہ نہ تھی - امیر نے ادب کے ساتھ پانون سے جوتہ اتار کر امام مسجد کے پیچھے نماز پڑھی کوئی قربانی نہین ہوئی - جب ہز مجسٹی نے نماز جامع مسجد مین ادا کی وہان اور بھی زیادہ تعداد کے لوگ شریک تھے دروازون اور صحنون اور زینون پر بڑی کثرت تھی - ان لوگون نے امیر کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا وہان نہ کوئی یورپین تھا نہ کوئی پولیٹکل افسر - امیر کے سپاہیون کا گارڈ آف آنر موجود تھا مسجد مین بڑے اعزاز کے ساتھ امیر داخل ہوے انھون نے اور انکے ہمراہیون نے اپنے اپنے پانون سے جوتے اتار ڈالے داخلہ پر بم کے گولے چھوٹے - اور ایک گھنٹہ تک ہز مجسٹی امیر نے نماز ادا کی - بعدہ اپنے دورہ کے مکان مین واپس آئے -

## امیر کا دربار عید الضحی

ہز مجسٹی امیر کابل نے ۲۵ - جنوری ۱۹۰۷ء کو چار بجے شام کے وقت گورنمنٹ سرکٹ ہاؤس دہلی مین عید الضحی کا دربار منعقد فرمایا جسمین انھون نے ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی کی معرفت چند معزز مسلمان و اہل ہنود کو دربار مین شامل ہونیکے لئے طلب کیا تھا جسمین اصحاب ذیل شریک تھے -

سید احمد صاحب امام جامع مسجد - حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب - نواب احمد سعید خان شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی - نواب فیض احمد خان صاحب خان بہادر ڈپٹی عبد الحامد صاحب - شاہزادہ امیر الملک عرف مرزا بلاقی صاحب مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی - حکیم رضی الدین صاحب - شاہزادہ مرزا فرخندہ جمال صاحب - مرزا محمد علی خان صاحب امیر کونسل ٹونک - رائے بہادر شیو پرشاد صاحب - رائے بہادر ہردھیان سنگھ صاحب - رائے بہادر سر کشن داس صاحب

راے بہادر سیٹھ بہاری لال صاحب - لالہ ایسری پرشاد صاحب خزانچی - راے بشمبر ناتھ صاحب انجنیر - لالہ بالا پرشاد صاحب - پنڈت بانکے راے صاحب مہامہو پادھیا - لالہ ہزاری مل صاحب جوہری -

ہز مجسٹی امیر ایک خوشنما کوچ پر رونق افروز تھے اور داٸین جانب ہز مجسٹی کا اسٹاف پوری یونی فارم مین بیٹھا ہوا تھا باٸین جانب ان درباریون کی کرسیان بچھاٸی گٸین اور تمام صاحبان یکے بعد دیگرے پیش ہوے امیر نے سب کے ساتھ مصافحہ کیا اور اکثر کلمات نسبت عید ادا کیٸے - مولوی حافظ نذیر احمد صاحب نے وقت مصافحہ یہہ شعر عرض کیا جسکو امیر نے متبسم ہوکر سُنا اور خوش ہوے -

عید و عید و عید صرن مجتمعہ وجہ الحبیب و یوم العید و الجمعہ

سبکو ہز مجسٹی نے بکمال شفقت خسروانہ کرسیون پر بٹھایا - راے بشمبر ناتھ انجنیر نے ایک آلہ بشکل چرخی نو ایجادہ جسکا نام آتشکدہ تبلایا پیش کیا اسمین یہہ صفت تھی کہ متحرک ہونے پر بھی آگ اس سے باہر نہین آتی اسکو ہز مجسٹی نے خوشی کے ساتھ قبول فرمایا -

سب صاحبان کے بیٹھ جانے پر فرمایا کہ آج ہمکو شہر دہلی مین اپنے مسلمان بھاٸیون کے ساتھ نماز عید ادا کرنے سے بہت مسرت ہوٸی ہم افغانستان مین ہمارے دربار عید پر ساٹھ ستر ہندوون سے کم نہین ہوتے ہم اُن کو خوشی کے ساتھ اپنے اس دربار مین شامل کرتے ہین - ہمنے اکی مرتبہ گاے کی قربانی موقوف کی ہمکو یہہ منظور نہین ہے کہ خواہ مخواہ ہندوون کی دل شکنی ہو - جس حالت مین کہ قربانی اونٹ بکری دنبہ وغیرہ کی بھی ہوسکتی ہے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ گاے کی قربانی کیجاوے -

مباش درپے آزار و ہرچہ خواہی کن ✤ کہ در طریقت ما غیر ازین گناہے نیست

ہمنے اکثر پڑھا ہے کہ مسلمانون نے گاے کے سر مندرون مین اور ہندوون نے سور ن

کے سر مسجدون مین رکھدے مسلمان ہندو ایک ملک مین رہتے ہین اور گورنمنٹ نے دونون کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے ہندو مسلمانون کے تعلقات ملکی و تجارتی بہت ہین جنمین ایک دوسرے کا نفع ہے دونون فریق کو ہرگز ایسی بات نہین کرنی چاہیے جو ایک دوسرے کی دل آزاری و دل شکنی کا باعث ہو۔ آپ لوگ ہماری رعایا نہین ملازم نہین۔ ہم برادرانہ و اخلاقانہ بہ کہنے کے مجاز ہین کہ آپس مین بہت موافقت کے ساتھ رہنا چاہیے۔ لقولیکہ ؎

گر نباید بگوش رغبت کس  بر رسولان بلاغ باشد و بس

پس ہندو مسلمانون کو مل جلکر رہنا چاہیے اور میری خواہش ہی کہ ہندوستان کے مسلمان گاے کی قربانی بند کردین۔ قرآن مجید مین اسکی قربانی کا کہین حکم نہین ہے حدیث شریف مین بھی کہین نہین۔ مولوی شمس العلما حافظ نذیر احمد صاحب سے فرمایا۔ شما مولوی ہستند بگوئید کہ درکدام جا قربانی گاو را خداے تعالیٰ امر فرمودہ است۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ بہ کسے جا نیست۔

پھر راے بہادر شیو پرشاد صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر کارخانہ ہندو بسکٹ سے فرمایا کہ کل آپ نے ہمکو بہت عمدہ بسکٹ کھلائے اتفاق سے بھوک کے وقت ہمارا جانا بسکٹ کے کارخانہ مین ہو گیا جہان آنکھون اور پیٹ دونون کو راحت ہوئی اگر لوہے یا لکڑی کے کارخانے مین جاتے تو وہان کیا کھاتے۔ اسپر امیر و تمام درباری بہت دیر تک ہنستے رہے۔

ہندو صاحبان نے ہز مجسٹی کے اُنکے کارخانہ جات مین تشریف لاکر عزت بخشنے اور اس قدر اعلیٰ و قیمتی نصائح فرمانے اور روشن خیالی و بے تعصبی کا نہایت درجہ شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ ہم نہ صرف اسی شہر کے اہل ہنود بلکہ تمام ہندوستان کے ہنود اور ہماری آیندہ نسلین اعلیٰ حضرت کے حسن اخلاق اور حسن سلوک کا شکریہ ادا کرتی رہین گی اور اعلیٰ حضرت کے ارشاد کی تعمیل کے واسطے تمام ہندوستان کے ہندو حاضر ہین۔ راے بہادر کیشن داس صاحب نے فرمایا کہ خصوصیت کے ساتھ اس شہر دہلی مین ہندو اور مسلمان ایک ہین اور آپس مین دلی

اتحاد ہے بڑی خوشی اور خوش قسمتی کا موقع ہو اگر کبھی ہمین بھی افغانستان مین حاضر ہونے کا اتفاق ہو۔

پھر ہز مجسٹی نے فرمایا کہ مین کارخانجات کو یہان محض تفریح کے لئے دیکھتا پھرتا ہون اگر بطور سیر دیکھنا چاہون تو ایک گھنٹہ مین کئی کارخانے دیکھے جا سکتے ہین اگرچہ افغانستان مین بھی بہت کارخانے ہین مین یہہ دیکھتا ہون کہ افغانستان مین اور کونسا ایسا کارخانہ قایم کیا جاوے جس سے اپنی رعایا اور ملک کو فایدہ ہو۔

پھر فرمایا کہ افغانستان مین اسلام کی حالت اچھی ہے کوئی شخص ممنوعات شرعی کا ارتکاب نہین کرتا نگرانی کے لئے محتسب متعین ہین۔ بھنگ۔ چرس۔ شراب۔ زناکاری سب قطعاً بند ہین۔ ناچ باجہ کے لئے کوئی بچہ سازندہ بھی میسر نہین آسکتا۔ ہندوون کو بھی اپنے فرایض مذہبی مین جو اسلام کے مخالف نہون پوری آزادی دی گئی ہے ان کے حقوق کی پوری حفاظت کیجاتی ہے۔ میرا عقیدہ اسلام مین ایسا محکم ہے جیسے بڑے عالم کا ہو سکتا ہے لیکن عمل کچھ نہین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسی خفیف باتون پر جنپر در اصل اسلام کا کچھ حصر نہو اپنے ہمسایون کی دل شکنی نہ کیجاوے ہان اگر کوئی نماز روزہ ۔ حج ۔ زکوۃ یا مسجد مین جانے سے روکے یا اُس کی اہانت کرے تو اس بات پر جان تک دیدینا چاہئے۔

غرض اس قسم کی اس درجہ خوش اخلاقی ۔ بے تعصبی ۔ روشن خیالی کی باتین بہت دیر تک نہایت صفائی اور بے تکلفی سے فرمائین کہ تمام حاضرین ہندو مسلمان سب محظوظ و مسرور ہوے اور ہز مجسٹی نے ہاتھ اُٹھاکر باواز بلند دعا مانگی کہ مین خدا کی امان مین تمھین سونپتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ تم اور تمھارے بال بچے اور سب گھر والے بعافیت رہین۔

ان کلمات پر دربار برخاست ہوا جسوقت باہر کے کمرے مین آئے تو ہز مجسٹی کے معزز سردارون نے ہر ایک درباری کو ایک نیلگون ریشمی رومال مین نہایت نفیس شیرینی بندھی

ہوئی دی اور کہا کہ یہہ امیر صاحب کا دستور ہے جو لوگ عید کے دربار مین شامل ہوتے ہین اُن کو شیرینی دی جاتی ہے - اسی مقدار اور اسی طرز سے صاحبان انگریز وعہدہ داران کو بھی شیرینی دی گئی - ممبران مینیجنگ کمیٹی جامع مسجد کو مکرر طلب کرکے بعد تعریف انتظام مسجد فرمایا کہ چار پانچ ماہ مین ایک چاندی کا جھاڑ کابل مین بنوا کر بھیجونگا جامع مسجد کے بیچ کے بڑے گنبد مین اُسے میری طرف سے لگا دینا - اس پر ممبران نے شکریہ ادا کیا اور سلام کرکے رخصت ہوے -

## کلکتہ مین امیر

۲۶ - جنوری شنبہ کی صبح کو ہز مجسٹی امیر دہلی سے روانہ ہو کر مینار قطب کے اس طرف کے ویران مسید انون کی سیر کرتے ہوے ساڑھے چار بجے شام اسپیشل ٹرین سے روانہ ہوے اور ۲۸ - جنوری کی صبحکو کلکتہ پہونچ گئے داخلہ پرایویٹ ہوا - اسوجہ سے کہ آگرہ مین ہز مجسٹی کو سرکاری کام مجبوراً کرنے پڑے اس لئے ہز مجسٹی نے فرمادیا تھا کہ کلکتہ مین کسی امر مین باضابطہ برتاو نہو - دارالصدر ہند کی سیر ہز مجسٹی آزادی اور فرحت کے ساتھ کرین گے - جب امیر ہوڑہ کے اسٹیشن پر داخل ہوے وہان صرف ترستھوین بالم کوڈ پلٹن کا ایک گارد آف آنر پلیٹ فارم پر صف بستہ تھا اس نے معمولی سلامی دی اور بینڈ باجہ نے افغانی دعائیہ گت بجائی - فورٹ ولیم سے اکتیس ضرب توپ کی شلک سلامی سر ہوئی - مسٹر کلارک ڈپٹی سکرٹری فارن آفس - مسٹر میکلین ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ بنگال لارڈ بری ایڈیکانگ وایسرے - کپتان فلٹس جبرلڈ ایڈیکانگ لارڈ کچنر - مسٹر ہیلیڈی کمشنر پولیس نے پلیٹ فارم پر ہز مجسٹی کا استقبال کیا - اسٹیشن کے گرد ٹھنڈی سڑک پر مکانون چھتون پر کھڑکیون مین کثرت سے تماشائی تھے - ہندوون نے گلاب وگینڈے برسائے مسلمانون نے اپنے طریقہ سے اظہار مسرت کیا اسلامی سکول کے چھہ سو طلبا نے باواز بلند

امیر کو سلام کیا امیر نے ہاتھ سے ان کے سلام کا جواب دیا اور علی پور ہوتے ہوے ہسٹنگس ہاوس مین تشریف لے گئے - دوسرے لانسر رسالہ کے سوارون کا ایک حصہ ہمراہ رکاب تھا - اور قیامگاہ مین تیرھوین راجپوت پلٹن کا گارڈ آف آنر صف بستہ تھا - امیر کے پہونچنے پر اس نے سلامی دی اور وہان فارن سکرٹری اور پرائیویٹ سکرٹری وایسرائے نے لارڈ منٹو کی جانب سے امیر کا خیر مقدم کیا افسران ندکور ویسرائے کی طرف سے امیر کی نذر کے لئے عمدہ عمدہ تحایف لاے تھے - کچھ آرام کر کے سہ پہر کو ٹکسال ہندوستانی عجایب خانہ اور جانور خانہ کے معائنہ کے لئے گئے اور ۲۹ - جنوری کو مڈیکل کالج اسپتال کی سیر کی وہان کرنل لوکس اور کالج کے تمام اسٹاف افسرون نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا - ہز مجسٹی عمل جراحی کے کمرے مین جاکر کچھ دیر بیٹھے بعد ازان رنائمی کے عجائب خانہ مین پھر لکچر کے کمرے مین زان بعد لاشین چاک ہونے کے کمرے مین گئے - کپتان بلیگ نے ایک کیمیکل آزمایش دکھائی -

سہ پہر کو سرکاری باغ مین گلگشت کی اور دخانی کشتی پر سوار ہو کر دریا سے عبور کیا شب کو گورنمنٹ ہاوس مین خاصہ تناول فرمایا بعد ازان لیڈی منٹو کی نیٹ مین جاکر نوجی ورزشین ملاحظہ کین - ۳۰ - جنوری کو اجاپورہ کاشی پور دمدم کے کارخانون کی سیر کی دمدم مین ٹفن تناول فرماکر عیسی پور کے کارخانہ کو دیکھا - ۳۱ - جنوری کی صبح کو ہز مجسٹی خضر پور کے کجسری کارخانہ مین تشریف لے گئے مسٹر الیف جی ڈولٹ چیرمین نے ایک خاص ٹرک گاڑی پر سوار کراکر جو اسی کام کے لیے بنائی گئی تھی سیر کرائی - بعد ازان ہز مجسٹی ڈاک کی سیر کے لئے تشریف لے گئے وہان از بیل سٹر اسلیک چیرمین اور پورٹ کمیشن کے دوسرے میمبرون نے استقبال کیا اور کھلی ہوئی گاڑی پر جو بنائی گئی تھی ہز مجسٹی کی تمام جماعت سوار ہو کر ہر مقام پر جھولے کے پل کو حرکت دیکر امیر کو دکھلایا امیر نے کوئلہ رکھنے کے مقام کا بھی معائنہ کیا اسکے بعد وایسراے کی دخانی کشتی پر سوار ہو کر دریا کو عبور کر کے سرکاری باغون کی گلگشت کی

اور حاضری کشتی پر ہی تناول کی - سہ پہر کو دوکانون کی سیر کی - شام کو پھر لیڈی منٹو کی فیٹ مین گئے

یکم فروری کو امیر نے بلویدیر مین سر اینڈرو فریزر و لیڈی فریزر کے ساتھ خاصہ تناول کیا

نو ہزار روپیہ کا مال و اسباب لیڈی منٹو کے فینٹ مین سے خریدا - لیڈی منٹو کے فیٹ مین جاکر امیر نے صرف مال خریدنے پر ہی اکتفا نہین کیا بلکہ دوکاندارون کو کثیر انعام بھی دیا امیر نے ایک یاقوت کی بہت عمدہ انگشتری خریدی اور اپنے ہاتھ سے لیڈی منٹو کے ہاتھ مین پہنادی اور لیڈی فریزر کو ایک بہت خوشنما گلے کا ہار دیا اسکے بعد باغ مین جاکر لیڈی منٹو کے ساتھ ہز مجسٹی نے چار پی اور باغ کی صدر نشین مسز ایلین کو چار ساورن دین - جب مسز مذکور نے امیر کا شکریہ ادا کیا تو چھ پونڈ اپنی جیب سے نکالکر اور دیے - وقت مغرب لیڈی فریزر نے امیر کو نماز ادا کرنے کے لئے انکی فرمایش پر ایک علیحدہ مقام بتادیا اس صلہ مین اُنھون نے اُنکو سو روپیہ بطور چندہ فیٹ کے دیے - وایسرائی دوکان پر معہ لیڈی منٹو کے ہز مجسٹی کی تصویر اُتاری گئی -

۲- فروری کو ہز مجسٹی خاص کلکتہ مین وائٹ وے لیڈلا کمپنی کی دوکان پر گئے اور وہان بہت سا مال خریدا اور شب کو فیٹ مین سیر کرنے کو گئے -

۳- فروری کو معہ سر ہنری میکمہن اور سردار علی احمد خان کے ہز مجسٹی نے ہز اکسلنسی وایسرائے کے ساتھ ٹفن نوش کی اور دخانی کشتی پر سوار ہوکر دریا مین گئے اور ہُگلی کے کنارے کیفیت دیکھکر بہت محظوظ ہوے اور پار ہوکر کمپنی سبزہ زار مین کرد کی کھیل کر موٹر کار پر کلکتہ کو واپس آئے - شام کو چت پور کی سڑک سے افغانی سفیر کے مکان پر تشریف لے گئے اور پھر لیڈی منٹو کی فیٹ مین مشت بازی دیکھی اور جہاز پر سوئس کا تماشا دیکھا اور تماشا کرنے والون کو انعام دیا - اور ایک لڑکے کو جس نے بحری آزادی کا سرٹیفکٹ پیش کیا تھا طلائی زنجیر مرحمت فرمائی -

۴- فروری کی شام کو ہز مجسٹی نے صنعتی نمایش گاہ مین جاکر کچھ چیزین خریدین

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال اور اُن کے اسٹاف کے کچھ ممبر ہز مجسٹی کے ہمراہ تھے وہان پر ایک پٹخہ جس مین جواہر ٹکے ہوے تھے اور ایک زمردون کا مرصع تاج دکھایا گیا - ۵ - فروری کو ہز مجسٹی امیر معہ سر ہنری میکمہن اور اپنے چند ہمراہیون کے آرمی نیوی اسٹور مین تشریف لے گئے اور بہت سی چیزین مول لین بعد ازان گرینڈ ہوٹل مین ڈیوک وڈ چیز منچسٹر کے ساتھ ٹفن تناول کی اور شب کو گورنمنٹ ہاوس مین ہز اکسلنسی وائسرائے کے ساتھ خاصہ تناول فرمایا -

۶ - فروری کو حاضری نوش کرنے کے بعد علی پور کی فوجی وردیون کے کارخانہ کو جاکر ملاحظہ فرمایا بعد ازان جانور خانہ کی سیر کے لئے گئے اور شام کو فارن آفس کے دیکھنے کے لئے گئے -

۷ ، ماہ حال کو مسٹر اسمتھ کی سیر کرنے کی دخانی چھوٹی سی کشتی پر مارگریٹ کی سیر کے لئے تشریف لے گئے اور شب کو بلویدیر مین سر اینڈرو و لیڈی فریزر کے مہمان تھے ہز مجسٹی نے وہان ضیافت بھی تناول فرمائی - بعد ازان ۱۰ بجے کے قریب وائسرائے کے جلسہ رقص مین تشریف لے گئے جس مین اعلیٰ درجہ کے افسران شریک تھے - ہز مجسٹی اس ناچ کے جلسہ کو پہلے پہل دیکھکر بہت محظوظ ہوے -

۸ - کو چیت پور کی مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے جہان پر متولی مسجد اور سفیر کابل نے معہ چند معزز مسلمانون کے ہز مجسٹی کا استقبال کیا اور سڑکون پر بہت آدمی جمع ہو گئے تھے - ہز مجسٹی سب کا سلام لیتے جاتے تھے - متولی مسجد اور سفیر کابل نے اور مسجد مین مسلمان قایم مقامون نے نہایت ادب کے ساتھ استقبال کیا - نماز پڑھکر امیر ہیسٹنگس ہاوس مین واپس آئے -

۹ ، ماہ حال کو ہز مجسٹی امیر ہز اکسلنسی وائسرائے کے پاس رخصت ہونے کے لئے گئے اور گورنمنٹ ہاوس مین ٹفن تناول فرماکر گھوڑ دوڑ مین گئے - ہز مجسٹی نے گھوڑ دوڑ اور اُسکے عام انتظام سے بڑی دلچسپی ظاہر کی پھر موازنہ کے کمرے مین جاکر اپنا بھی وزن کرایا اسکے

بعد بوبیدر مین جاکر ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال سر اینڈرو اور لیڈی فریزر سے رخصت ہوے اور لارڈ کچنر کے یہان طعام دعوت تناول فرمایا۔

# کلکتہ سے روانگی اور بمبئی مین داخلہ

۱۰۔ ماہ حال کی شب کو ساڑھے دس بجے ہوڑہ کے ریلوے اسٹیشن پر ہز مجسٹی امیر افغانستان کی روانگی کی ہر طرح کی تیاریان ہوئی تھین اسٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تھا کمشنر پولیس اور دوسرے افیسر موجود تھے گارد آف آنر صف بستہ تھا۔ ہوڑہ سے دس بجے اُنتیس منٹ وقت پر اسپیشل ٹرین کے روانہ ہونے کا انتظام ہوا تھا مگر پونے گیارہ بجے اسٹیشن کے افسرون کو اطلاع ملی کہ ہز مجسٹی امیر ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف ہند کے ساتھ دعوت کھانے مین مشغول ہین کم سے کم ایک بجے سے ادھر نہین آسکتے۔ تب حکام ریلوے کو معلوم ہوا کہ سب انتظامات الٹ پلٹ ہوجاوین گے اور ٹرین کی روانگی کے لئے نیا ٹائم ٹیبل مرتب کرنا ہوگا۔

ہز مجسٹی کے جتنے ہمراہی یہان پہلے سے آگئے تھے ایک بجے امیر تشریف لاے اور اسپیشل ٹرین پر سوار ہوکر بمبئی کو روانہ ہوگئے۔

۱۲۔ تاریخ کو تین بجے بیس منٹ سہ پہر کو ہز مجسٹی بمبئی مین داخل ہوے۔ وجہ تاخیر کی یہ ہوئی کہ ٹرین راستہ مین ٹھہرتی ہوئی آئی۔ ایک بجے کلیان مین پہونچی مگر وہان اس لئے روک لی گئی کہ وکٹوریہ ٹرمنس مین اُسوقت پہونچی جو افسرون کے اجماع کے لئے مقرر ہوا تھا گورنر بمبئی نے جنکے ساتھ ساتھ افسران اسٹاف اور فوج بحری و بری کے خاص خاص افسر اور سول افسر تھے ہز مجسٹی کا استقبال کیا اور باضابطہ جلوس قایم ہوا اور بہانتک سے اسٹیشن کے باہر آے بہت بڑا مجمع تھا خصوصاً مسلمان کثرت سے تھے جو صبح سے منتظر تھے۔ جب جلوس آگے بڑھا تو ان لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔ ہز مجسٹی امیر اور لارڈ لیمنگٹن جلوسی گاڑی پر سوار ہوے اور مندرجہ ذیل ترتیب سے جلوس قایم ہوا۔

صاحب کمشنر پولیس۔ رسالہ پونہ ہارس کے دو اسکوارڈن۔ چھٹے ڈویزن کی فوج کے جنرل افسر کمانیر۔ باڈی گارڈ۔ امیر معہ گورنر کے۔ باڈی گارڈون کا ترپ۔ ہندوستانی رسالہ کے دو اسکوارڈن۔ اسکے بعد خاص خاص افسر جو اسٹیشن پر موجود تھے معہ امیر کے سردارون اور ہمراہیون کے گاڑیون پر سوار تھے آخر مین پولیس کے سوارون کا ایک حصہ تھا جب ہزمجسٹی قیامگاہ پر پہونچے تو وہان ایک گارڈ آف آنر موجود تھا جس مین ایک برٹش افسر کی کمان مین ہندوستانی پلٹن کے سو جوان معہ نشان اور بینڈ باجہ کے تھے۔ سڑکون پر دونون طرف پولیسمین حاضر تھے اور نشان اور پھریرون سے سڑک آراستہ کیگئی تھی جا کر گورنمنٹ ہاؤس مین ٹھیرے اور آدھی رات تک گورنر کے ملاقاتی دربار مین رہے جہان بکثرت معزز اصحاب شریک تھے اور ہزمجسٹی کے والد ماجد کا بہت بڑا مرقع بھی رکھا تھا

۱۳۔ کی صبحکو ہزمجسٹی امیر معہ لفٹنٹ جنرل وڈپٹی کمشنر فلپس و جنرل سر آرچ بالڈ ہنٹر وسر ہنری سیکہین و جنرل ریچرڈسن وکرنل مرے اور دیگر افسران کے موٹرکار پر سوار ہوکر کلاٹ مین گئے جہان شمالی و جنوبی باٹریون اور آئسٹر راک اپر کی باٹری کو ملاحظہ کیا۔ دخانی کشتیان دو چوبی چاندماریان سمندر مین کھینچ لی گئین ان پر ساڑھے دس بجے شاہی توپخانہ کی دس انچہ والی توپون نے گولہ باری شروع کی۔ شاہی توپ خانہ کے افسرون کی مسکوٹ مین ہزمجسٹی نے حاضری تناول فرمائی اور بارہ بجے تک افسرون سے باتین کرتے رہے بعدازان ملیبار ہل مین تشریف لائے اثنار راہ مین آرمی نیوی اسٹور مین جاکر کچھ چیزین خریدین۔ سہ پہر کو ہزمجسٹی گھوڑدوڑ دیکھنے کو تشریف لے گئے شام کو چیف جسٹس سر لارنس جنکنز کے یہان دعوت تناول فرمائی اور جہازون کی سیر کی۔

۱۴۔ تاریخکو ہزمجسٹی امیر نے آرمی نیوی سٹور مین جاکے بہت سی چیزین مول لین سہ پہر کو نشان بردار جہازون کی سیر کے لئے تشریف لے گئے جہازون نے ہزمجسٹی کی شلک سلامی سر کی تمام جہازی ملازم جہازون پر صف بستہ ہو گئے بعدازان جہاز ڈائیڈمم پہ

تشریف لے گئے وہان بہت سے اموِ متعلقہ تارپیڈو کی کارروائی کے امیر کو دکھائے گئے۔

جب ہز مجسٹی جہاز ڈائیڈم سے روانہ ہوئے تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا ہز مجسٹی کے جہاز ڈائیڈم اور جہاز اسپارشیٹ و جہاز ہرس و جہاز ہائی فلائر اور جہاز ڈفرن پر خوب روشنی کی گئی۔ پانی کے کنارہ سے مستولون تک متقناطیسی لیمپ روشن تھے۔ شام کو ہز مجسٹی امیر ہارسٹن کا سرکس دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور تماشے پر بڑی حیرت ظاہر کی شب کو مسلمانون نے بڑی دھوم سے روشنی کی تھی مگر آخر مین بڑی مایوسی ہوئی کہ امیر روشنی دیکھنے نہین گئے۔

۱۵۔ ماہ حال کو ہز مجسٹی نے چکلا اور ٹریچر کی دو کانون کی سیر کی۔ ہز مجسٹی اسباب آرائش و زیبایش کے بازار مین مسٹرس احمد دیوجی اینڈ سنس کی دوکان پر گئے اور آرائش کا ایک جوڑ بہت پسند کیا جو کہ ایک ہندوستانی رئیس کی فرمایش سے بنایا گیا تھا۔ اور بہت سی چیزین خریدین مسٹر احمد دیوجی نے نہایت عمدہ ہندوستانی عطر کے کنٹر ہز مجسٹی کو نذر کئے امیر نے نذر قبول کی اور مس شیرین دختر مسٹر قاسم دیوجی کو ایک کابلی اشرفی مرحمت کی۔ اسکے بعد ہز مجسٹی اور انکے ہمراہیون کو پھول نذر کئے گئے جس سے امیر بہت خوش ہوئے۔

۱۶۔ تاریخ کو صبح کا وقت عربی نسل کے گھوڑون کی سیر مین گذرا امیر نے گیارہ بارہ گھوڑے مول لئے جنمین کچھ عمدہ جوڑیان گاڑی کے لئے اور کچھ تیز رو ران سواری کے لئے تھے۔ بلیبارڈ مین سو ڈیڑھ سو حجاج امیر کے مشتاق جمال بنگلہ کے گرد جمع ہو گئے تھے جبکہ امیر وہان موجود نہ تھے۔

## بمبئی مین سرکاری دعوت

۱۶۔ تاریخ کی شام کو سرکاری دعوت ہوئی گورنر نے اپنے شاہی مہمان کا جام تندرستی تجویز کرتے وقت فرمایا کہ آپ حضرات سے مین چاہتا ہون کہ آپ ہز مجسٹی امیر افغانستان کا

جام تندرستی نوش کریں وہ حوالی کے ایک ملک کے حکمران ہی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہیں جنکی دعوت کرنے کا مجھے افتخار ہے وہ اس پریسیڈنسی کے افسرون کے قایم مقام ہین۔ پس ان کی طرف سے اور شہر بمبی کی طرف سے بلکہ ہر فرد کی طرف سے اس شہر مین مین یور مجسٹی کا خیر مقدم کرتا ہون۔ یور مجسٹی اپنے اعلیٰ درجہ ہی کے سبب سے اس خیر مقدم کے مستحق نہین بلکہ اخبارون کے ذریعہ سے ہمین معلوم ہوا کہ یور مجسٹی نے ہندوستان مین کیسا دورہ کیا ہے آپ نے جو باتین اپنی زبان سے فرمائین اور جو امور کئے وہ سب ہمنے سنے ہمنے دیکھا کہ ترقی تعلیم و تجارت اور اس زمانہ کے ہندوستان کے علمی دلچسپ امور پر آپ کا خیال کیسا رجوع ہوا ہے آپکی خواہش ہے کہ آپ سب باتون کو اپنی آنکھون سے دیکھین اور کانون سے سنین آپکی سپاہیانہ صاف گوئی اور برتاو کے سبب سے یور مجسٹی کے تشریف لاتے وقت دلی استقبال کیا گیا ہمین امید ہے کہ اس شہر مین آپ بہت دلچسپ باتین دیکھین گے بندرگاہ اور سمندر جو ہمارے گرد ہے مجھے یقین ہے کہ وہ یور مجسٹی کے لئے ایک نئی بات ہوگی اور ہز اکسلنسی ایڈمرل پو کو امید ہے کہ وہ کلین اور ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کے جنگی جہازون کی قوت آپ کو دکھائین گے۔ مجھے تو یہی امید ہے کہ ہم مین آپ کو ہر طرح کی مسرت ہوا ور جب آپ روانہ ہون تو خوشی خوشی بخیر وعافیت کراچی کو سفر کرین جو اس پریسیڈنسی کی دوسری بندرگاہ ہے اور آخر مین میری دعا ہے کہ آپ کے دورہ مین صحت وتندرستی اور خوشی وخرمی شامل حال رہے اور یور مجسٹی کی تشریف آوری سے ہندوستان وافغانستان کی دوستی کی طنابین اور بھی مضبوط و مستحکم ہو جائین

لیڈی و جنٹلمین - اب مین آپ صاحبون سے چاہتا ہون کہ آپ اپنے جام کو خوب لبریز بھر کر ہز مجسٹی امیر افغانستان کی صحت وتندرستی اور امن وامان اور بخیر وعافیت تمام اپنے ملک مین واپس جانے کی خواہش مین نوش کرین۔

امیر نے فارسی زبان مین جواب دیا۔ ایک مترجم ترجمہ کرتا جاتا تھا۔ ہز مجسٹی نے باواز بلند

اسپیچ مین فرمایا کہ ہندوستان مین میرے آنے کو یہہ نہ کہنا چاہیے کہ مین ہندوستان مین آیا ہون بلکہ اپنے دوستون کے ملک مین آیا ہون یہان میرے آنے کے قبل ہماری دوستی ایک پودھا تھا مگر اب یہہ بہت بڑا درخت ہوگیا جسکے سایہ مین بیٹھے ہوے ہم میٹھے میٹھے پھل کھاے ہین - ہندوستان مین مین نے ایسی مہربانی کی اصلی دوستی دیکھی کہ میرے ساتھ جو مہربانی کی گئی اُسکے شکریہ سے میری زبان قاصر ہے - مین نے ہندوستان کی مختلف چیزین مختلف صنعتین مختلف مقامات دیکھے اِن سب امور کو دیکھکر مجھے ایک تجربہ ہوا ہے جس سے مین اپنے ملک کو فائدہ پہونچانا چاہتا ہون - گورنمنٹ افغانستان اس امر کا بڑا خیال رکھے گی کہ وہ گورنمنٹ ہند کی سچی دوست رہے اسی باعث سے افغانون اور برٹش مین دوستی رہے گی - بذات خاص مجھے ہندوستان مین ایسے مہربان بہت سے دوست ملے مین پس میرا یہہ کہنا صحیح ہے کہ مین ہندوستان مین نہین بلکہ ایک دوستون کے ملک مین آیا ہون - منجملہ اور بہت سے دوستون کے آج شبکو مین ایک دوست کا مہمان ہون - آپ صاحبون سے مین چاہتا ہون کہ آپ اپنے جام کو لبالب بھر کے ہز ایکسلنسی کا جام تندرستی نوش کرنے مین میرے شریک ہون

## پونہ کی سیر اور مراجعت

۱۷ - ماہ حال کو امیر پونہ مین تشریف لے گئے تھے اُس روز ریلوے اسٹیشن پر بڑی تیاری تھی سینکڑون مسلمان جن مین اکثر افغان اور ہندوستانی پلٹنون کے لوگ تھے اسٹیشن پر استقبال کے لئے حاضر تھے - ۱۲ بجے ۵ منٹ پر کرکی مین داخل ہوے اور پچیس منٹ بعد صاحب گورنر کی سیلون گاڑی سے اُتر کر پاپیادہ تھوڑی دور چلکر اپنی موٹر کار پر سوار ہوے - وہان انسپکٹر جنرل پولیس و راجہ صاحب اکلکوٹ اور اُنکے بھائی اور کلکٹر پونہ اور دیگر معزز اصحاب نے انکا استقبال کیا -

ہز مجسٹی نے گنیش کھنڈ مین جاکر تصویر ون کے مکان و احاطہ کی سیر کی اور تمام جماعت پونہ کی سیر سے محظوظ ہوئی اور دو نبجے کشتیون کی رائل کیناٹ کلب مین گئے اور درختون کے نیچے ہز مجسٹی نے کچھ پلاؤ تناول فرمایا - اور کچھ میوہ خوری کی - ٹفن کے بعد ابر آگیا - ہز مجسٹی نے چھتریان منگوائین اور مس ہیرام فیلڈ اور سر ہنری ہیکمین کے ساتھ اس کشتی پر سوار ہوے اسوقت شلک سلامی کی توپین سر ہونے لگین گو ترشح ہوتا رہا مگر ہز مجسٹی آدھ گھنٹہ تک کشتی پر سوار اِدھر اُدھر پھرا کیے اور بطور یادگار اِس گروہ کی تصویرین کھینچی گیئن -

بعد ازان یہہ گروہ موٹر کار گاڑیون پر سوار پونہ کے سٹیشن پر گیا جہان بہت لوگ جمع تھے - پہونچتے ہی خوشی کے نعرے بلند ہوے اور ۲ بجے ۴۰ منٹ پر پونہ سے روانہ ہوکر شبکو آٹھ بجے ۱۵ منٹ پر بمبئی مین داخل ہوے اور موٹر کار پر سوار ہوکر سر لارنس جنکنز کے بنگلہ پر گئے اور طعام دعوت تناول فرمایا -

## بمبئی کی مختلف سیرین

۱۸ - فروری کو ساڑھے نو بجے ہز مجسٹی معہ لیڈی جنکنز کے جنکو گھوڑے کی اچھی شناخت ہے معہ سر ہنری ہیکمین اور مسٹر فلپس ڈپٹی کمشنر پولیس کے بمبئی اصطبل کمپنی مین گئے اور وہان لیڈی موصوفہ کی پسند سے کئی گھوڑے خریدے - سہ پہر کو گھوڑدوڑ مین گئے وہان لیڈی جنکنز اور بہت سے مہمانون کے ساتھ سبزہ زار میدان مین بیٹھکر ٹفن تناول کیا - شام کو ایڈمرل کے گھر مین ریر ایڈمرل سر ای ایس پو کے ساتھ دعوت تناول کی - ۱۹ - کی شام کو ہز مجسٹی سرکس دیکھنے کو تشریف لیگئے لیکن ۲۰ باہ حال کو اپنے بنگلہ پر رہے اور ٹفن بھی وہین تناول کی ایک بجے بنگلہ سے قلعہ کی دوکانون پر میجر برڈ اور مسٹر فلپس کے ساتھ گئے اور گھوڑدون اور کتون کی نمائش دیکھی بعد ازان پلٹن کی ورزشین دیکھنے کلابہ کو گئے اور خاص انعامات دیے واپسی کیوقت کرنل مرے کمانیر رائل اسکاٹ پلٹن کی وجہ کو بلا

سنہری ہار دیا۔ شب کے وقت ہز مجسٹی آنریبل مسٹر میور کمنزی کے ساتھ دعوت نوش کرنا مسٹر مکنزی کی علالت کی وجہ سے ملتوی رہا

۲۱۔ تاریخ کو ہز مجسٹی خاموشی کے ساتھ اپنے بنگلے پر رہے دوپہر کو خاصہ تناول کیا سہ پہر کو ایک بجے کے بعد قلعہ مین گئے اور آرمی اور نیوی کواپریٹیو اسٹور کی دوکان پر تشریف لے گئے۔

۲۲۔ کو دوپہر کو چیف جسٹس کے مکان پر جاکر سر لارنس اور لیڈی جننکز کے ساتھ ٹفن کھائی۔ بعد ازان بندر کی سڑک پر نماز جمعہ پڑھنے کے لئے ذکریا مسجد مین تشریف لے گئے۔ امیر کے مشتاق دیدار بہت لوگ جمع ہوے تھے۔ قاضی و پیش امام اور دیگر معززاہل اسلام نے آستان مسجد پر ہز مجسٹی کا استقبال کیا۔ مسجد کے اندر تین ہزار نمازی موجود تھے خطیب نے خطبہ پڑھا اور سرسبزی و فلاح سلطنت و امیر کی خاص طور سے دعا مانگی نماز یون کی استدعا پر ہز مجسٹی نے نماز جمعہ پڑھائی کرنل غلام رسول امیر کے ایجنٹ بمبی نے پیش امام کو خلعت اور موذن کو دوشالہ عنایت کیا۔ اور ہز مجسٹی نے اپنے نوٹو بہت لوگون کو دیے۔ کمانیر کرنل ایڈلر اور مسٹر مرے کو بھی تصویر دین اور گورنمنٹ کی دخانی کشتی پر سوار ہو کر جزیرہ ایلیفنٹا مین جاکر دیر تک پہاڑی کھوہون کی سیر کی۔

۲۳۔ فروری کا دن ہز مجسٹی نے خاموشی سے بسر کیا بیکلا کلب مین ٹفن تناول کی پھر گھوڑدوڑ مین گئے اور ایڈمرل ٹی مین بحری کمانڈر انچیف کے ساتھ دعوت تناول فرمائی۔

## کراچی مین امیر

ہز مجسٹی امیر ۲۷۔ فروری کو ٹفن تناول فرمانے کے بعد چار بجے جہاز رجمنڈ کرافرڈ پر سوار ہو کر بندرگاہ کے دہانہ پر تشریف لیگئے وہان ایک اشارہ مین سُرنگ سے ایک بہت بڑی کشتی اوڑائی گئی کشتی ریزہ ریزہ ہو گئی اور بہت سی مچھلیان بھی ہلاک ہو گئین۔ بہت لوگ

ہز مجسٹی کے استقبال کے لئے موجود تھے - کیاماری مین مراجعت فرماکر جہاز ڈفرن پرآرام لیا
ہز مجسٹی کے آرام و آسایش کے لئے جہاز مذکور پر جو انتظام ہوا تھا اس سے ہز مجسٹی بہت خوش
ہوے اور ہندوستانی ملازمون کو نقد انعام دیے - سر ہنری مکمہن اور کمشنر سندھ کے ساتھ
ہز مجسٹی موٹر کار پر سوار ہوے اور توپخانہ شاہی کے لفٹنٹ جننگز نے گاڑی چلائی - اسکے
عقب مین ایسی ہی گاڑی پر افسران اسٹاف سوار تھے - ڈریگون گارد کے لفٹنٹ ڈٹیسر
گاڑی موٹر کار گاڑی کے حرکت دینے والے تھے - اس گاڑی پر مسٹر انگلز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس سوار تھے - یہہ سب گاڑیان پہلے بندرگاہ کی سڑک پر پھر گورنمنٹ کے باغون مین گئین
وہان ہز مجسٹی کچھ دیر جانورون کی سیر کرتے رہے وہان سے الفنسٹن اسٹریٹ پر گئے وہان بہت
اہل شہر موجود تھے سب نے امیر کو دیکھکر بڑی مسرت ظاہر کی - ہز مجسٹی نے اسپچلی کی دوکان
پر ٹھیر کر کچھ چیزین خریدین اور نماز مغرب ادا کی - بعد ازان انوراری سڑک اور وکٹوریہ سڑک اور
گورنمنٹ ہوس اور سندھ کلب اور فریر ہال سے ہوتے ہوے آٹھ بجے رات کو کیمو کے ریلوے
اسٹیشن پر پہونچے - ابتداً یہہ انتظام ہوا تھا کہ ہز مجسٹی شہر کے ریلوے اسٹیشن سے روانہ
ہون وہان وسلی رپفل پلٹن کا گارڈ آف آنر موجود تھا مگر یہہ قصد بدل دیا گیا اور امیر ساڑھے
آٹھ بجے رات تک کیمو کے اسٹیشن سے روانہ نہین ہوے -

مسٹر فریج انسپکٹر جنرل پولیس ریلوے ہز مجسٹی کے ہمراہ لاہور گئے اور مسٹر
ینگ ہسبینڈ کمشنر سندھ اور جنرل اسمتھ ڈورین اور کرنل وسٹور لینڈ اور مسٹر ہڈسن اور مسٹر
کروچ اور دوسرے جنٹلمین اور لیڈیان امیر کو جاتے ہوے دیکھنے کے لئے اسٹیشن پر آئی
تھین - اسٹیشن سے ٹرین روانہ ہونے کے قبل امیر مسٹر ینگ ہسبینڈ اور مسز ینگ ہسبینڈ
کو اپنی سلون گاڑی پر لے گئے اور مسز ینگ ہسبینڈ کو گلے مین پہننے کا زیور دیا اور مسٹر ینگ ہسبینڈ
اور جنرل اسمتھ ڈورین کو اپنی تصویر مرحمت کی -

جیسے آٹھ بجے پینتالیس منٹ پر اسپیشل ٹرین سے روانہ ہونے لگے صاحب کمشنر

سندھ نے آواز دی کہ ہز مجسٹی امیر کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین۔

۲۸۔فروری کو ہز مجسٹی امیر ریاست بہاولپور مین ہوتے ہوے گذرے اور احمد پور مین پہونچکر نواب صاحب بہاولپور کی ماتم پرسی کا خیال ہوا جو کہ حج سے واپس آتے ہوے فوت ہو گئے تھے۔امیر اپنی گاڑی سے اُترے کونسل ریاست کے دو ایک ممبر پیش کئے امیر نے سلام علیکم کہکر نواب آنجہانی کے لئے فاتحہ پڑھا اور نواب صاحب کے اہل خاندان سے ماتم پرسی و ہمدردی کا پیام کہلا بھیجا۔بہاولپور مین نہایت دھوم سے امیر کا استقبال ہوا تھا۔نہایت نفیس بڑے بڑے خیمے خوب آراستہ و پیراستہ تھے۔پلیٹ فارم پر امیر نے نماز مغرب ادا کی۔

## لاہور مین ہز مجسٹی کا داخلہ

۲ مارچ کو ریلوے اسٹیشن پر اور اُس کے قرب و جوار مین بڑا مجمع تھا ٹھیک دس بجے کراچی سے امیر افغانستان ٹرین مین وارد ہوے پھولون اور نشان پھریرون وغیرہ سے اسٹیشن خوب ہر ہفت ہو رہا تھا۔جب ٹرین اسٹیشن پر پہونچگئی تو ہز مجسٹی امیر سادہ سادہ یورپین لباس یعنی بھورے رنگ کا فیراک کوٹ اور معمولی ٹوپی سر پر پہنے ہوے گاڑی سے پلیٹ فارم پر تشریف لاے۔مسٹر ینگ ہسبینڈ طسی۔آئی۔ای۔ صاحب کمشنر لاہور استقبال کے لئے موجود تھے خاص خاص حاضر الوقت افسرون کو ہز مجسٹی کے سامنے پیش کیا اور مسٹر اے۔بی کنٹول چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور آر۔ اے۔بینٹ ڈپٹی کمشنر اور مسٹر ایس فنی سی۔آئی۔ای منیجر شمالی مغربی ریلوے اور میجر ای۔ ایل سلیون ڈپٹی اسسٹنٹ ایجنٹین جنرل ڈویزن لاہور اور ایا سطرف سول اور فوجی اور ریلوے افسر موجود تھے۔پولس کے بینڈ نے افغانی دعائیہ گت بجائی اور اڑتیسوین ڈوگرا پلٹن کے گارد آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی اِسوقت ہز مجسٹی نے گارد

آف آنر کو ملاحظہ کیا۔ ہز مجسٹی دونون طرف دیکھتے جاتے تھے اور لوگون کے سلام لیتے جاتے تھے۔ آخر جلوسی گاڑی پر سوار ہو کر پچیسوین رسالہ کے گارد کے ساتھ کیمپ مین تشریف لے گئے اسٹیشن سے روانہ ہوتے وقت جو خیر مقدم ہوا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہور مین ہز مجسٹی کو کیسی شہرت ہے۔ دورویہ لوگ کھڑے ہوے سلام کرتے جاتے تھے۔ جلوس نہایت خراماں خراماں روانہ ہوا اور قیامگاہ پر پہونچے۔

## لاہور کی سیرین

خاصہ تناول فرمانے کے بعد شاہی مسجد مین سرکاری طور سے موٹر کار پر سوار ہو کر تشریف لیگئے۔ مسجد مسلمان نمازیون کا جمگھٹ تھا تمام علماء اور رؤسائے شہر و بیرونجات موجود تھے انجمن نعمانیہ نے اس مسجد کو نہایت خوبی سے آراستہ کیا تھا جابجا قرآن شریف کی آیتین لگی ہوئی تھین انجمن تعلیم القرآن کے یتیم طلباء خیر مقدم کی رنگارنگ کی جھنڈیان ہلا رہے تھے۔ مسجد کے دروازے سے اندر تک سرخ فرش بچھا ہوا تھا ہز مجسٹی معہ سردارون کے ایک بجے تشریف لائے ہزارہا حاضرین نے سلام کیا۔

ہز مجسٹی کے نماز نوافل پڑھ چکنے کے بعد مولوی محمد شفیق امام مسجد نے خطبہ پڑھا حسب درخواست حاضرین انھون نے نماز پڑھائی جنکے پیچھے ہز مجسٹی امیر نے اور دیگر نمازیون نے نماز ادا کی۔ بعد ختم نماز امیر نے امام کو نہایت قیمتی خلعت عطا کیا اس مین ایک شالی جبہ تھا جسپر زردوزی کا کام بنا ہوا تھا اور ایک قیمتی دوشالہ تھا موذن کو ایک خوبصورت دوشالہ دیا قریب سو کے ہندو بھی امیر کے مشتاق جمال وہان آئے تھے۔ وہان سے واپس اپنے قیامگاہ پر آئے اور بعد ازان شہنشاہ جہانگیر کے مقبرہ کو گئے۔ امیر کی ہمراہی مین مسٹر انڈل سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور اور ایک افغانی افسر تھے مقبرہ مین ہز مجسٹی نے فاتحہ پڑھا اور چند منٹ مراقبہ مین خاموش بیٹھے رہے اُٹھتی دفعہ

پانچ پونڈ کا نوٹ قبر پر رکھدیا - ہز مجسٹی کو محمد دین باغبان نے ایک گلدستہ پیش کیا جسکو امیر نے سونگھ کر کوٹ مین لگالیا اور اسکو معقول انعام مرحمت فرمایا - دو بجکر پینتیس منٹ پر ہز مجسٹی مشہور تعلیم گاہ چیفس کالج لاہور کی سیر کو گئے - وہان مسٹر الیف - اے - لسلی جونس پرنسپل - مسٹر جے کیلی - مسٹر کارنا اور میمبران اسٹاف کالج نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا - اثناء راہ مین طلبہ داخلہ امیر کے وقت دورویہ صف بستہ تھے - امیر نے تمام عمارت کو دیکھا اور تصویرون کو دیکھکر بہت خوش ہوے اور پوچھا جنرل بلیک اول گورنر کون تھے ؟ اور سر چارلیس ایچیسن بانی کالج کون تھے ؟ چندہ دینے والون کی وہ فہرست جو دیوارون پر کندہ ہے دیکھی بعدہ کالج کی کتاب پر تحریر کیا کہ مین اس کالج کو دیکھنے آیا تھا دیکھکر بہت خوش ہوا - اسکے نیچے دستخط کئے - بعد ازان موٹر کار پر سوار ہوکر گورنمنٹ باغ مین اور وہان سے منٹگمری ہال مین ہوتے ہوے عجائب خانہ کو تشریف لیگئے یہان نصف گھنٹہ تک جانورون کو دیکھتے رہے بعدہٗ ہز مجسٹی میانمیر کی فوجی قواعد دیکھنے کو چلے گئے لیکن آدھی قواعد ہوچکنے کے بعد پہونچے - لفٹننٹ جنرل والٹر کچنر نے ایک بہت بڑے شامیانہ کے دروازے پر استقبال کیا تھا اور بہت عمدہ کرسی پیش کی گئی - سر چارلس ریواز اور لاہور کے جملہ حکام موجود تھے - امیر کے خیر مقدم کے لئے بہت سی لیڈیون کی ایک کمیٹی قایم ہوئی تھی - ہز مجسٹی انکو دیکھکر بہت محظوظ ہوے اور اپنا صندوقچہ طلب کرکے اسمین سے انھون نے کئی لیڈیون کو بروچ اور دیگر زیورات بطور یادگار مرحمت کئے - آخر مین توپون کی دوڑ شروع ہوئی آخر وقت تک امیر بیٹھے رہے اور شام کو ہز مجسٹی نے لفٹننٹ گورنر پنجاب کے ہمراہ کھانا نوش کیا اور ایک خاص تجربہ کار ڈاکٹر کو طلب کیا گیا کہ امیر کی آنکھون کا علاج کرے -

۳ - مارچ بروز اتوار صبحکو ہز مجسٹی ٹرین پر سوار ہوکر امرتسر تشریف لے گئے وہان دوشالون کے ایک مشہور اور بہت بڑے کارخانہ مین جانے کے بعد دربار صاحب مین گئے اور دیر تک

دہان کی ہر شے کو دیکھا کئے۔ آخر مین خالصہ کالج مین تشریف لے گئے اور اس کے فنڈ مین چھ ہزار روپیہ عطا کئے۔

## اسلامیہ کالج لاہور اور ہز مجسٹی امیر

۳۰ مارچ کو شام کے وقت امرتسر سے واپس آکر ہز مجسٹی امیر اُس مقام پر تشریف لے گئے جہان اسلامیہ کالج کا سنگ بنیاد نصب ہونے کی تجویز تھی کالج کے احاطہ مین امیر کی گذرگاہ پر اسلامیہ ہائی اسکول کے طلبا دو رویہ صف بستہ تھے۔ احاطہ کالج کے مشرقی پھاٹک پر استقبالی کمیٹی کے اعلیٰ درجہ کے مسلمانون نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا اور پولیس کے بینڈ نے افغانی دعائیہ گت بجائی مسلمانون کے مجمع کثیر مین ہوتے ہوئے امیر ایک شامیانہ کے نیچے گئے جہان بہت سے اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور چند یورپین دوست اور ہمدرد موجود تھے پلیٹ فارم پر تخت کے قریب آنریبل مسٹر جے ایم ڈوٹی کمشنر بندوبست پنجاب اور مسٹر جسٹس شاہ دین اور مسٹر جسٹس چٹرجی بیٹھے تھے۔ آنریبل نواب فتح علیخان قزلباش سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ انجمن نے تخت کے قریب جاکر سلام علیک کرکے جنرل سکرٹری کے اڈریس پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ امیر نے ہنسکر اڈریس پڑھنے کی اجازت دی اور حاجی شمس الدین جنرل سکرٹری نے حسب ذیل اڈریس پڑھا۔

### اڈریس

ہم ممبران انجمن شکرگذار ہین کہ ہز مجسٹی نے اسلامیہ کالج کا سنگ بنیاد نصب کرنے پر رضامندی ظاہر فرمائی۔ جب ہز مجسٹی تخت نشین ہوے تھے اور شیخ محی الدین صوفی آپ کا آداب بجالانے کے لئے کابل گئے تھے تو یور مجسٹی نے نوازش سے انجمن کے لئے چھ ہزار روپیہ سالانہ مقرر فرمائے تھے اور خود صوفی کا ایک وظیفہ مقرر فرمایا تھا جب یونیورسٹی کا جدید قانون جاری ہوا تو ہندوستان کے کالجون کی حالت نازک ہوگئی اُس زمانہ مین یور مجسٹی نے

تیس ہزار روپیہ عنایت کیے کہ انجمن کے کالج کو جو اندیشہ تھا وہ جاتا رہا آپ کے اسی عطیہ سے یہہ قطعہ آراضی جسے اسوقت آپ کے قدوم میمنت لزوم سے شرف حاصل ہوا ہے مول لیا گیا پنجاب اور ہندوستان کے مسلمان آپکی فیاضیون کا شکریہ کبھی نہین ادا کر سکتے ۔ یونیورسٹی ہم خدا کے بڑے شکر گذار ہین کہ ایسے منصف مزاج اور رعایت کرنے والی گورنمنٹ کی ہم رعایا ہین جسکی مہربان حکومت مین ہمین ہر قسم کی آزادی ہے۔ ہم اپنے مذہبی فرائض کامل آزادی کے ساتھ ادا کرتے ہین - ہمین اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ترکی کی اسلامی سلطنت اور ہمارے مہربان شہنشاہ مین اتفاق و اتحاد ہے - چونکہ نئے خلیفہ اور نئے خیالات پیدا ہوے ہین اور اسلام پر بعض مذاہب کے لوگون نے طرح طرح کی نکتہ چینیان کی ہین پس اس سے اکثر نوجوان مسلمانون کے مذہب مین فرق آنے لگا لہذا لاہور کے چند مسلمانون نے اس آفت کا رد کرنا چاہا اور سنہ ۱۳۰۲ھ مین انجمن حمایت اسلام کے نام سے ایک انجمن قایم ہوئی - منجملہ اور اغراض کے اس انجمن کا ایک کام یہہ بھی تھا کہ لوگون کی نکتہ چینیون کا جواب دے اور فریقین کے مسلمان بچون کی مذہبی تعلیم کا بندوبست کیا جاے اور محتاج و خانہ بدوش مسلمان یتیمون کے لیے یتیم خانہ قایم کیا جاے اور سوشل اصلاح ہو اور برٹش گورنمنٹ کے منافع و مفاد مسلمانون کے نقش دل کیے جائین اور واعظ مقرر کیے جائین اسی سنہ مین لڑکیون کے بہت سے اسکول بھی جاری ہوے چنانچہ آج کی تاریخ تک پانچسو لڑکیان ہر طرح کے نصاب تعلیم مین پاس ہو چکی ہین اور بالفعل نو اسکول نسوان مین چارسو لڑکیان پڑھتی ہین بعد ازان لڑکون کے لیے اسکول قایم ہوا جو کالج کے درجہ پر پہونچا یہان انھین جبراً مذہبی تعلیم دیجاتی ہے - اسمین بالفعل ایک ہزار سات سو چھ طالب علم ہین اور اتبک اپر پرایمری امتحان مین ایک ہزار ایکسو اٹھارہ اور مڈل اسکول امتحان مین چارسو چوراسی اور انٹرنس کے امتحان مین دوسو ستر اور ایف - اے کے امتحان مین ایک سو ترانوے اور بی - اے کے امتحان مین اٹھارہ پاس ہوے ہین - عربی کلاسون اور بالکل مذہبی تعلیم کے لئے مدرسہ حمیتہ

علیحدہ ہے جسکے کئی طالب علموں نے یونیورسٹی پنجاب کے کئی مختلف امتحان پاس کیے ہین - حفظ قرآن مجید کے لیے ایک تیسرا مدرسہ ہے صوفی غلام محی الدین اپنی حافظہ زوجہ کی حسب وصیت اس مدرسہ کے اخراجات دیتے ہین - سنہ ۱۳۰۱ھ مین یتیم خانہ قایم ہوا جسمین بالفعل ایک سو تین یتیم لڑکے اور لڑکیان ہین اب تک اسمین کے تین سو بہتر یتیم پاس ہوے جو مختلف پیشے کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور گورنمنٹ نے مہربانی سے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ جس قدر مسلمان یتیم آوارہ پھرتے ہوے ملین وہ اس یتیم خانہ مین بھیجدیے جاویں -

یور مجسٹی ان تمام صیغون کے صرف کے لیے تمام مسلمانون سے کم وبیش فنڈ مہیا کیا جاتا ہے انجمن نے آٹھ لاکھ روپیہ صرف کیے ہین مگر ابھی تک اسکی آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہین ہے - بڑی خوشی کی بات ہے کہ یور مجسٹی نے اپنی عملداری مین ترقی تعلیم کی غرض سے دار الصدر مین محکمہ تعلیم قایم کرنے کا بندوبست کیا - اب اپنا اڈریس ختم کرتے اور دعا کرتے ہین کہ آپ کو خدا طول عمر عطا فرماے اور آپ کی سرسبزی بڑھاے اور آپ مین اور ہمارے ایڈورڈ ہفتم مین ہمیشہ دوستی رہے -

## امیر کا جواب

جس وقت امیر اڈریس کا جواب دینے کے لیے کھڑے ہوے اُس وقت تمام حضار جلسہ بھی سروقد کھڑے ہو گئے مگر امیر نے ہاتھ کے اشارہ سے سب کو اپنے اپنے مقام پر بٹھا دیا فقط امیر اڈریس ہاتھ مین لیے کھڑے رہے اور نہایت فصاحت کے ساتھ فی البدیہہ جواب ارشاد کیا - ہندوستانی عوام تو ساکت و خاموش رہنے کے عادی نہین ہین مگر اس مقام پر بالکل سکوت تھا کہ ہز مجسٹی کی تقریر لفظاً لفظاً سنائی دی مسلمانون کو یہہ منظور نہ تھا کہ امیر کی زبان کا ایک لفظ بھی رایگان جاے - روشن ضمیر مقرر کی طبیعت کے موافق عجیب و غریب فصیح تقریر تھی - چونکہ ابتدائی تقریر مین جب امیر کچھہ وقفہ کرتے

ہین تو کچھ لکنت ہونے لگتی ہے اسی وجہ سے گاہ گاہ ہز مجسٹی متوقف ہوتے جاتے تھے لیکن جب طبیعت مین جوش پیدا ہو گیا تو لکنت جاتی رہی اور ہز مجسٹی جھوم جھوم کے مسلسل تقریر کرنے لگے اس زمانہ کی زبانون مین فارسی زبان بہت موزون اور پُر جوش اسپیچ کہنے کے لیے بہت اچھی ہے - امیر کا داہنا ہاتھ بلند تھا - ہز مجسٹی ہاتھ کے اشارہ سے اپنی تقریر کا ایک ایک فقرہ سامعین کے نقش دل کرتے جاتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ہز مجسٹی کو کیسا جوش تھا - معمولی طریقہ تو یہہ ہے کہ جب امیر فارسی زبان مین تقریر کرتے ہین تو ہر فقرہ اُردو مین ترجمہ ہوتا جاتا ہے اس ترکیب سے فصاحت و خوش بیانی اور جوش مین فرق آ جاتا ہے لیکن اس جلسہ مین چونکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان تھے جو فارسی زبان سے خوب ماہر ہین اس وجہ سے یہان مترجم کی کوئی ضرورت نہ تھی امیر کی تقریر کا ایک ایک لفظ خوب جوش و غور کے ساتھ سُنا گیا ہز مجسٹی نے جو تقریر کی قریب قریب اُسکا لفظی ترجمہ مندرجہ ذیل ہے -

حمد خدا و نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد میرے پنجاب و اقع ہند کے حاضر الوقت مسلمان بھائیو مین تمسے کہتا ہون کہ تمنے اڈریس پڑھکر مجھے ملایا مین تمھارے خیالات سے مطلع ہوا - اب مین اسکا یہہ جواب دیتا ہون -

یاد رکھو کہ اس سے تمھاری بہبود و فلاح کو بہت بڑا تعلق ہے اور باتون کے قبل مین گورنمنٹ ہند کی اس رعایت و فیاضی کی قدر و منزلت ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اُس نے میرے کرورون مسلمان بھائیون کو مذہبی آزادی دی ہے کہ جہان اور جب چاہین وہ اپنے فرایض منصبی ادا کرتے ہین اس اعتراف کے بعد سب سے پہلے یہی بات میرے دل مین ہے اور تم اور لاکھون مسلمانون کی نسبت جنکی طرف سے تم یہان موجود ہو میرے پیام کا اصل مطلب یہی ایک فقرہ ہے جسمین مین اپنا تمام مطلب ظاہر کیے دیتا ہون وہ فقرہ یہہ ہے کہ تحصیل علم کرو - علم حاصل کرو - مین پھر یہی کہتا ہون کہ علم تحصیل کرو میرے

بھائیو جاہل نہ رہو اور اپنے جہل سے جاہل نہ ہو - ایسے لوگ بھی ہین جو تمھارے کانون مین یہہ پھونکتے ہین کہ اس زمانہ کے فلسفہ سے مسلمانون کو کچھ تعلق نہین ہے وہ مغربی تعلیم کو گناہ سمجھتے ہین مین اُن مین نہین ہون نہ مین اُن لوگون مین ہون جو چاہتے ہین کہ تم انکھین اور کان بند رکھو بلکہ اس کے برعکس مین کہتا ہون کہ جسطرح اور جہان ممکن ہو تحصیل علم کرو اور بہت زور دیکر کہتا ہون کہ علم تو فقط ایک بالائی عمارت ہے غلطی سے اسے اصل اصول نہ سمجھو اصل اصول ہمیشہ سے مذہب ہے اور ہمیشہ رہیگا - اصل سے ابتدا کرنا چاہئے اور کوئی تعلیم دینے کے قبل اپنے بچون کو نامی گرامی مذہب کے اصول سکھانا چاہئے - جب اسکی تعلیم اچھی ہو جاے تو پھر دماغی تعلیم دینا چاہئے بعض لوگ تو چاہتے ہین کہ فقط دلی تعلیم پر ختم کردین انھین دماغی تعلیم سے خوف ہے وہ غلطی پر ہین - مین تم سے صاف صاف کہتا ہون کہ وہ مذہبی تعلیم سے روٹی کمانے کے کام کے نہون گے فقط مذہبی تعلیم سے تمھین نہ تو کپڑا ہاتھ آئے گا نہ رہنے کے لئے مکان ملیگا اگر دماغی تعلیم سے تم روگردانی کروگے تو تمھین سرسبزی و قوت نہ حاصل ہوگی اس سے بھی زیادہ صاف صاف مین کہتا ہون کہ جب سر مین خشکی ہوگے تو تمام جسم کو تکلیف محسوس ہوگی مگر میری ہدایتون کو فراموش نکرو تمھارا فرض ہے کہ تم کم سنی مین اپنے بچون کو مذہبی تعلیم دو کہ خوب ادب اُنکے نقش دل ہوجاے اور کسی طرح سہو اور محو نہونے پاے چاہئے کہ یہہ تعلیم لڑکون کے ایسی نقش دل ہو کہ دوسرے مذہبون کا اُن کے دل پر کچھ اثر نہو اور عقائد اسلام اُن کے دلون مین ضعیف نہو جائین یہہ نہ خیال کرو کہ میری یہہ دونون ہدایتین باہم متناقض ہین مین کہتا ہون کہ اگر تم اپنے پیغمبر مقدس کی اعلٰی درجہ کی تعلیم و ہدایات کے استقلال کے ساتھ ایک پانون سے پابند رہوگے تو دوسرے پانون کو دنیا بھر کے بہتر مذہبون مین متحرک ہونے دوگے اور تمھین کوئی لغزش نہوگی اگر کسی کے دل مین نور مذہب اچھی طرح جاگزین ہوگیا تو پھر کبھی وہان سے وہ نور نہ جائیگا ۔

مین افسوس سے کہتا ہون کہ جس قدر مالی مدد مین دینا چاہتا تھا اُس قدر نہین دے سکتا بالفعل افغانستان مین جدید تعلیمی صیغے قایم کرنے مین مین بہت روپیہ اُٹھا رہا ہون سب سے پہلے مجھے اپنے ملک کے حقوق کا لحاظ رکھنا چاہیے مگر مین تمھارے حالات سے واقف ہون اکثر مین نے اخبارون مین ترقی کالج کی رپورٹین پڑھی ہین اور آثار ترقی کو خوشی کی نظر سے دیکھا ہے اب تک مین نے چھ ہزار روپیہ سال کی مدد دی ہے مگر آج سے مین اضافہ کرکے بارہ ہزار روپیہ سال قرار دیتا ہون (بہت سے تعریف وتحسین کے نعرے) مگر مین یہہ اور چھ ہزار روپیہ خاص کام یعنی مسلمان یتیم لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کے لئے دیتا ہون تمھین اس بات کا خیال رہے کہ یہہ روپیہ اور کسی کام مین نہ خرچ ہو فقط اسی کام مین صرف ہو لفٹنٹ گورنر پنجاب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے اپنی دانائی وفراست سے پنجاب کے تمام مسلمان یتیم بچون کو اپنی نگرانی مین رکھنے کی تمھین اجازت دی ہے اگر ہز آنر ایسی اجازت نہ دیتے تو تمھارے تمام مساعی جمیلہ بیکار ہوتے مین تعمیر کالج کے فنڈ مین بیس ہزار روپیہ بھی دیتا ہون (بہت زور سے تعریف کے نعرے) یہہ روپیہ مین اپنے نام پر نہین بلکہ خدا کے نام پر دیتا ہون مین چاہتا ہون کہ یہہ عطیہ میری طرف منسوب ہو۔ آج ہی رات کو اور اگر دیر ہوگئی تو کل صبح کو یہہ تمام روپیہ مین برٹش ہند کے سکہ کی حیثیت سے بھیجدونگا۔ اب خدا سے میری یہی دعا ہے کہ تمام دنیا مین اسلام نیکنام ہے اور تمام اقوام ومذاہب ہمارے مذہب کا ادب ولحاظ رکھین۔

اسکے بعد امیر شامیانہ سے روانہ ہوکر سنگ بنیاد نصب کرنیکے لئے گئے استقبالی کمیٹی کے ممبر اور خود امیر کے سردار ہمراہ تھے سب سے پہلے دعا کی گئی بعد ازان امیر نے خاموشی کے ساتھ سنگ بنیاد نصب کرنے کی رسم ادا کی۔

اسکے بعد اسلامیہ کالج کے ایک درجہ یافتہ خواجہ ولی محمد بی۔ اے کو اُن کی کہی ہوئی

نظم پڑھنے کی اجازت دیگئی اور اسکے بعد امیر وہان سے روانہ ہوگئے۔

## لاہور کی آخری سیر اور شرکت شادی

۴۔ مارچ کو ہز مجسٹی امیر بسواری موٹر کار باغات شالامار کی سیر کو گئے قاضی غلام ربانی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو لاہور مین امیر کے کیمپ کے افسرون مین تھے اور خود بھی افغانی ہین اور پشتو و ایرانی و اردو و انگریزی زبانون مین بڑی فصاحت سے باتین کرسکتے ہین اعلیٰ حضرت کی خدمت مین پیش کئے گئے اِن چارون زبانون مین خوب باتین کرتے رہے امیر نے باغات مذکور اور اسکی تاریخ اور اشجار اور اُن کے خواص وغیرہ کے بارے مین متعدد سوالات کئے۔ علم نباتات کے مسائل کی حیثیت ظاہر کرتے رہے مختلف درختون کے نام اور اُن کے فوائد پوچھے اور نیز یہہ کہ فلان درخت کب پھولتے پھلتے ہین اور انکا تخم کہان سے آتا ہے اور اِن کے متعلق کیا کیا آزمائشین ہوئین اور کیا کیا نتائج پیدا ہوے باغات شالامار مین عمدہ قسم کے جو پھلدار درخت لگے ہوے ہین انکے متعلق دریافت کیا کہ اِن کے تخم کہان سے مل سکتے ہین اور وہ مجکو میرے ملک کے لئے منگوا دیے جائین۔ قاضی صاحب نے شاہی خواہشون کو اِس بارہ مین خوب پورا کردیا۔ جو کیمپ لاہور مین امیر کے واسطے قایم کیا گیا تھا اِس سے بہتر ہندوستان مین اور کہین ایسا کیمپ مہیا نہین کیا گیا تھا امیر نے جو آرام و آسایش یہان پائی انکا کئی مرتبہ ذکر کیا اور دل سے تعریف کی۔

پنجاب سے روانہ ہونے کے قبل سب سے پچھلی تقریب جسمین امیر شریک ہوے وہ شادی تھی جسمین سر چارلس اور لیڈی ریواز کا اہتمام تھا۔ اِن دونون کی اِس شادی مین شریک ہونے سے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ دلہن مس اَسمی ریواز انکی بھتیجی اور دُلہا مسٹر ایچ۔ آر سی ڈابس انڈین سول سروس لیڈی ریواز کے بنی عم ہین۔ مسٹر ڈابس

محکمہ نظارت خارجہ کے ڈپٹی سکرٹری تھے اور امیر کی سیاحت کے زمانہ مین خاص طور پر انکے ہمراہ کردئے گئے تھے اسی وجہ سے ہز مجسٹی برات مین شریک ہوے۔ بلشب لاہور نے عقد پڑھا گرجا گھر مین عقد ہو جانے کے بعد گورنمنٹ ہاوس مین لوگ جمع ہوے جہان اور بھی بہت سے مہمان تھے۔ کھانے کے خوشنما کمرے مین تنقلات و تفکہات جمع تھے۔ ہز مجسٹی امیر بھی شریک ہوے اور انھون نے دولہا دلہن کو مبارکباد دی اور بعد ازان لاہور سے روانہ ہوے۔

قبل روانگی کے ہز مجسٹی امیر نے ملک خدا بخش بٹوانہ سابق برٹش سفیر کو عزت نشان کا طلائی تمغہ پہنایا اور انکی دیانتداری کی تعریف کی اور سر ہنری میکمہن کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ مین ملک صاحب سے خصوصیت کے ساتھ بہت خوش ہوا کہ انھون نے خیر خواہی کے ساتھ گورنمنٹ کا کام انجام دینے مین کبھی کوئی غلط بیانی نہین کی اور کہا کہ اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین خداوند کریم ملک صاحب آپکو اس دنیاء فانی اور عالم جاودانی مین جزاے خیر دے گا آپ نے راستبازی اور قابل تعریف طریقہ سے کام کئے ہین مین یقین کرتا ہون کہ آپ آیندہ اپنے خدا کے سامنے بھی اسی طرح کام کرین گے مین چاہتا ہون کہ آپکے جانشین بھی آپ ہی کے ایسے کام کرین۔

## راولپنڈی کی سیر پشاور مین قیام

لاہور سے روانہ ہو کر ہز مجسٹی امیر راستہ مین راولپنڈی مین اُتر پڑے طلوع آفتاب کا وقت تھا موٹر کار گاڑی پر سوار ہو کر ادھر ادھر سیر کرتے رہے اصل مقام جسکا انھون نے معائنہ کیا اسلحہ خانہ تھا یہان افسران اسٹاف امیر کو لے گئے پنجاب موٹر ٹرینس پورٹ کمپنی لمیٹڈ مقام راولپنڈی نے ۵۔ ماہ حال کو امیر افغانستان کے زمانہ قیام راولپنڈی کے لئے پانچ موٹر کار گاڑیون کا بندوبست کر دیا۔ پہلے گاڑی ایک مورچہ کو جو پشاور کی سڑک پر واقع ہے پہونچائی گئی اور وہان سے قلعہ راولپنڈی مین پہونچی قلعہ کی سیر کے بعد امیر

ریلوے اسٹیشن کو واپس گئے چونکہ اندھیرا ہوجانے کے بعد وہان پہونچے تھے اس وجہ سے امیر کی واپسی پر ادائے مراسم وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تھا - توپون کی سلامی سر نہین ہوئی اور نہ ریلوے اسٹیشن سے امیر کی قیامگاہ تک جیساکہ داخلے کے موقع پر ہوا تھا سڑکون پر سپاہیون کا انتظام تھا - کیونکہ رات کو بارش ہوئی تھی اور جو بیرقین وغیرہ لگائی گئی تھین وہ بھی بالکل خراب ہوگئی تھین سڑکون کی حالت بھی نہایت خراب تھی -

۶ - مارچ کو البتہ مطلع صاف ہوگیا تھا دو ایک مرتبہ ابر بھی کچھ آیا اور خفیف ترشح بھی ہوا لیکن امیر کی کارروائیون مین کچھ خلل نہین پڑا اور بدستور وہ دن بھر سیر وسیاحت مین مصروف رہے - ہز مجسٹی ٹھیک بارہ بجے اپنے کیمپ سے روانہ ہوے کیمپ کی یہہ کیفیت ہورہی تھی کہ گھٹنون تک کیچڑ پائی جاتی تھی اور وہان زینت و آرایش کے جو سامان کئے گئے تھے انکو دیکھکر وحشت ہوتی تھی - طعام تیخن کے بعد امیر ہائیلینڈ بریگیڈ کی تیسری اور آخری دن کی پریڈ دیکھنے گئے گو امیر دیر سے پہونچے لیکن تاہم انھون نے دوسری مردانہ ورزشون اور ہائیلینڈ کے گورون کے ناچ کو جو تلوارون پر ہوا تھا اور اسی طرح کی دیگر باتون کو اچھی طرح دیکھا - امیر کے پہونچنے پر تمام بینڈ کے گروہون نے ملکر افغانی گت بجائی اکثر لیڈیون سے امیر باتین کرتے رہے مطلع صاف ہونے کی وجہ سے نہایت معقول طور سے جلسہ ہوا مختلف قسم کی وردیان پہنے ہوے فوج کے لوگ اور تماشائی بکثرت جمع تھے شام تک کھیل ہوتے رہے گارڈن ہائیلینڈ کی رجمنٹ کے لوگون نے (۶۱) پوینٹ سے اول بازی جیتی - بلیک ووچ نے (۵۹) پوینٹ سے دوسری اور سی فورتھ ہائیلینڈ والون نے ۲۹ ½ پوینٹ تیسری بازی جیتی - لیڈی ڈین زوجہ چیف کمشنر صوبہ سرحد شمالی و مغربی نے انعامات تقسیم کئے - کرنیل میکسول متعلقہ بلیک واچ نے لیڈی کے انعام تقسیم کرنے کا شکریہ ادا کیا - ۶ - مارچ کو ہی دو سو ہمراہیان امیر کابل کو روانہ کئے گئے کوئی وقت امیر نے پشاور سے روانگی کا مقرر نہین کیا تھا شب کو دفعتاً اطلاع ہوئی کہ ہز مجسٹی سر ہیرالڈ اور لیڈی ڈین کے ساتھ کھانا کھائین گے اور صبحکو

روانہ ہوجائین گے۔

## پشاور سے روانگی اور عطائے تمغہ جات

روانگی کا وقت ۸ بجے صبح مقرر ہوا تھا اسوقت تک برٹش اور ہندوستانی فوج صف بستہ ہوگئی گو دو بجے رات تک امیر اپنے میزبانون کے ساتھ رہے سر ہنری میکمین کو خدمات ہنگام دورہ کا شکریہ ادا کرتے وقت ہز مجسٹی امیر نے انھین اعلی ترین افغانی اعزاز دیا یعنی سردار مقرر کیا اور ہز مجسٹی نے شکریہ ادا کیا اور مندرجہ ذیل افسرون کو تمغے عنایت کیے۔

کرنل ڈیش و میجر برڈ و میجر بروک کو تمغہ حرمت

کپتان ڈائمنڈ و میجر ڈیوک و کپتان رینے کو تمغہ عزت۔

مسٹر فیلڈ و مسٹر جنکنز و مسٹر بلکینگٹن و مسٹر واکو تمغہ خدمت

بعد ازان امیر ٹھیک وقت پر اسٹیشن پہونچ گئے۔انیسوین رسالہ کا گارد ہمراہ رکاب تھا جسوقت اسٹیشن کے پھاٹک پر پہونچے اسوقت ہالینڈ بریگیڈ کے بینڈ باجہ نے افغانی دعائیہ گت بجائی۔اور تریپنوین سکھ پلٹن کے گارد آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی پلیٹ فارم پر سول اور فوجی افسر موجود تھے کچھ لوگ لنڈی کوتل کو ہز مجسٹی کے ہمراہ آنے والے تھے کچھ رخصت ہونے والے تھے۔جسوقت ہز مجسٹی سے لوگ رخصت ہو رہے تھے اُس وقت قلعہ سے توپون کی شلک سلامی سر ہو رہی تھی۔

## جمرود مین داخلہ اور آپاچیون کا رقص

۲ مارچ کو سوا آٹھ بجے ٹرین جمرود کو روانہ ہوئی پینتیس منٹ مین تمام گھماؤ طے کیے جسوقت ٹرین جمرود مین پہونچی اُس وقت سرحدی توپخانہ نے شاہی شلک سلامی سر کی جب

ٹرین پلیٹ فارم پر پہونچی تو پانچوین ریفل پلٹن کے گارد آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور افغانی بینڈ باجہ نے افغانی دعائیہ گت بجائی جسوقت امیر ٹرین سے اُترے اسوقت یہان کے کمانیر کپتان بکفرڈ نے استقبال کیا - اور وہین انریبل عمر حیات خان سی - آئی - ای اور کرنل عبد المجید اور لفٹنٹ محمد اکبر خان بہادر اور مولی بخش اور خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد پولیٹکل اٹاچیون کو طلب کرکے اپنے دورہ کے متعلق انکی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوتے وقت اِن سے کہا کہ مین آپ لوگون کی کارگزاریون سے خوش ہوا اور ہمیشہ آپکو یاد رکھونگا ہز مجسٹی امیر نے مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے دو طالب علمون کا بھی شکریہ ادا کیا اور افغانستان مین انھین نوکریان دینی چاہین -

اس مقام پر اور رسوم بہت کم ادا ہوئین فقط اتنا کام تھا کہ امیر اور اُن کے ہمراہی خیبر جانے کے لئے لینڈ گاڑی پر سوار کر دیے جاوین - دس بجے اور شلک سلامی سر ہوئی اور گاڑیون کا ایک بہت بڑا جلوس روانہ ہوا - انیسوین لانسر رسالہ کا گارد ہمراہ تھا - پہلی خیبر ریفل پلٹن کے سنتری پچاس پچاس گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوے تھے پھر پہاڑی ملک مین فقط پہاڑیون پر سنتری تعینات تھے - جب امیر گھاٹی مین بالکل پہونچ گئے تو بہت کم سنتری معلوم ہوتے تھے - علی مسجد مین انیسوین رسالہ کے گارد نے بدلی کی اور پھر جلدی سے لنڈی کوتل کو روانہ ہو گئے -

## لنڈی کوتل مین ورود اور تاربرقیان

ساڑھے بارہ بجے گارد لنڈی کوتل پہونچا اور جھنڈیون کے ذریعہ سے امیر کے تشریف لانے کی اطلاع دی گئی آگے بڑھتے ہوے سوارون کی فوج دکھائی دینے کے قبل پھر شلک سلامی سر ہوئی اور امیر کی گاڑی بہت بڑے شامیانہ کے پاس جاکر کھڑی ہوئی تاکہ امیر یہان خاصہ تناول فرمائین شامیانہ کے سامنے تریپنوین سکھ پلٹن کا گارد

آف آنر معہ بینڈ اور نشان کے موجود تھا اسنے پریزینٹ آرم کی سلامی دی اور بینڈ نے افغانی دعائیہ گت بجائی امیر نے گارد آف آنر کو ملاحظہ کیا اور پھر میجر روس کپیل اور اُنکے ایجنٹ کے ساتھ قلعہ مین تشریف لے گئے آمد و رفت قلعہ کے وقت غیر سرکاری لوگ جو بکثرت موجود تھے اُنھون نے بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا - اور ہز مجسٹی امیر کو مندرجہ ذیل تار برقی موصول ہوئی جو ہز اکسلنسی ویسرائے ہند نے ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء کو کلکتہ سے بنام امیر افغانستان روانہ فرمائی تھی -

"ہندوستان سے یور مجسٹی کی روانگی کے وقت میری یہی دعا ہے کہ آپ کا خوشگوار سفر بخیر و عافیت ختم ہوا اور یور مجسٹی کو صحت و تندرستی نصیب ہو اور خوشی و خرمی شامل حال رہے اور افغانستان کو سرسبزی نصیب ہو شاہ و شہنشاہ کے قایم مقام کی حیثیت سے ہندوستان مین یور مجسٹی کے استقبال کا مجھے بہت بڑا فخر حاصل ہوا مجھے امید ہے کہ ہماری ذاتی دوستی سے دونون ملکون مین بہت معقول سمجھوتہ ہو جائے گا یور مجسٹی یقین کرین کہ آپ ہندوستان کے بہت سے سچے دوستون کی دعائین اپنے ساتھ کابل مین لیے جا رہے ہین آپکے سچے دوست کو یور مجسٹی کی تشریف آوری کی خوشی یاد رہے گی"

اسکے جواب مین ہز مجسٹی امیر نے مندرجہ ذیل تار بنام وایسرائے تاریخ ۸ - مارچ ۱۹۰۷ء کو سرحد ہند سے روانہ فرمائی -

"ہنوز مین عملداری افغانستان کی طرف روانہ نہین ہونے پایا تھا کہ لنڈی کوتل مین آج یور اکسلنسی کی تار برقی میرے پاس پہونچی مین یور اکسلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون اسوقت مین سرحد ہندوستان کو طے کر کے افغانستان کی عملداری مین داخل ہوا ہون مین نے ہندوستان مین نہایت خوشی کے ساتھ چونسٹھ دن صرف کیے گورنمنٹ ہند نے جو میرا اعزاز کیا اسپر مین یور اکسلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون یور اکسلنسی

نے سرہنری مکمہن ایسے لایق افسر کو میرا مہماندار مقرر کیا اُنھون نے جو انتظام کیا اور مدد دی اس سے مین بہت خوشنود ہوا اب مین آپ سے الوداع کہتا ہون"

آخر مین امیر اُس مقام پر گئے جہان بے تار کے ٹیلیگراف کے آلات لگے ہوے تھے مسٹر شیلڈ افسر تار برقی نے سلسلہ بے تار کی کارروائی حتی الامکان بیان کی - امیر نے اس تار کے ذریعہ سے اپنے آدمیون سے باتین کین - بعد ازان جن لوگون کو ہز مجسٹی پیچھے چھوڑ آئے تھے اِن سے اسی تار برقی کے ذریعہ سے رخصت کے پیام امیر نے بھیجے انکی ترتیب و ترسیل مین دیر ہوئی اور قلعہ مین خیبر رایفل پلٹن کے افسرون کے ساتھ امیر کو کھانا کھانے مین بھی دیر ہوئی اور جن لوگون کو خیبر ہوتے ہوے آنا تھا انھین تو بہت ہی دیر ہوگئی - گارد آف آنر اور سلامی سر کرنے والی باڑی تین بجے سے تیار تھی مگر ہز مجسٹی ساڑھے چار بجے جانے کو طیار ہوے اسوقت تک تماشائی بہت جمع ہوگئے تھے - جب امیر قلعہ سے روانہ ہونے لگے لوگون نے نہایت معرف و مداح ہو کر انھین دیکھا تھا - امیر سگرٹ پیتے ہوے اور اپنے افسران اسٹاف اور میزبانون سے مذاق کرتے ہوے باہر آئے اور فوراً سبزہ گھوڑے پر جو سواری کے لئے تیار کھڑا تھا سوار ہوے فوراً رسالہ کا گارد آف آنر صف بستہ ہوگیا اور بہت ہی جلد جلوس لنڈیخانہ کو روانہ ہوا - لنڈی خانہ سے گارد اور انگلش اسٹاف افسر واپس آئے اور امیر اپنے ہمراہیون اور لوگون کے ساتھ اپنے ملک مین گئے -

## نئی بات

کلکتہ مین قیام پذیری کے زمانے مین جب ہز مجسٹی امیر نے فریمیسن لاج مین شریک ہونے کی خواہش کی تو لارڈ کچنر ڈسٹرکٹ گرینڈ ماسٹر پنجاب کو اطلاع دیگئی انھون نے ڈپٹی گرینڈ ماسٹر بنگال و ارشیف فل برادر جارج لیس اینڈرسن سے اسوجہ سے

خط کتابت کی کہ انکے ضلع مین تھا اور لکھا کہ اس رسم کا وہ کیا انتظام کرین گے اس زمانہ مین گرینڈ ماسٹر ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ کلمبو مین تھے پس انہین چھٹی بھیجی گئی انھون نے منظور کیا اور حکم دیا کہ ضروری انتظامات کئے جاوین اور فرامیشنون کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے امیر کو خیر مقدم کا پیام بھیجا۔ بہت ہی جلد تمام انتظام کرنا پڑے اور فرامشن لاج کنکارڈیا کے ممبران (سر انیڈرو فریزر اور جنرل سر آرکلڈ ہنڈلی اور آنریبل مسٹر ایلین اور کیپٹن اور کرنل موکس) اور دیگر لوگون کو لکھا گیا اور جو انتظام مقصود تھا وہ ہوا اور امیر لارڈ کچنر اور سر ہنری میکھن کے ساتھ گاڑی پر سوار ہو کر وقت مقررہ پر فرامشن ہال پارک اسٹریٹ مین گئے جہان ڈپٹی گرینٹ ماسٹر استقبال کے لئے موجود تھے۔ کئی گھنٹے مین ڈپٹی گرینڈ ماسٹر نے تمام رسوم انجام دیے۔ اور ہز مجسٹی امیر نے اس طرح تمام رسوم ادا کئے جس طرح انتہا کا غریب فرامشن ادا کرتا ہے اور بڑی دلچسپی ظاہر کی کچھ رسوم انگلش زبان مین ادا ہوے اور کچھ رسوم سر ہنری میکھن نے سمجھائے فرامشن کی رسم ادا ہونے کے بعد ہز مجسٹی امیر نے لاج کے ہر ممبر سے ہاتھ ملایا۔ پھر ڈپٹی ڈسٹرکٹ گرینڈ ماسٹر کے ساتھ چلدیے۔

---

**تمام شد**

## تقریظ و قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار لالہ بھولا ناتھ صاحب جینی متخلص درخشان متوطن جیور مختار عدالت بلند شہر

کمال مسرت کا مقام ہی کہ بادشاہ والا جاہ سراج الملتہ والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب بہادر فرمان روائے دولت خداداد افغانستان زاد اللہ حشمتہم نے ہمارے شہنشاہ اعظم ملک معظم قیصر ہند کا مہمان عظیم الشان ہوکر اتفاق راسخ اور اتحاد کامل کا ثبوت دینے کے لئے بغرض سیاحت ہمارے ملک ہندوستان مین قدم رنجہ فرمایا -

چونکہ امیر اعظم ملک ہند کے سچے ہی خواہ اور شہنشاہ ہند کے دلی دوست ہین اور زمانہ قدیم سے افغانستان و ہندوستان کے تعلقات نہایت واثق ہین اسی وجہ سے ایسے عالی منزلت اور والا مرتبت مہمان کی میزبانی کا فخر ہماری گورنمنٹ نے نہایت خندہ پیشانی اور دلی شادمانی کے ساتھ حاصل کیا - اور از حد جوش و خروش اور نہایت تو زک و احتشام کے ساتھ جو ایسے جلیل القدر مہمان کی شان کے شایان ہو اسکی عوام پر اظہار کرنے کی تجویز قرار پائی - بدین غرض کہ ہند کی بھولی رعایا کے دل مین جو عموماً شاہی تعلقات اور ملکی معاملات سے قریب قریب بیخبر سی رہتی ہے اپنے رعایا پرور شہنشاہ معظم کے معزز اور محترم مہمان کی خوش آمد کا مژدہ سنکر اور بہ ہزار مسرت و شادمانی نہایت موزون و مناسب شاہانہ طریقہ سے مہمان نوازی کا برتاو دیکھکر شاہی دوست کا وقار و اعزاز جاگزین ہو جاوے جسکا بہترین ذریعہ یہی خیال کیا گیا کہ کسی مشہور انام شاہی مقام پر نہایت افتخار و احترام کے ساتھ دربار کیا جاوے - اور تمام والیان ریاست بڑے بڑے سردار باوقار - باعزت اہل قلم - باوقعت اہل سیف - چیدہ خطاب یافتہ اشخاص مشہور مشہور زمیندار و ساہوکار اسمین شریک ہون چنانچہ شہر آگرہ جو اپنی خوبی و خوش اسلوبی مین دہلی کا چھوٹا بھائی ہے اس دربار گوہر بار کے واسطے منتخب کیے جانے اور اپنے عالی منزلت والا مرتبت بادشاہ کابل کی قدمبوسی کا فخر

حاصل کرنے مین ممتاز ہوا اور اس عظیم الشان دربار نے امید سے زیادہ خوش نظمی و امن و امان کے ساتھ وہین انجام پایا جسکے تمام واقعات کو معہ جملہ دیگر حالات دورہ جناب امیر صاحب بہادر بالترتیب و بالصراحت ہمارے مخدوم و مکرم جناب لالہ نتھن لال صاحب مختار عدالت ملی شہر نے بڑی کوشش و جانفشانی سے یکجا جمع فرمایا اور بشکل کتاب موسوم بہ **تاریخ دربار آگرہ** مرتب فرما کر شایع کرایا۔ جسکے ایکبار سرسری طور سے دیکھ لینے پر ہی تمام ہندوستانی جوش و خروش و مہمان نوازی و میزبانی کے شاہی طریقے اور امیری ملاقاتون کے ڈھنگ۔ راجگانی مجلسون کے رنگ معلوم ہو جاتے ہین۔ پس میرے خیال مین اس قدر ہی کہنا کافی ہوگا کہ اس دربار کے نہ دیکھنے والون کو اس کتاب کے ایکبار پڑھ لینے پر کوئی ارمان باقی نہین رہتا اور دیکھنے والون کو دوچندان لطف حاصل ہوتا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ اہل ملک اپنے محسن الہند جناب امیر صاحب بہادر کی آمد کی یادگار ضرور اپنے پاس رکھین گے۔ وہ یادگار کیا؟ سب سے بہتر ارزان القیمت و آسان الحصول یہی تاریخ دربار آگرہ۔

## قطعہ تاریخ سن ہجری معنوی و سن عیسوی بصنعت توشیح

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴۰ | مہمان قیصر ما آن کیست میر افغان | ۵۰ | ۱ | آمد بہ شان و شوکت در ہند ملک ذیشان | ۵۰ |
| ۵۰ | ناخوش کسے نماندہ چہ ارذل و چہ انجب | ۲ | ۳۰۰ | شادان شدہ بہ ہر سو ہر ہندو و مسلمان | ۵۰ |
| ۴۰ | منجانب شہنشہ در شہر آگرہ یک | ۲۰ | ۴ | دربار منعقد شد با احتشام شایان | ۵۰ |
| ۴۰ | مختار لالہ نتھن لعل اگرواں جینی | ۱۰ | ۴۰۰ | تاریخ این نوشتہ از کلک گوہر افشان | ۵۰ |
| ۲۰ | کردم چو فکر سالش آمد صدا کہ ہاتف | ۸۰ | ۶۰۰ | خوش آمدید شاہ کابل بگو درخشان | ۵۰ |
| | | | | ۱۳۲۵ ھ | |
| ۱۹۰ | | ۱۶۲ | ۱۳۰۵ | | ۲۵۰ |

۱۹۰ + ۱۶۲ + ۱۳۰۵ + ۲۵۰ = ۱۹۰۷ سن عیسوی

# اشتہار

## تاریخ دربار دہلی

آپ غالباً دہلی کے نامور دربار سے تو واقف ہونگے جو بتقریب تاجپوشی عالیحضور ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہند زیر انتظام جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند شہر دہلی مین منعقد ہوا تھا۔ پس یہہ نادر نسخہ اسی دربار عظیم الشان کے تمام موافعات کا مجموعہ ہے۔ اسمین ولایتی عمدہ قسم کے کاغذ کے ۱۵۲ صفحہ پر جملہ حالات دربار بالتوضیح تحریر ہوے ہین گویا سارے دربار کا فوٹو کھینچ دیا گیا ہے۔ اسکے ایکبار دیکھنے سے نہ دیکھنے والون کو دید کا ارمان نہین رہتا اور دیکھنے والون کو مکرر کا مزا آتا ہے۔ یہہ وہ قابل قدر کتاب ہے جسکی اہل ملک نے امید سے زیادہ قدر کی۔ ثبوت کے لئے چند چٹھیات عطا کردہ معزز اصحاب بجنسہ بطور نمونہ آگے درج کیجاتی ہین۔ قیمت آٹھ آنہ (۸)

نقل چٹھی عالیجناب ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز صاحب بہادر دام اقبالہ

Prince of Wales's camp
India

The Private Secretary to the Prince of Wales is directed to thank Lala Nathan Lal for the copy of his book Tarikh-i-Darbar Delhi which he has been good enough to forwarded for His Royal Highness' acceptance.

12th March 1906

نقل چٹھی عالیجناب نواب لارڈ منٹو صاحب بہادر وایسرائے ہند

Viceroy's camp

10th January 1907

Sir

I am directed to acknowledge the reciept of your letter of the 8th instant, and to thank you for the copy of your "Tarikh-i-Darbar Delhi" which you have been good enough to send for the acceptance of His Excellency the Viceroy.

Yours faithfully
J. R. Dunlop Smith Lt. Colonel
Private Secretary to the Viceroy.

Lala Natthan Lal

نقل چٹھی عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر

No 3075 I A

From

The Assistant Secretary to the
Government of India
In the foreign Department

To

Babu Nathan Lal
Mukhtar Bulandshahr, Court
United provinces
Dated Simla, the 2nd July 1903

Sir

I am directed to acknowledge, with thanks the receipt of the pamphlet regarding the Delhi-Darbar, which was forwarded with your letter dated the 20th June 1903, to the address of His Excellency the Viceroy.

I have the honour to be
Sir
your most obedient Servant
V Gaurel
Assistant Secretary to the government of India

# نقل چٹھی عطیہ ٹیکسٹ بک کمیٹی الہ آباد

R. No

1903-1904

Education Department

From

The Secretary
Provincial Text Book Comittee
N. W. P & Oudh

To

Lala Nathan Lal Agrawal Jaini
Mukhtar Bulandshahr

No 820/333

Dated 8th December
Received
Answered
1903

File No — Serial No

File Heading

His book, viz, Tarikh-i-"Darbar Delhi"

Has the honour to inform him that the above has been recommended for libraries and prizes

SD C. F. de la Fosse
Secretary
Provincial Text Book Comittee
N. W. P & Oudh.

نقل چٹھی عطیہ عالیجناب سر جان بر سکاٹ ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

No 64 IV-32-1907

Political Department

Dated Allahabad 21st janu 1907

Office Memorandum

The undersigned is directed to acknowledge with thanks the reciept of a copy of the book entitled "Tarikh-i-Darbar Delhi" forwarded by Nathan Lal, Bulandshahr the despatch of which was addressed in his letter dated the 8th January 1907.

H Moore

Under secretary to goverment

United provinces

To

Lala Nathan Lal

Agrawal jaini

Mukhtar

Bulandshahr

Cales

19/1/7

## چھٹی عطیہ ویش کانفرنس میرٹھ منعقدہ بنارس

॥ प्रशंसा पत्रम् ॥

Vaishya Conference Exhibition

वैश्य कान्फ़रन्स प्रदर्शन सन १९०५ ई०

स्थान बनारस

ला० नत्थन लाल मुख़्तार को प्रशंसा पत्र इस कारण दिया जाता है कि उन की प्रदर्शित की हुई दर्बार इतहास को यह कान्फ़रैन्स पसन्द करती है ॥

Ramanuj Dyal. Syam Sunder Lal.

मन्त्री सभापति

तारीख़ १-५-१९०५ ई०

## چھٹی عطیہ جناب مولوی سخاوت حسین صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر سررشتہ تعلیم مراد آباد

مراد آباد

۵-جون سنہ ۱۹۰۵ء

کرم بندہ - تسلیم - جناب کا والانامہ اور ایک نسخہ تاریخ دربار دہلی آج میرے پاس پہونچے ہین مین دونون کا شکریہ ادا کرتا ہون - مین خود جناب کے اس عطیہ کو بڑے شوق سے پڑھونگا - آپ بہت خوش قسمت ہین کہ آپکی تصنیف کی ایسی قدر ہوئی اور سرسری نظر سے دیکھنے سے معلوم بھی ہے کہ کتاب قابل قدر ہے فقط

خاکسار

سخاوت حسین

# اشتہار کتب

جو مولف کی بنائی ہوئی ہین اور مولف یا مطبع منشی ہر پرشاد بلندشہر سے مل سکتی ہین-

## مقدمہ بازی کا مختصر فوٹو

اس مین مقدمہ بازی کا ایک دلچسپ اور حیرت انگیز حال لکھا ہے اور دلالی و رشوت ستانی کے واقعات کو بہت عمدہ طور سے دکھلایا ہے - قیمت ۱ر

## مخزن ضرب المثل

اس کتاب مین قریب ایکہزار کے اُردو - ہندی - فارسی کی ضرب الامثال نہایت تلاش سے بہم پہونچاکر ردیف وار درج کی ہین - طلبار کو مضمون نگاری کے لئے ازبس مفید ہے قیمت ایک آنہ

## رومن کا اُستاد

اس کتاب سے بلامدد اُستاد کے اُردو یا ہندی خوان اصحاب رومن کا لکھنا پڑھنا چند روز مین سیکھ سکتے ہین - قیمت آدھ آنہ

## کھلاڑی لڑکے کا حال

یہہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے طالب علمی کی حالت مین کھیل کے نقصان اور محنت کے فائدے ایک دلچسپ پیرایہ مین ظاہر کئے گئے ہین طلبار کو پڑھانے قابل کتاب اور بہت مفید ہے قیمت آدھ آنہ

نتھن لال مختار عدالت بلندشہر